ہو المستعان

اللّٰہم صلی علیٰ محمد و سلم

المنۃ للہ کہ این دیوان سحر البیان از تالیفات شاعر بی بدل
صوفی بے مثل جناب مولانا مولوی حاجی حافظ عبد الکریم صاحب متخلص مسلم

مسمے بہ

دیوان گلشن ہدایت

سنہ ۱۳۱۸ء

حسب فرمائش جناب شیخ بدر الدین صاحب تاجر کتب۔ ویلیسلی
اسٹریٹ خلاصی ٹولہ نمبر ۹ شہر کلکتہ باہتمام محمد یسین صاحب

در مطبع سعیدی کلکتہ کلنگا

طبع گردید

پختہ

قیمت فی جلد ۴ہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا اوس ذات منزہ و مبرا وحدہ لاشریک لہ کو جسنے گلدستہ الفاظ چار عناصر بنا بر ترکیب
مادہ اجسام مرکبہ سے مخلوط کر کے ایک صفحہ وجود پر قلم قدرت سے نقوش
مختلفہ کئے اور حالات رنگہائے رنگین ـ پھر اوس معنی گوہر بلبلہ بے آب کو نطق و
فصاحت و بلاغت و شعر و انشاء سخن و نکات سے آبدار کر کے حواس خمسہ مزین کر کے
بر آب کیا بنا بر فحوائے ـ الحمد للہ رب العالمین ـ و نعت مفخر موجودات مخزن ملکوت و
جبروت و گوہر ناسوت و لاہوت برتر مرسلین خاتم النبیین سید العرب والعجم
انا سید ولد آدم یوم القیامۃ مسبب و لولاک لما خلقت الافلاک علت غائی صلی اللہ علیہ وسلم
و چار وزیر گوشۂ مسند نشان خوش کنندہ آنحضرت دل و جان علی آلہ و اصحابہ السلام
بعد حمد و نعت **عبد الرشید** ابو السادات بن مولف رسالہ ہذا ساکن مقام جھوبکلہ
بخدمت ارباب بصیرت و اصحاب حقیقت و شعرائے واقف رمز معرفت یہ عرض ہے
کہ یہ نسخہ **گلشن ہدایت** جسکا ہر کلام مطابق آیات قرآن مجید و اخبار شریف الف
سے یے تک تحریر ہے سراپا رنگین نئی طرز نئے کلام پر مضمون و بلاغت میں انتہا

عام تصور مزید ہے جب ناظرین اس دیوان پاک پر نظر ڈالین گے خیال شعراء سے الگ پائین گے یہان عاشق مجازی کا کام نہین چشم و لب و دندان و ابرو و قد و کمر و خال و خد اور زلف کا نام و نشان نہین جو کچھ اسمین بیان ہے واللہ ایمائی ایمان ہے دیوان مجازی نہین دیوان حقیقی ہے اکثر غزل خوان آتش و ظفر پر جان دیتے تھے اور تبدیل ذائقہ کے خیال مین تھے اور بیچارے عوام جب لفظ مجازی سے معنے حقیقی پر سمجھنے مین قادر نہ ہوتے تھے شوق حسرت دل ہی دل مین رکھ لیتے تھے اب ہوشیاران خراماں خبرت آئین اسکے مضامین کو غور کرینگے میرے لکھے کو اور ہر ایک کے مقصد کو پا جائینگے فی الواقع یہ وہی رسالہ ہے جسکے اکثر مشتاق تھے دیکھائی دیا بیمار اس نسخۂ دیوان مین اپنا علاج دیکھیگا ضرور اس مرض کا علاج تحریر پاسکے گا یون نہین ملاحظہ پر موقوف ہے دیکھو غرق کہ تحقیق ہو

اعلان

حسب فرمایش جناب شیخ بدرالدین صاحب تاجر کتب باجازت والد مرحوم و مغفور بار ثانی یہ کتاب مطبع سعیدی واقع کلکتہ محلہ کلنگا بازار نمبر ۹ مین بتصحیح جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب زیور طبع سے مزین و محلی ہوکر مقبول ہر خاص و عام ہوا۔

راقم عبدالمنان ابن حافظ عبدالرحمان صاحب ساکن کلکتہ محلہ کرایا بیگ صاحب کا۔

بگان

فقط

ردیف الف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای خالق ہر جسم و جان تجھ بن نہین کوئی مرا
ای رازق ہر انس و جان تجھ بن نہین کوئی م

ای دستگیر بیکسان تجھ بن نہین کوئی مرا
ای چارۂ بیچارگان تجھ بن نہین کوئی م

ای حافظ و ناصر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا
ای حاضر و ناظر مرے تجھ بن نہین کوئی م

توہی مرا معبود ہے توہی مرا مسجود ہے
توہی مرا مقصود ہے تجھ بن نہین کوئی م

ای بادشاہِ دوجہان توہی پناہ عاصیان
مین تجھ سو اجاؤن کہان تجھ بن نہین کوئی

ای رازق بیدست وپا مین ہون ترے در کا گدا
رکھتا ہون تیرا آسرا تجھ بن نہین کوئی م

ای لائق حمد و ثنا ای لازوال ولافنا۔
بگڑی ہوئی میری بنا تجھ بن نہین کوئی م

یان پالنے والا کوئی اور مارنے والا کوئی
وان بخشنے والا کوئی تجھ بن نہین کوئی م

فرش زمین سے تا فلک اور آسمان سے عرش تک
دیکھا اوٹھا کر جب پلک تجھ بن نہین کوئی

کی داہنی بائین نظر پیش و پس و زیر و زبر
ہر سو یہی ہی جلوہ گر تجھ بن نہین کوئی م

تو صاحبِ انعام ہے انعام تیرا عام ہے
وہاب تیرا نام ہے تجھ بن نہین کوئی مرا

تیرا دیا کھاتا ہون مین تیری ثنا گاتا ہون مین
تیرا ہی کھلاتا ہون مین تجھ بن نہین کوئی مرا

دکھ درد و غم اوسکا گیا جسنے پکارا یا خدا
سختی مین میری کام آ تجھ بن نہین کوئی مرا

جیسی سمجھ آئی مجھے دی تو نی گویائی مجھے
تقریر یہ بھائی مجھے تجھ بن نہین کوئی مرا

در در سے ٹکرا کر کے سر رکھا تری درگاہ پر
تو بھی نکر در سے بدر تجھ بن نہین کوئی مرا

مین ہون محض بے سیم و زر بی زور بی کس بے ہنر
لی غیب ہے میری خبر تجھ بن نہین کوئی مرا

مین نیک ہون یا ہون برا پر نام لیوا ہون ترا
اب بخش تو یا دی سزا تجھ بن نہین کوئی مرا

جو خویش و برخوردار ہین اپنے غرض کی یار ہین
گو ظاہری غمخوار ہین تجھ بن نہین کوئی مرا

مجھکو نہ شوق حور ہے نہ خواہش انگور ہے
تیری رضا منظور ہے تجھ بن نہین کوئی مرا

یہ طائر جان جبس نفس جا گور کا دیکھی قفس
اوس کنج مین فریاد رس تجھ بن نہین کوئی مرا

روز ازل کے قول مین دنیا کی رنج و ہول مین
نیکی بدی کی تول مین تجھ بن نہین کوئی مرا

جب ہاویہ پر جوش ہو گم ہر کسیکا ہوش ہو
ہر آشنا روپوش ہو تجھ بن نہین کوئی مرا

جسدم صراط نار پر ہونے لگے سب کا گذر
اوسدم رفیق و راہبر تجھ بن نہین کوئی مرا

مسلم کی جب آوی اجل یہ کہکے دم جاوی نکل
ای پاک ذاتِ لم یزل تجھ بن نہین کوئی مرا

دیگر

شکر ہو کس سے ادا یا رب تری احسان کا
تو نے ہمکو نور بخشا نیّرِ ایمان کا

خاص نگہ لطف سے تو نے کیا فرمان پذیر
ہم گنہگاروں کو اپنے دفتر فرمان کا

فرق ہم کھوٹے کھرے کا کسطرح پہچانتے
تو عطا معیار اگر کرتا نہین فرقان کا

آستانِ پاک تیرا قبلۂ حاجات ہے
ہر ملک ہر جانور ہر جن و ہر انسان کا

لقمۂ غیبی سے اپنے پالنے والا ہے تو
بے پر و بے دست و پاؤ بے سر و سامان کا

خلد مین بخشیگا تو پھر حور و غلمان و قصور
باغ انگور و کھجور و لیچی و رمّان کا

ہے تو وہ قہار کہ تیری غضب کے سامنے — ہوش گم ہے ہر نبی و غوث عالی شان کا
تجھسے جب تک اذن محشر مین شفاعت کا نہو — تاب ہے کسکی کہ ہو شافع کیسکی جان کا
بندگی دی چھوڑ تیری جسنے وہ ساتھی ہوا — بیگمان فرعون اُبی ابن خلف ہامان کا
سر پر اوس نمرود کے جوتا لگانا ہی مفید — مغز مین ہو جسکی مچھڑ نخوت و طغیان کا
غیر کو جسنے یہان ٹھہرالیا تیرا شریک — جا کے دوزخ مین مزا چکھیگا اس بہتان کا
نص واضح پر تری لاتا ہی جو عقلی دلیل — شاید اوسکو حال کچھ پہونچا نہین شیطان کا
لوگ تو سو سو طرح کی نیکیان رکھتے ہین پاس — آسرا مسلم کو ہے یارب تیری غفران کا

دیگر

جو کوئی رکھتا ہو دل مین الفت خیر الورا — صادق و کامل وہی ہی امت خیر الورا
ہے اگر منظور اے یارو رضای کردگار — لو پکڑ دانتو نسے اپنے سنت خیر الورا
مظہر نور خدا ہے رحمت پروردگار — ذات مصطفوی وجود حضرت خیر الورا
ہو چکی اوسکی شفاعت آپ پر واجب ضرور — دیکھ لی آنکھون سے جسنے تربت خیر الورا
حق مین اپنے سو کرامت سے کہین بہتر سمجھ — گر میسر ہو تجھے یک رویت خیر الورا
جسکی چاہے شکل بن سکتا ہے شیطان لعین — ہو نہین سکتا کبھی وہ صورت خیر الورا
اسکے درجے کو پہونچ سکتے نہین غوث و قطب — زندگی مین جسنے پالی صحبت خیر الورا
آپ کے دنیا مین آتے ہی تمام اصنام دہر — گر گئے سجدے مین منہ کھا کر ہیبت خیر الورا
خصلت و خوبی ہی کیونکر نہو دلکو پسند — ہے مری حق مین عبادت عادت خیر الورا
ہے جہان قرآن مین کلمہ اطیعوا اللہ کا — ساتھ ہی اوسکے لگا ہی طاعت خیر الورا
جلتے تھے رتبۂ نبوی کو بو بکرؓ و عمرؓ — بو جہل سمجھے بھلا کیا عزت خیر الورا
وردا فضل ہے وظیفون مین کلام اللہ کا — بعد اسکے ہی درود و رحمت خیر الورا
وصف ہر شاعر کیا کرتا ہی اپنے یار کا — تو بھی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الورا

دیگر

مطلع نور ہدا ہے سنت خیر الورا / مشعل راہِ خدا ہی سُنت خیر الورا
اصل دین کبریا ہے سنتِ خیر الورا / مغز شرع مصطفا ہی سنتِ خیر الورا
بوستان دین حق مین گلشن اسلام مین / غنچۂ راحت فزا ہی سنتِ خیر الورا
کیون نہو لفظ محمد کلمۂ طیب کے ساتھ / جزو توحید خدا ہے سنت خیر الورا
پیروے سنت کے نسیان وخطا کیواسطے / شافع روز جزا ہے سنت خیر الورا
اہل سنت کو میسر کیون نہو القای دل / کاشف سرِ خدا ہی سُنت خیر الورا
پیرہن صدری عمامہ سی نہین پرہیزگار / اہل تقوی کا قبا ہے سنتِ خیر الورا
اے فقیر نفس کش ای صوفی خلوت نشین / حق مین تیری.. کیمیا ہے سنتِ خیر الورا
اہل سنت کو کسیکے قول پر کر کے نظر / چھوڑ دینا کب روا ہے سنت خیر الورا
کیا برائی تھی تری حق مین بتا ای بدعتی / چھوڑ جو تونے دیا ہے سنت خیر الورا
بدعتی کا کسطرح مقبول ہو صوم وصلوٰۃ / ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الورا
ای عزیزو دینداری ہی اوسیکی معتبر / جو سدا کرتا ادا ہے سُنتِ خیر الورا
ہمکو بس کافی ہین دو مہدی ہدایت کیلئے / ایک قران دوسرا ہے سنت خیر الورا
روگ مین بدعت کی ہین جو لوگ انکو واسطے / نسخۂ شافی دوا ہے سنت خیر الورا
جسطرح توحید ہی حب الہی کا نشان / حُب نبوی کا پتا ہے سنت خیر الورا
ایک سنت کو بھی اے مسلم نہ ہلکی جان تو / اتباع کبریا ہے سنت خیر الورا

دیگر

اے یار کر ورد زبان آخر فنا آخر فنا / دل سے پڑھا کر ہر زمان آخر فنا آخر فنا
خالق نے جب دم کن کہا سارا جہان پیدا ہوا / سب کچھ نظر آنی لگا آخر فنا آخر فنا
شمش وقمر شمع جہان نورِ زمین وآسمان / جن وبشر کروبیان آخر فنا آخر فنا

عرش بریں لوح و قلم حور و جنان باغ ارم
دار جہنم پر الم آخر فنا آخر فنا

ہر ایک کوہ و بحر و بر شجر و مکان دیوار و در
خشکی تری کی جانور آخر فنا آخر فنا

یا حاکمِ ایران ہو یا مالکِ توران ہو
یا شاہِ ترکستان ہو آخر فنا آخر فنا

گر خرم و خوشکام ہو ساقی گلِ اندام ہو
حاضر صراحی جام ہو آخر فنا آخر فنا

بدکار ہو یا پارسا زردار ہو یا بے نوا
ہشیار ہو یا باؤلا آخر فنا آخر فنا

کرتے ملایک ہیں خبر کوچہ بکوچہ دربدر
کر ہوش اے جن و بشر آخر فنا آخر فنا

کیا بحر و بر کے جانور کیا سبزہ و برگ و شجر
ہے سب کے رُخ پر جلوہ گر آخر فنا آخر فنا

ہے چار دنکی زندگی کر لے خدا کی بندگی
کر ترک کار گندگی آخر فنا آخر فنا

دنیا عجب بازار ہے سب جنس یان تیار ہے
لیلو جو کچھ درکار ہے آخر فنا آخر فنا

ہے خوان نعمت کا چنا سو رنگ لذت کا بھرا
کھالے جو کھانا ہے دلا آخر فنا آخر فنا

اس کھیت مین اے بے دغل تخمِ نیکوئی بو کے چل
آجائیگی جب دم اجل آخر فنا آخر فنا

کر دور غفلت کا نشان سُن گوش معنی سے میان
آتی ہے ہر شی سے فغان آخر فنا آخر فنا

کوئل پپیہا فاختہ بیٹھے سے دل برخاستہ
کہتے ہین سب بے ساختہ آخر فنا آخر فنا

قمری و بلبل یہ سخن کہتی ہین گو اپنا وطن
ہے آج یہ باغ و چمن آخر فنا آخر فنا

سوتا ہے کیون غافل پڑا سر خواب غفلت سے اٹھا
پہونچی نہین کیا یہ ندا آخر فنا آخر فنا

پھسلا بہت اب بھی سنبھل مت چال ٹیڑھی ہو کے چل
یکدن گریگا سر کے بل آخر فنا آخر فنا

اپنی کمر توشے سے بھر مت کر بھروسہ غیر پر
در پیش ہے لانبا سفر آخر فنا آخر فنا

مسلم تجھے خفقان ہے جو موت سے نسیان ہے
کیون جانکر انجان ہے آخر فنا آخر فنا

دیگر

روز اول ہی مین جسکا بخت یاور ہو گیا
صاحب ایمان وہ دنیا مین اگر ہو گیا

جیسے ہمکو گور و حشر و نار کا ڈر ہو گیا
سوزش غم سے جگر مین داغ اکثر ہو گیا

جسکے دلپر نیر توحید کا پہونچا اثر
سنگ خارا سے اوسیدن لعل احمر ہوگیا

کیون نہ پہونچے عرش پر فریاد اوس مظلوم کی
جسکا ہمدم نعرۂ اللہ اکبر ہوگیا

تاب کیا شیطانکو گمراہ کرڈالے اوسے
جسکا وہ ہادیِ برحق آپ رہبر ہوگیا

گرچہ سب مخلوق سے انسان بہتر ہے مگر
حق سے روگردان ہوا توسب سے بدتر ہوگیا

ہے تو عالم عابد دین جیسے انجم مین قمر
بےعمل نکلا تو پہروہ مولوی خر ہوگیا

کیاہی فضل ایزدی اولاد آدم پر ہوا
کوئی عالم ہوگیا کوئی پیمبر ہوگیا

کوئی عابد کوئی زاہد کوئی صوفی کرام
کوئی ائین غازی کرار صفدر ہوگیا

ہوگیا کوئی محدث مجتہد کوئی ہوا
کوئی مہدی وا امام دین پرور ہوگیا

کی رسولو نسے جب اگلی امتون نے سرکشی
ہوگیا لنگور کوئی کوئی بندر ہوگیا

سرکشوںپر کسطرح سے ہو نصیحت کارگر
زنگ عصیان سے دل انکا سخت پتھر ہوگیا

جسنے سنت سے گریزان ہوکی بدعت قبول
حلقۂ اسلام سے یکلخت باہر ہوگیا

پیروی سنت کی ہے وہ شے کہ جسکے نور سے
خانۂ دل اہل سنت کا منور ہوگیا

طالب دنیا مخنث طالب عقبیٰ ہے زن
طالب مولیٰ جو نکلا سو مذکر ہوگیا

بوبکر نے ہر جگہ جب راستی کی اختیار
خلق مین اونکا لقب صدیق اکبر ہوگیا

تخلیہ مین کیون نہین دلکی صفائی ہو حصول
قطرۂ نیسان صدف مین رہکے گوہر ہوگیا

قول روحونکا بلے اللہ کا قولِ الست
ہمکو ان قولون کا ہردم نقش دلپر ہوگیا

لیوینگے رضوان سے جاکر جنت وحور وقصور
خاتمہ بالخیر گر ہمکو میسر ہوگیا

منزل مقصود پر پہونچے وہی جو خوش نصیب
رہزنان نفس وشیطان پر مظفر ہوگیا

فضل حق سے اندنون موضع بموضع مدرسہ
کو بکو مسجد صلوٰۃ وصوم گہر گہر ہوگیا

گلشن نبوی مین شاید آنیوالی ہے بہار
اوسکی خوشبو سے دماغ اپنا معطر ہوگیا

آگئی پیری ندیکھا رونق اسلام آہ
دیدۂ روشن جوانی کا مکدر ہوگیا

کسطرح پاوین خدا کی راہ بیچارے عوام
مولوی درویش ہر یک طالب زر ہو گیا

جاہلون کے بیچ وہ مشہور وہابی ہوا
جو مطیع سنت ساقی کوثر ہو گیا

یاالٰہی ہو امام وقت کا جلدی ظہور
قافلہ اسلام کا بے تاج و بے سر ہو گیا

یاالٰہی دیکھ دیکھ ہر طرح کی بدعتین
بندۂ مسلم ترا اب بیحد مضطر ہو گیا

ردیف بائے موحدہ

دلا تجھسے بنگی بندگی کردگاری کب
چھٹیگی نفس بد اندیش کی خدمتگزاری کب

لڑکپن کھیل مین کھویا جوانی خواب مین گذری
بوڑھا پا آنکر پہونچا کریگا ہوشیاری کب

سفر در پیش ہے لے ساتھ جلدی توشۂ منزل
خبر کیا ہے کہ عزرائیل کی پہونچی سواری کب

رفیقان سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر
ہمارے کوچ کی اب دیکھیے آتی ہے باری کب

خزان نے باغ دین کو کر دیا بے رونق و ویران
سنی جائیگی یارب بلبلونکی آہ و زاری کب

یہان جو قہقہون مین کھو رہا ہے زندگی اسکو
بچائیگی جہنم سے وہانکی اشکباری کب

نہ دیکھی گلشن ہستی یہان باد خزان جب تک
کریگی سرسبز آہ فردوس کی باد بہاری کب

خدایا سیر شہر اتقا کو دل تڑپتا ہے
مجھے زندان عصیان سے ملیگی رستگاری کب

فقیر و خرقۂ اخلاص سے دو دل کو آرایش
خدا دیکھے ہے دستار ریا کی آبداری کب

ملا تقدیر مین دیر و صنم کا پوجنا جسکو
بھلا مسجد مین جاکر سر جھکاوے پیش باری کب

گرا پڑتا ہون صحرائے خودی مین ٹھوکرین کھاکر
مجھے دکھلائیگا اے پیر راہ خاکساری کب

عزیزو علم بیدینی مین کیون اوقات کھوتے ہو
پڑھو گے اور پڑھاؤ گے کتاب دینداری کب

زبان اب بند کر اس چق چق و بق بق سے اے مسلم
ادا ہوگی خدا سے دو جہانکی یادگاری کب

دیگر

دلا تو ہے اگر خوشنودئ اللہ کا طالب
نہ ہو دنیائے دون کے مال و عز و جاہ کا طالب

مناسب ہے کہ رو گرداں ہو سارے دین باطل سے
بنا لے آپکو دین رسول اللہ کا طالب

جو مسلک حیدر و عثمان و صدیق و عمر کا تھا
رہا کر بس اُوسی طرز و طریق و راہ کا طالب

عمل جس پیر کا از روئے سنت کے مخالف ہے
نہو زنہار ایسے مرشد گم راہ کا طالب

خدا ایسی چاہتا ہے نیکیو نکو کام بندو نسے
نہین وہ سید و شیخ و گدا و شاہ کا طالب

کھیگا رب منافق ہو کہ سُن اے دوزخی مکار
تو تھا دنیا مین نیکی کر کے واہ واہ کا طالب

جہنم آئیگا کھتا ہوا میدان محشر مین
کہان ہے جو شقی دنیا مین تھا بد راہ کا طالب

نہین ہتی اوسے پرواہ یہانکی رنج و راحت کی
جو ہے خلد برین کے عشرت دلخواہ کا طالب

نہین ملنے کا افزون ایک بھی دانہ مقدر سے
نہو اس قحبہ دنیائے دون جانکاہ کا طالب

تجھے ہے جو آدمی راہ خدا مین ایک پیسہ دے
قناعت کر نہو اوس سے صدو پنجاہ کا طالب

پھنسا وہ مرغ دل شرک خفی کے دام مین جا کر
ہوا جو زلف و خال یار رشک ماہ کا طالب

نکل کر مدرسے سے کیون گیا گوشہ مین ای مُلّا
ہوا تو اندنون شاید کسی روباہ کا طالب ہے

تلاش حق مین لا مذہب ہوا مشہور مین لیکن
بحمد اللہ کہ ہون مین مطلب دلخواہ کا طالب ہے

بھلا کیونکر نہووے شاہ جی منکر شریعت کے
جو نازان ہین کہ ہون مین چشتیہ درگاہ کا طالب

اُٹھا اب پردہ چاہ مجازی دل سے اے مسلم
اگر منظور ہی ہونا حقیقی چاہ کا طالب ہے

دیگر

اے اخی دُر حق سے مت کر کار ناصواب
ورنہ محشر مین گناہونکا اوٹھاویگا عذاب

گرچہ ہر دریا کی ہستی آج تیری موج زن
آخرش ہو جایگی ایکدن فنا مثل حباب

نام لے اللہ کا ہر دم کے ساتھ ای خوش نفس
ہر نفس کی شکر کا لیگا خدا تجھسے حساب

خانۂ ایمانکے ہین توحید سنت دو چراغ
جیسے ایوان فلک مین آفتاب و ماہتاب

ایکو کر غرق بحر یاد حق مین اے عزیز
گوہر مقصود سے ہونا اگر ہے کامیاب

شرط ہے انسانیت کیواسطے عقل و تمیز
ورنہ سارے جانور بھی جانتے ہین خور و خواب

کیسے ای مشرک بھلا انسان ہم سمجھین تجھے
جبکہ خود اللہ نے تجکو کہا شر الدواب

یان تو ہے طرار تو حاضر جوابی مین میان — یاد ہے کچھ گور و محشر کے سوالونکا جواب
زندگی اللہ نے بخشی ہی بہر بندگی — اسکو کارِ گندگی مین کر نہ تو خوار و خراب
حق مین اپنے آپ ہی انسان منصف ہوئیگا — جب پڑھیگا خیر و شر کی حشر مین اپنی کتاب
آپکو اے بندۂ خاکی بنالے خاکسار — پیشتر اسکے کہ تیری جسم کو کھاوے تراب
خوانِ دینِ پاک کا کیونکر نوالہ پائیگا — جو جہکا دیتا ہے جیفہ کیطرف مثل کلاب
کارہاے فسق سی جسکو ہوئی توبہ نصیب — فسق ہو پہر اوسکی حق مین فسق کا کرنا خطاب
جو کی روٹی پر قناعت کر یہان اے حق پرست — کھائیگا جنت مین جاکر قورمہ نان و کباب
چھوڑ اے مسلم طلبِ دنیاے دونکی جاہ کی — ہے ترے دل کو اگر کچھ خواہش حسن المآب

ردیف تار

اے غنی ہے فرض تیرے مال کا تجھپر زکوۃ — کیون نہین کرتا ادا اللہ سے ڈر کر زکوۃ
جسطرحکی فرض ہی یہ پنجگانہ کی نماز — فرض ہے ویسا ہی مولیٰ کا تونگر پر زکوۃ
دل تونگر کا نہو آلایش باطن سے پاک — دے نہ وہ جب تک بنامِ خالق اکبر زکوۃ
بے نمازی کا سگا بھائی ہی وہ بھی لاکلام — جو ادا کرتا نہین ہی ہو کے اہل زر زکوۃ
مونھہ سے تو رکھتے ہین دعویٰ دینداری کا مگر — مالدار ہو کر نہین دیتے ہین لوگ اکثر زکوۃ
بلکہ وہ کافر ہے جو چاہے ثوابِ آخرت — رشوتی سودی ڈکیتی مال سی دیکر زکوۃ
حق تو ہے یون ہی کئی گہر مین سود کا ہی کاروبار — اوس حرامی مال سے مقبول ہو کیونکر زکوۃ
سانپ ہو کر طوق سا لٹکیگا آقا کے گلے — گنج وہ جس سے یہان نکلے نہین باہر زکوۃ
سکہ ہاے سیم و زر دنیا کے ہین مارِ سیاہ — انکے چھونے کیلیے اے یار ہی منتر زکوۃ
یون جو محتاجونکو دیتے ہین بلا رو حساب — کب ادا ہوتی ہی اس خیرات کے اندر زکوۃ
حصۂ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس — مستحقونکو دیا کر اے کرم پرور زکوۃ
گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دنیا ہے روا — لیکن افضل ہی کہ یاد دین غازی صفدر زکوۃ

اور سب ورد و وظیفے مین فقیرون کیلئے
اغنیا کے حق مین ہے ہر ورد سے بہتر زکوۃ

اے تونگر بعد توحید و نماز فرض کے
تجھسے پوچھی جائیگی در عرصۂ محشر زکوۃ

ہے یہان عامل اگر اس فرض کا تو خیر ہے
ورنہ دکھلائیگی تجکو ہاویہ کا گھر زکوۃ

زیور و نقدی سے اپنی بی بیان دیوین جدا
مال سے اپنے الگ و تیار ہے شوہر زکوۃ

ہے بظاہر آج تو نقصان لیکن ایمیان
کل بمنافع تجکو دکھلائیگی افزون تر زکوۃ

دیکھکر جاہِ سخی بولینگے یون اہل نشور
واہ یہ رکھتی ہے اپنی ذات مین جوہر زکوۃ

گور مین اہل کرم کی دل لگی کے واسطے
آئیگی بنکر بشکل حور خوش منظر زکوۃ

صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر مین
واسطے سنگار کے حق نے دیا زیور زکوۃ

نام کر دیتی ہے مشہور اپنے صاحب کا یہان
کو بکو شہر و بشہر و کوہ و بحر و بر زکوۃ

اس غزل کو سنکے اے مسلم جو ہونگی دیندار
دینگے خوش ہو کر کے اپنے مال سے گن کر زکوۃ

دیگر

عزیزو ہو کے سنی تم نچھوڑوگے اگر بدعت
تو محشر مین چکھائیگی تمہین نار سقر بدعت

نماز و روزہ و حج و زکوۃ اور نیکیان ساری
مٹاتی ہے بقول حضرت خیر البشر بدعت

گذر ایمان کا اوس خانۂ دل مین نہین ممکن
معاذ اللہ جس دل مین بنا لیتی ہے گھر بدعت

نبی کے بعد اور اصحاب آل و یار کے پیچھے
جو نکلین دین مین راہین نئی ہین سر بسر بدعت

جو ہین خواہان سنت اونکے آگے گو سی ہے بد
مگر نزدیک ہے اہل ضلالت کے شکر بدعت

بھلا کیونکر نہ مین اُس بدعتی عالم کو خر سمجھون
جو پھیلاتا ہے سنت کی جگہ شام و سحر بدعت

رواج و رسم حکمی یا حقیقی یا معاشی ہو
سمجھ لے دل سے اپنے سبکو اے نور بصر بدعت

کسی بدعت کو ہلکی جان مت کیجیو پیارے
قدم کو مسلک سنت سے پھسلاتی ہے ہر بدعت

نہ رکھئے بدعتی کے ساتھ قلبی دوستی ہرگز
اگر کرتے ہون خویش و دوست و پسر و پدر بدعت

مسلمانو ڈرو حقسے بچو رسم جہالت سے
کہ بعد از شرک سب تقصیر سے ہے سخت تر بدعت

وہی ہے اہل سنت جو چلے دل سے حدیثوں پر ۔ ردِ تقلید شخصی سے پھرے پہچان کر بدعت
اگر تو شرع سے مولود کو ثابت نہیں کرتا ۔ تو کہہ اس محفل بے اصل کو اے داد گر بدعت
غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو ۔ بچو اُس رسم بد سے ہے جو از روئے خبر بدعت
خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو ۔ بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت
انہیں رفتار سنت کسطرح خوش آئے اے مسلم ۔ دلوں میں کر گئی ہے جن پلیدوں کے اثر بدعت

دیگر

کامل یہاں ہے جسکی توحید اور سُنت ہے ۔ پائی ہے اُوس جوان نے دونو جہاں کی دولت
بدیاں موحدوں کی مشرک کی نیکیوں سے ۔ بہتر ہیں در حضور پروردگار نعمت ہے
مت کر شکایت اے دل دنیا کی رنجشوں میں ۔ حق سے اگر ہے لینا باغ جنان کی راحت
دنیائے دون کے زر پر وے لوگ تھوکتے ہیں ۔ بخشا ہے جنکو حق نے گنجینۂ قناعت
مت جان خاکساروں کو احقر تو اے تونگر ہے ۔ ہے خاک کیا سے اونکی اکسیر کو خجالت ہے
ہے وہ فقیر کامل جسمیں ہو چار خوبی ۔ فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت
بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر ہے ۔ لیکن ہے غوطہ زن کی جانپر ہزار آفت
ملک بقا سے آیا جو کشور فنا میں ۔ کچھ روز رہکے ہوگا ناگاہ کوس رحلت
چلنے لگا جو یہاں سے مانا نہیں کسیکا ۔ ناچار جا کے آخر کی گور میں سکونت
یکروز گور میں ہے در پیش سبکو آنا ۔ تنگی و مار کژدم تنہائی اور ظلمت
اس چار دن کے گھر میں فخر و غرور کرنا ۔ سمجھو اگر عزیزو تو ہے بری حماقت ہے
تام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یارو ۔ سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت
دل پاک صاف کرکے شرک و خودی سے جلدی ۔ در پر خدا کے رکھو پیشانی عبادت
سنت کی پیروی میں بدعت سے دور رہنا ۔ ورنہ تمہاری نیکی ہو جائیگی اکارت
مسلم ہے پُر معاصی بندہ تیرا ہے یارب ۔ اپنے کرم سے اسپر کیجیو نگاہِ رحمت

ردیف ثا

جب سے لائی ہی صبا مژدهٔ بستانِ حدیث
خطِ ہند کو کہتے ہین گلستانِ حدیث

جاے سیر کو گلشن مین تو آتی ہی چلی
سنبل و سوسن و صد برگ سے ریحان حدیث

بلبل و فاختہ و طوطی و قمری ہر سو ؎
ہین بصد نغمہ سرائی کے ثناخوان حدیث

شکر کی جا ہے کہ بعد ایک زمانہ کے اب
ہوے کچھ لوگ اِس آن وان مین خواہان حدیث

زندہ رہتا نہ کبھی بعد نبی کے اسلام
جسدِ دین مین پڑتی نہ اگر جان حدیث

اہل تقلید کو ٹکڑے ہین گدائی کے نصیب
طالب سنتِ نبوی کو ملا خوان حدیث

کیسے مانینگے وہان نامہٴ دستور قیاس
جس جگہہ خاص ہو پروانہٴ سلطانِ حدیث

کیسی امت ہی کہ ارشاد نبی سنکے کہے
مین تو حنفی ہون نہ مانون گا یہ فرمانِ حدیث

بالیقین جلد شفا پائینگے بیمار شکوک
لائین گے دل سے اگر خواہش درمان حدیث

کوچہٴ مذہب شخصی کی سہون کیون تنگی -
چھوڑ کر ایسے لق و دق کا میدانِ حدیث

پردهٴ ضد و تعصب کو اوٹھا دو دل سے
ہو اگر منتظرِ جلوهٴ جانان حدیث

قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام
بے ادب ہو نہ وہان درپئ بطلان حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ
تا بوقتیکہ نہو عالمِ تبیان حدیث

اتنی شیخی نہ کرو پڑھکے ہدایہ صاحب
ابھی جا کر کے کہین کیجیے گردان حدیث

دل کے اندھو نکو مرے پاس تو لاؤ یارو
ڈالون اونپر بھی ذرا پرتو لمعان حدیث

گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہمکو
ہوتا طالع نہ اگر نیر تابان حدیث

کیا دکھاتا ہی عدو تیری فقاہت اکڑ ؎
کیا مرے پاس نہین خنجر بران حدیث

کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق واجب
لائین سچے ہین تو اسپر کوئی برہان حدیث

پاوے سرسبز وہی مزرع ایمان اپنا
جسکو سیراب کرے قطرهٴ بارانِ حدیث

حُب نبوی کا نہو ذوق میسر اوسکو
جس نگون بخت کو دل کو نہین میلانِ حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہی اگر اے مسلم ‏ ‏ تا دمِ مرگ نہ دو ہاتھ سے داماں حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث ‏ ‏ ہو وا دا اوسکی زبان شوق سے فر فر حدیث
ہے سپہر دین کا رونق فزا اختر حدیث ‏ ‏ گلشن اسلام کے اندر گلِ احمر حدیث
جبکہ سب خوبین پیمبر کی خدا کو ہین پسند ‏ ‏ کیون نہو مقبول نزد خالقِ اکبر حدیث
راہ و رسم پر ضلالت سی بچا نیکے لیے ‏ ‏ خضر اپنی دے گئے دنیا مین پیغمبر حدیث
اہل سنت کیون نہو وین نقد جان سی مشتری ‏ ‏ خاص صدفِ سینۂ نبوی کا ہی گوہر حدیث
شپرہ سیرت کی یارب آنکھ پھوٹی ہو جیو ‏ ‏ سوجھتی اوسکو نہین ہی نیر انور حدیث
حیف ہی جو مولوی ہو کر نہ سمجھے ہی حدیث ‏ ‏ کیا اوسی اب خود نبی سمجھائینگے آکر حدیث
حق تو ہے یہ کہ جسے سنت نہین آتی پسند ‏ ‏ وہ سیہ دل مولوی سمجھے بھلا کیونکر حدیث
کیون نہ ملکِ معرفت کی سیر ہو دم مین نصیب ‏ ‏ جبکہ مرغانِ شریعت کا ہی بال و پر حدیث
کیون نہین پڑھتا حدیث ای اہل معقول آہ و طل ‏ ‏ کیا طلب کرتی ہی تجھسے مال و سیم و زر حدیث
قول نبوی کو تو ای ضدی نہین کیون مانتا ‏ ‏ مانتے تھے بوبکر عثمان عمر حیدر حدیث
مانتے تھے مالک و نعمان و حنبل شافعی ‏ ‏ بلکہ ہی ساری ولی و غوث کی رہبر حدیث
پیروان سنتِ نبوی کی وعظ و درس مین ‏ ‏ سب کتابون سی بجز قرآن کی بہتر حدیث
جب ندا ای العطش محشر مین ہو چارون طرف ‏ ‏ اہل سنت کے لئے ہو ساقیِ کوثر حدیث
آرزو مسلم کی ہے یارب کہ ہندوستان مین ‏ ‏ بلکہ ساری ملک مین جاوے پڑھی گھر گھر حدیث

دیگر

ہوا آدم سی خوش اللہ استغفار کی باعث ‏ ‏ ہوا ابلیس سی بیزار استکبار کے باعث
زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم حق نے ‏ ‏ کئے پیدا جناب سید ابرار کے باعث
نکالا اے ہبنوا دل سی ہوس دنیا کی دولت کی ‏ ‏ گیا قارون دوزخ مین زر و دینار کی باعث

نہ لا تسلیم حق سے ننگ دل مین تو کہ بو طالب
رہے محروم دین مصطفےٰ سے عار کی باعث

جدا اُن فاسقون سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعان
پڑا رب کی غضب مین صحبت فجار کی باعث

کسی فرمانِ سنت سے نکر انکار اے پیارے
وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث

پڑھے جو منھ سے کلمہ گو کہ فاسق بے نمازی ہو
اوسے مسلم کہینگے ہم اسی اقرار کے باعث

جہان افسر جماعت کا ہو فاسق سو خوار فسق ہو
نہین وان دین کو رونق بڑی سردار کی باعث

نکہنا ماننے زن کا اگرچہ جور پیکر ہو
کہ پہنکار اگیا بلعم زن مکار کے باعث

رضائے ایزدی کو چہوڑنا تقصیر اعظم ہے
لحاظِ مادر و فرزند و خویش و یار کے باعث

تمنا ہے کہ گمراہونکو جبراً راہ پر لاؤن۔
مگر مجبور ہون مین شوکتِ کفار کے باعث

گرفتاران عشق ماہرویان صفا مشرک ہین
پرستاری ابرو و لب و رخسار کے باعث

زہے قسمت کہ رکہا ہے ہمارا نام وہابی
سبہون نے پیروی احمدِ مختار کے باعث

خدا کی بندگی کرکے منافق دوزخی ہوگا
خیانت عہد شکنی پُر دغا گفتار کے باعث

الٰہی بندہ مسلم پڑا اگر تیرے در پر
نکیجیو دربدر اسکو بری کردار کے باعث

ردیف جیم

اے برادر ہے تو ہر یک کام کا مختار آج
کچھ متاع آخرت کا کر لے کاروبار آج

دیکھ جب کل کے سفر کا قصد ہوتا ہے تو لوگ
توشۂ منزل کا سامان کرتے ہین تیار آج

کیجئے سودا وہی جو آخرت مین سود دے
کیونکہ ہر یک خیر و شر کا گرم ہے بازار آج

مادر و فرزند و زن کوئی نہ کام آویگا کل
گو کہ کہلاتے ہین خویش و ہمدم و غمخوار آج

جائینگے ساری منافق ہاویہ کے غار مین
کر رہے ہین جو عذاب گور سے انکار آج

کسطرح آویگا اونسے پاسخ منکر نکیر
گو کہ ہین پرہیزگارون مین بڑی رودار آج

ہوش کرنا روز محشر کا نہین کام آئیگا
خواب سے غفلت کی ہوا بے خبر بیدار آج

آخرت مین سرخرو ہونا اگر منظور ہے
کر خدا کی بندگی دل سے ادا اے یار آج

قرب نبوی کی تمنا ہی اگر اے مسلم	تا دم مرگ نہ دو ہاتھ سے داماں حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث	ہوا دا اوسکی زبان شوق سے فرفر حدیث
ہے سپہر دین کا رونق فزا اختر حدیث	گلشن اسلام کے اندر گل احمر حدیث
جبکہ سب خوبین پیمبر کی خدا کو ہین پسند	کیون نہو مقبول نزد خالق اکبر حدیث
راہ و رسم پر ضلالت سی بچا نیکے لیے	خضر اپنی دے گئے دنیا مین پیغمبر حدیث
اہل سنت کیون نہو وین نقد جان سی مشتری	خاص صدف سینۂ نبوی کا ہی گوہر حدیث
شپرہ سیرت کی یارب آنکھ پھوٹی ہو جیو	سوجھتی اوسکو نہین ہی نیر انور حدیث-
حیف ہی جو مولوی ہو کر نہ سمجھے ہی حدیث	کیا اوسی اب خود نبی سمجھائینگے آکر حدیث
حق تو ہے یہ کہ جسے سنت نہین آتی پسند	وہ سیہ دل مولوی سمجھے بھلا کیونکر حدیث
کیون نہ ملک معرفت کی سیر ہو دم مین نصیب	جبکہ مرغان شریعت کا ہی بال و پر حدیث
کیون نہین پڑہتا حدیث ای اہل معقول آج و طل	کیا طلب کرتی ہی تجھسے مال و سیم و زر حدیث
قول نبوی کو تو ای ضدی نہین کیون مانتا	مانتے تھے بوبکر عثمان عمر حیدر حدیث
مانتے تھے مالک و نعمان و حنبل شافعی	بلکہ ہر سارے ولی و غوث کی رہبر حدیث
پیروان سنت نبوی کی وعظ و درس مین	سب کتابون سی بجز قرآن کی بہتر حدیث
جب ندا ای العطش محشر مین ہو چارونطرف	اہل سنت کی لئے ہو ساقی کوثر حدیث
آرزو مسلم کی ہے یارب کہ ہندوستان مین	بلکہ سارے ملک مین جاوے پڑہی گہر گہر حدیث

دیگر

ہوا آدم سی خوش اللہ استغفار کی باعث	ہوا ابلیس سی بیزار استکبار کے باعث
زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم حق نے	کئے پیدا احباب سید ابرار کے باعث
نکالا اے ہنیوا دل سی ہوس دنیا کی دولت کی	گیا قارون دوزخ مین زر و دینار کی باعث

نلا تسلیم حق سے تنگ دل مین تو کہ بو طالب
رہے محروم دین مصطفےٰ سے عار کی باعث

جدا اُس فاسقون سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعان
پڑا رب کی غضب مین صحبت فجار کی باعث

کسی فرمانِ سنت سے نکر انکار اے پیارے
وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث

پڑھے جو منہ سے کلمہ گو کہ فاسق بے نمازی ہو
اوسے مسلم کہینگے ہم اسی اقرار کے باعث

جہان افسر جماعت کا ہو فاسق سو خواہ افسوس
نہین وان دین کو رونق بُرے سردار کی باعث

نکھا ملنے زن کا اگرچہ جور پیکر ہو
کہ پہنکار اگیا بلعم زن مکار کے باعث

رضائے ایزدی کو چھوڑنا تقصیر اعظم ہے
لحاظِ مادر و فرزند و خویش و یار کے باعث

تمنا ہے کہ گمراہونکو جبرًا راہ پر لاؤن ۔
مگر مجبور ہون مین شوکتِ کفار کے باعث

گرفتاران عشق ماہ رویان فنا مشرک ہین
پرستاری ابرو و لب و رخسار کے باعث

زہے قسمت کر رکھا ہے ہمارا نام وہابی
سبھون نے پیروی احمدِ مختار کے باعث

خدا کی بندگی کر کے منافق دوزخی ہوگا
خیانت عہد شکنی پُر دغا گفتار کے باعث

الٰہی بندہ مسلم پڑا اگر تیرے در پر
نکیجیو دربدر اسکو بری کردار کے باعث

ردیف جیم

اے برادر ہے تو ہر یک کام کا مختار آج
کچھ متاعِ آخرت کا کر لے کاروبار آج

دیکھ جب کل کے سفر کا قصد ہوتا ہے تو لوگ
توشۂ منزل کا ساماں کرتے ہین تیار آج

کیجیے سودا وہی جو آخرت مین سود دے
کیونکہ ہر یک خیر و شر کا گرم ہے بازار آج

مادر و فرزند و زن کوئی نہ کام آویگا کل
گو کہ کھلاتے ہین خویش و ہمدم و غمخوار آج

جائینگے سارے منافق ہاویہ کے غار مین
کر رہے ہین جو عذاب گور سے انکار آج

کسطرح آویگا اونسے پاسخ منکر نکیر
گو کہ ہین پرہیزگارون مین بڑے رودار آج

ہوش کرنا روز محشر کا نہین کام آئیگا
خواب سے غفلت کی ہوا ہے بےخبر بیدار آج

آخرت مین سرخرو ہونا اگر منظور ہے
کر خدا کی بندگی دل سے ادا اے یار آج

اشک افشانی چشم شرمساری سے دلا — سرد کرنا ہے تو کر لے ہاویہ کی نار آج
گور کی تنگی اندھیری بیکسی پیش آئیگی — گرچہ ہے بزم خوشی و فرحت گلزار آج
آئیگا آگے ترے کل ہو کے سونیکا پہاڑ — راہ مولےٰ مین اگر دیگا تو یک دینار آج
راہ و رسم جہل آبائی کو اپنے چھوڑ کر — کر خوشی سے پیروی سید ابرار آج
کر چکا پہلے جو کچھ تو اور جو کرتا ہے اب — سارے نسیان و خطا سے کر لے استغفار آج
کیسے جنت کی شراب پاک ہو اوسکو نصیب — ہو رہا ہے جو مئے شہوات مین سرشار آج
خلق مین ہوتا ذلیل و خوار ہے مسلم ضرور — ڈھانکتا گر عیب کو تیرے نہین ستار آج

دیگر

جو یاد حق مین آج نہ دل پر اوٹھائے رنج — سو بے نصیب روز قیامت کو پائے رنج
آرام کسطرح سے ہو مومن کو یان نصیب — ہے جبکہ اوسکے واسطے دنیا سرائے رنج
جس بندہ خدا نے بلا مین کیا ہے صبر — وہ جا کے گور و حشر مین ہرگز نہ کھائے رنج
دعوی اگر ہے صبر و توکل کا اے فقیر — مت کر کسیکے سامنے جا کر گلائے رنج
دنیا کی حرص و طمع کو اے دیندار چھوڑ — کیون ڈالتا ہے خانہ دل مین بنائے رنج
ہوتے مرض مین رنج و مصیبت کے ہم ہلاک — ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج
دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا — پاتا اگر ہے مخلصی اے مبتلائے رنج
وہ کام پائیگی راحت ہستی مین کر میان — جسمین کہ بعد مرگ کو تجھ پر نہ آئے رنج
جھیلیگا رنج جو کوئی مولےٰ کی راہ مین — وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج
وہ دولت ادب سے نہوئیگا بہرہ یاب — پیر و پدر کے پند سے دلپر جو لائے رنج
ایسی بلا سے رنج ہے پہلی کہ اندنون — آتی ہے ہر عزیز کے منہ سے صدائے رنج
اے بیخبر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ — مت جان اوسکو عیش جو آخر چکھائے رنج
یارب بچائے تجھسے بندہ مسلم کی یہ دعا — کہ دل سے اسکے دور رہو ہر دم بلائے رنج

دیگر

ہے زردار پر فرض اے یار حج — کرے زندگی مین وہ ایکبار حج
نکل گھر سے مکہ کو چل اے غنی — ترے واسطے کیا ہے دشوار حج
یہودی و نصرانی ہو کر مرے — کرے ترک جو ہو کے زردار حج
ہوئین اوسکی پچھلی خطائین معاف — جو لایا بجا نیک کردار حج
گناہون کو حاجی کے بخشائے گا — بروز جزا پیش غفار حج
نبے چارسو عاصیون کا شفیع — ہوا جس کا مانند ابرار حج
ہو محشر مین جسوقت پل پر گذر — نبے مرکب تیز رفتار حج
عصا ہے قوی منزل گور کا — لئے کشتن کژدم و مار حج
اُٹھا بحر و بر کا سفر اے غنی — دکھاوے گا جنت کے گلزار حج
وہ پاجی ہین جو مال ناپاک سے — کر آتے ہین جتنے ربا خوار حج
اگر آکے کے سے نکلا شریر — تو ہے ایسے حاجی کا بیکار حج
پڑیگا جہنم مین وہ لا کلام — جو بیچے سے ہے حاجی مردار حج
منافق ریاکار مکار کا — نہین معتبر نزد جبار حج
اوسی شخص کا حج تو مقبول ہے — کرے جسکو تقوے سے رودار حج
اے مسلم نجان اور کو تو حقیر — نہین رب کی بخشش مین درکار حج

ردیف حا

پاس مولیٰ کے وہی شخص ہوا انسان صحیح — علت کفر سے ہے جسکے یہان جان صحیح
کھنا کافر کو ہے انسان میان صاف غلط — بلکہ اُس پاجی گمرہ سے ہے حیوان صحیح
جس مسلمان کے اندر ہو خیانت کا مرض — اوس سیہ بخت کا ہرگز نہین ایمان صحیح
دینداری مین سمجھ اوسکو نہایت جھوٹا — جسکا اقرار نہ سالم ہے نہ پیمان صحیح

ہوئے جس قاری قرآن کے اعمال غلط | کیسے اوس زور کے ہو قرأت قران صحیح
خواہش نفس سے پرہیز بہت ہی لازم | تاکہ ہر وقت رہے کلمۂ ایقان صحیح
دلمین ہو جسکے تمنائے وصال مولیٰ | اوسی بندے کی حقیقت مین ہر ارمان صحیح
کیون برا کہتے ہو شاکی کو مرے ای ہمدم | کیا تعجب کہ ہو اوسکا کہین بہتان صحیح
غیر شمشیر کے مغرور نہونگے سیدہے | کیونکہ ہے فصد بڑا نسخۂ خفقان صحیح
جب پڑہے جائینگے اوراق عمل نیکونکے | نامۂ جرم سے ہو دفتر احسان صحیح
یاالہی ہو دعا بندۂ مسلم کی قبول | کہ یہ دنیا سے اوٹھے ہوکے مسلمان صحیح

دیگر

کیجئے اوسکی شان مین مدحت طرح طرح | ہین جسکی شان (ذات) پاک مین قدرت طرح طرح
ہم جس خدا کی چکہتی ہین نعمت طرح طرح | واجب ہی ہمپر اوسکی اطاعت طرح طرح
بھولا خدا کی یاد جو دنیا کی عیش مین | دیکھیگا آخرت مین مصیبت طرح طرح
اے بندہ بندگی خدا مین اوٹھالے رنج | لینا اگر ہے خلد کی راحت طرح طرح
دل سے فدا ہو ایسے رسول شفیق پر | امت کی جسنے کی ہی ہدایت طرح طرح
پہٹکار ایسی امت نبوی کی بوجھ پر | سنت مین جو ملائی ہے بدعت طرح طرح
افسوس ہے کہ ایک پیمبر کے دین مین۔ | مذہب طرح طرح ہے جماعت طرح طرح
آئی ہے جب سے مسلک سنت مجھے پسند | رکھتے ہین لوگ مجھسے عداوت طرح طرح
قول نبی کے سامنے اکثر مخالفین | لاتے ہین واہیات حکایت طرح طرح
امت کو بدعتون کی برائی حدیث مین | فرما گئے ہین شاہ رسالت طرح طرح
ہم کسطرح مسائل مشکل کو کرتے حل | فقہا اگر نہ کرتے فقاہت طرح طرح
کیونکر نہ باغ خلد مین پہونچے ابھی شہید | راہ خدا مین کی ہے شجاعت طرح طرح
مسلم کو شر کی راہ سے یارب بچائیو | کرتا ہے نفس اسکا شرارت طرح طرح

دیگر

یاالٰہی ہوادا ایسی تیری بڑائی کسطرح
ہو خرد کو شان تک تیری رسائی کسطرح

آج تو سنت سے کرتا ہی گریز اے بدعتی
کل تو پاویگا شفاعت مصطفائی کسطرح

اے غبیا کیون سست ہے اجرائے حق مین غور کر
دین مین اگلون نے کی ہے جانفشانی کسطرح

جسکو مرکر خاک مین اکروز ملنا ہی ضرور
اوس لعین کو زیب دیگی کبریائی کسطرح

ہمکو بھی کرتا خدا ہر چیز پر قادر اگر
خالق و مخلوق مین ہوتی جدائی کسطرح

باوجود اس پیروی نفس بدخو کے دلا
آئیگی تجھ مین خصال پارسائی کسطرح

جو مسافر ٹھوکرین کھاتا ہو خود گم کرکے راہ
غیر کی اوس سے بھلا ہو رہنمائی کسطرح

خشکہ تقدیر پر جو ہووے اے قانع نہو
اوسکو خوش آئینگی حلوائے گدائی کسطرح

منہ سے تو مشرک بھی کہتا ہے خدا کو لاشریک
شرک کی علت پھر اوسکے دل مین آئی کسطرح

شرک اور ایمان کو یکجا نکر اے بیوقوف
آگ اور پانی مین ہوگی آشنائی کسطرح

جیتے جی تو تھے ولی محتاج رب اے غوی
آگئی اب قدرت حاجت روائی کسطرح

مرتضی مشکل کو اپنے دور کرسکتے نہ تھے
اب کرینگے غیر کی مشکل کشائی کسطرح

جب پکار یک کوس کی سنتے نہ تھے پیران کرام
منکرو تمسے اب لگے سننے دہائی کسطرح

بندگی رب کی اگر تمسے نہو ویگی ادا
پائینگے نار جہنم سے رہائی کسطرح

جب تلک اے مسلم نہوگا ربکا تو فرمان پذیر
پائیگا فردوس کی فرمانروائی کسطرح

ردیف خار

نبی سے ہی جو بے ایمان گستاخ
خدا کا بھی اوسے پہچان گستاخ

جناب پاک مین نکلا ہے اول
لعین روسیہ شیطان گستاخ

توحید الٰہی باندہتا ہے
دوئی اور شرک کا بہتان گستاخ

جو حکم احمدی سے منہ کو موڑے
اوسے تو سب سے بڑھکر جان گستاخ

گئے مر ڈوب کر دریا مین جدم
ہوئے فرعون اور ہامان گستاخ

کہا نمرود نے جب مین خدا ہون
ہوا فی النار باسامان گستاخ

محمد مصطفے کی شان مین تھے
ابوجہل وابوسفیان گستاخ

قیامت مین برابر کہائے گا مار
چہار و شیخ و میر و خان گستاخ

اگر کرتا نہین طاعت خدا کی
نہ کہا تو اسکا آب و نان گستاخ

گئی طفلی جوانی پیری آئی
کر اب بہی ہوش اے نادان گستاخ

معافی چاہ بے ادبی سے اپنے
خدا سے تو رہا ہر آن گستاخ

اگر تو آدمی ہے تو ادب سیکھ
کہ ہوتے ہین دد و حیوان گستاخ

کسی جا پر بجز بے حرمتی کے
نہین رکھتا ہے عزوشان گستاخ

کہین اے مسلم عاصی خبردار
نہونا رب کا نافرمان گستاخ

دیگر

ہے کرم ترا خدایا بیحد و بے مر فراخ
قہر بھی رکھتی ہے تیری شان افزون تر فراخ

جب کیا تو نے کرم اپنا خلیل اللہ پر
ہوگیا آتشکدہ باغ گل احمر فراخ

قہر تیرا جس گھڑی پہونچا سر نمرود پر
ایک مچھر نے کیا راہ سقر اسپر فراخ

پاک ہے جسنے بنایا ہے ہمارے واسطے
زیر پا فرش زمین قصر فلک سر پر فراخ

وسعت ایمان ہمکو بخش ایسا اے کریم
علم نبوی مین تھا جیسا سینۂ حیدر فراخ

جسکا ٹہرا خانۂ ایمان ہے اے یار تنگ
ہو گیا اوس کمبخت کا باب علم کیونکر فراخ

ہو جیو حقین تیرے قصر بلند اے بادشاہ
ہے فقیرون کیلئے دو ہاتھ کا چھپر فراخ

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے مین اے فقیر
ہے اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ

ہے بُرا بندہ جو تنگی مین کرے مولا کو یاد
بھول جاوے دیکھکر اولاد و مال و زر فراخ

ورد استغفار کا لازم پکڑ لیگا اگر
پائیگا فوراً در تسکین کو مضطر فراخ

وادیٔ محشر مین ساری امتون سی ہوئینگی — اُمت ساقیٔ جام چشمۂ کوثر فراخ

چھوڑ غیرونکا قیاس ورای ای اہلِ حدیث — علم اپنا دیگئے ہین تجھکو پیغمبر فراخ

قلعۂ کفار کو توڑینگے مہدی زمان — جیسے حیدر نے کیا دروازۂ خیبر فراخ

لشکرِ کفار کو دم مین کرینگے انتشار تُو — پائینگے میدان جسدم غازیٔ صفدر فراخ

مسلم مسکین کا دروازۂ تنگیٔ رزق — ہو برائے مصطفےٰ ای رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے گرچہ نصیحت کی گفتار تلخ — مگر تو نہ جان اوسکو اے یار تلخ

نہین دیکھتا تو کہ بیمار کو — کھلاتے ہین داروے بسیار تلخ

جو طالب ہوا باغ فردوس کا — لگے اوسکو دنیا کا گلزار تلخ

کلام خدا مومنون کے لئے — ہے شیرین مگر بہر کفار تلخ

چکھی جسنے شیرینی توحید کی — لگے ہے اوسے شرک کا کار تلخ

مئے شرک مین یان جو سرشار ہی — ہے توحید کا اوسکو اقرار تلخ

گو سُنت کے منکر بہت لوگ ہین — مگر ہے مجھے اِسکا انکار تلخ

ند و شربت پند اوسے بار بار — ہوا جس کا منھ پہلے ہی بار تلخ

اے گمراہ اس تلخیٔ پند سے — کھین بڑھکے ہے نار کی مار تلخ

ملا جسکو پیر ریاضت کا ذوق ہے — وہ سمجھے گدائی کا آزار تلخ

اے مسلم جو ہے مرد ناحق پرست — لگین گے اوسے تیرے اشعار تلخ

ردیف دال

واجب ہو کسطرح سے نہ ہمپر ہملا درود — پڑھتا ہے جبکہ روح نبی پر خدا درود

پڑھتے ہین سارے حور و ملک حاملانِ عرش — کل ساکنان ارض و سما بر ملا درود

درگاہِ حق مین کیون نہ ہوا اوسکی دعا قبول — جسنے دعا کی اوّل و آخر پڑھا درود

پڑھ اے اسیر درد و الم کے درود کو
اہل بلا کے حق مین ہے مشکل کشا درود

پڑھتا ہے جو درود پیمبر پر ایک بار
دس بار بھیجتا ہے خود اسپر خدا درود

ظلمت اگر ہے دل مین تو پڑھ امی اخی درود
رکھتا ہے چرک و میل سے دلکو صفا درود

حضرت کو کیون نہ خواب مین دیکھے درود خوان
ہے موجب محبت خیر الورا درود

وہ مدعائے دل کہ نہ ممکن ہو جسکا حل
اوس عقدۂ محال کو کرتا ہے وا درود

برکت کا نور گھر مین ہو افلاس دور ہو
ہر شب ہزار بار جو پڑھ لے گدا درود

ناکو نمین خاک ہو جیو اوس بے تمیز کے
نام نبی کو سنکے نہ جسنے پڑھا درود

ہو جس مرض مین سارے اطبا کا ہوش گم
اوس درد لادوا کے لئے ہی دوا درود

سرکار مصطفےٰ مین گزرتا ہے لا کلام
امت پڑھا جو کرتی ہے صبح و مسا درود

حوا حلال تب ہوئین آدم کے واسطے
آدم نے بدلے مہر کے جبدم پڑھا درود

ہمسایگی نبی کی ہو اسکو وہان نصیب
جسکا یہان ہے مونس و جان دلربا درود

میدان روز حشر مین پہونچائیگا ہمین
زیر لوائے شافع روز جزا درود

ظلمت سرائے خاک لحد مین دکھائیگا
امت کو نور شکل شہ انبیا درود

پڑھتا نہین درود جو عامل بخیل ہے۔
کیونکر کہ ہے زکوۃ نصاب دعا درود

ہر یک عمل مین دو ہین وظیفے چنے ہوے
اول کلام حضرت حق دوسرا درود

ہر دن اگر ہزار وظیفے پڑھے تو کیا
عامل نہین ہے ترک جب اوس نے کیا درود

خاکی کے دل مین نور الٰہی کا ہو نزول
جس خاکزاد کا ہے وظیفہ سدا درود

پہونچا طرف سے مسلم عاصی کے صبح و شام
اپنے حبیب خاص پہ اے کبریا درود

دیگر

کھلا کے دیندار جو کرتا ہے کار بد
بدکار سے بھی بڑھکے ہے وہ دیندار بد

جتنے ہین شرک و بدعت و فسق و نفاق و کفر
ہین ساری پیش مردم پرہیزگار بد

روز جزا مین نیک کو درجہ ملے عظیم — اور پائیگا بدی کی سزا بیشمار بد

اے سود خوار مان پہ تو اپنی سوار ہے — ڈر حق سے جلد چھوڑ دے یہ کاروبار بد

جس آدمی کا قول عمل کے خلاف ہے — کہتا ہے ایسے شخص کو پروردگار بد

بغض و ریا و کبر و حسد سے بچ العزیز — کھوتے ہین دل کے نور کو یہ چار یار بد

اے بد وہان کی نار کو مت جان پاکی نار — اس نار سے کہین ہے جہنم کی نار بد

حق نے کہا ہے خوک سے مشرک ہے بدترین — کیون اوسکو جانتا ہے تو اے نابکار بد

عاصی نے دل سے توبہ معاصی سے جب کیا — بخشا خدائے پاک نے گو ہو ہزار بد

عیش و بہار خلد برین کی خدا سے چاہ — دنیائے بیوفا کی ہین عیش و بہار بد

دنیا کے جس وقار سے محشر مین ہو ذلیل — ہے حق مین نیک کار کے ایسا وقار بد

واجب ہے اوسکو رشتۂ خویشی کو توڑنا — ہون جسکے یار و ہمدم و خویش و تبار بد

جس اہل زر نے زر سے نکوئی نہین لیا — مسکین بد سے بڑھکے ہے وہ مالدار بد

نیکو نکو اپنی زوجۂ مونس کے ماسوا — ہے غیر زن سے صحبت و بوس و کنار بد

مسلم اگر ہے مسلک سنت تجھے پسند — کر ترک دل سے مذہب ہر ناگوار بد

دیگر

برادر خانۂ اصلی کو کرتا ہے اگر آباد — تو کر اپنے تہِ دل سے خدا کو دو جہانکو یاد

جو قسام ازل نے دی ہے عمر بے بہا تجکو — یہان لہو و لعب مین کھو رہا ہے کیون اوسے برباد

وہی بس منزل مقصود پر اے سالکو پہونچے — جو کھو دے جان شیرین کو بشکل عاشق فرہاد

مئے باطل سے توبہ کر پیا کر جام حق اے دل — اگر ہونا ہے اُسدن ہاویہ کی نار سے آزاد

اگر ہے خون وطغیان و خودبینی پہ دماغ اپنا — کیا کر یاد حال غارت فرعون ذی الاوتاد

بلا مین دامن صبر و توکل کو نچھوڑ اے دل — اگر ہوتا تجھے ہے باغ جنت مین پہنچکر شاد

ادب سے دست بستہ ہو کے پیش خالق عالم — کھڑا اسید ہا ہوا ے بندہ بشکل قامت شمشاد

شقی ازلی نصیحت عالمونکی کب سمجھتے ہین ۔ انہین لازم ہے بجھانا بضرب خنجر فولاد
پسند آیا تمہین اے جاہلو فرمان آبائی ۔ ہمارے واسطے ہے سید کونین کا ارشاد
عزیز و بعض متبعین سُنت پر بھی ہے افسوس ۔ کہ انمین بھی ہوئی تفریط و افراط اللہ نون کی ایجاد
نگہبانی اگر اپنے خاص بندونکی تو ہی یارب ۔ کہ انکے طایر ایمان کا ہین نفس و ہوا صیاد
خطائین بخش دیجیو بندۂ مسلم کی یا اللہ ۔ کہ آیا ہے تیرے در پر باہ و نالۂ و فریاد

ردیف ذال

حلوا کو جانتے ہین سب اہل جہان لذیذ ۔ میرے لئے ہے نام خدا ہے جہان لذیذ
تسبیح رب کی رکھتی ہے جسکی زبان کو تر ۔ اوس پاک گو کا کیون نہو آب دہان لذیذ
آدم نکرتے نوش اگر گندم ہوس ۔ چھٹتا نہ اونسے میوۂ باغ جنان لذیذ
ہے ذوق جب سے ہمکو حدیث رسول سے ۔ اے یار دہو گئی ہے ہماری زبان لذیذ
نیکو نکو رزق چاہئے کسب حلال سے ۔ مردار استخوان ہے پیش سگان لذیذ
بی بی سے ذوق اوٹھاتی ہین پرہیزگار لوگ ۔ اور فاسقو نکے واسطے ہین کسبیان لذیذ
ناصح کے پند و واعظ تمہین مت رنج ہو میان ۔ ظاہر ہین گو کہ تلخ ہے لیکن نہان لذیذ
یہ شیر مال تجکو مبارک ہو اے غنی ۔ اوس سے کہین ہین جو کی میری روٹیان لذیذ
مسلم مئے پلید سے یا تکی تو کر حذر ۔ چکھنا شراب پاک اگر ہے وہان لذیذ

دیگر

عزیزون نے تو اپنا جسکو چاہا کر لیا اُستاذ ۔ دلا تو بھی حدیث مصطفائی کو بنا اُوستاذ
وہان شاگرد کو جایز نہین پیروی ہرگز ۔ جہان ہو صاف ظاہر یہ کہ لغزش کر گیا اوستاذ
بہلا مضمون حق سمجھائیگا شاگرد کو کیونکر ۔ جو خود تقریر باطل مین تعصب سے پڑا استاذ
وہی ہوتا ہے فرمان خداوندی سے روگردان ۔ ہوا جس خر کا ابلیس قدیم الاشقیا اُستاذ
بچو شرعی میان جو نسے بھلا پرہیزگار و تم ۔ کہ یہ ہے نفس موذی مکر کے فن مین بڑا اُوستاذ

برادر جو کوئی تجکو سکہاوی دین کی باتین
وہی سہے پیر تیرا اور اوسیکو جاننا اُستاذ

بُری رسمونکو ای پیرو نہ سکہلاؤ مریدونکو
کہ دوزخ مین مع شاگرد ڈالا جائیگا اُستاذ

دلا جتنے محدث اور مجتہد و مشائخ ہین
سمجھنا اُون بزرگانِ سلف کو دین کا اُستاذ

کوئی مطلب بغیر اُستاذ کے حاصل اگر ہوتا
نہین جبریل کو کرتا پیمبر کا خدا اُستاذ

ادب سے باپ کے افزون ادب استاد کا کیجو
اگرچہ شاہزادہ کا ہو مسکین و گدا استاذ

دلا ہے عقل وہ جوہر کہ ابراہیم کے حق مین
ہوا ہے گردش شمس و قمر کا سوچنا اُستاذ

اوٹہا جب آپ دانہ آدم و حوا کا جنت سے
ہوا اُن ساکنانِ خلد کا حرص و ہوا اُستاذ

تعجب کیا کہ کرتا آدمی دعوی خدائی کا
علاج موت مین ہوتا اگر یہ جالیا استاذ

دُرست آیگی شاگردی اوسیکی اہل سنت کو
احادیثِ پیمبر سے جو ہوگا آشنا استاذ

شرارت کسطرح بدعت کی جاوے اس سے ای مسلم
نہین جس بے ادب کی سنت خیر الورا اُستاذ

دیگر

یون تو ہین پاس کمیرے عاملو صدہا تعویذ
نام حافظ ہے مگر سب سے نکلتا تعویذ

جب سے بہایا ہے مجھے نام خدا کا تعویذ
نہین بہاتا کسی مُلا کا فتیلا تعویذ

لوح دلپر ہے مرے نام الہی کا نقش
مین نے جبس روز سے اس نام کو سمجہا تعویذ

ہم وہین سورۂ الحمد کو لکھ دیتے ہین
جب کسی طفل و زن و مرد نے مانگا تعویذ

لکھ کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
بہرِ حسنین پیمبر نے بنایا تعویذ

دین و دنیا کی بلاؤن سے رہا وہ محفوظ
معتقد ہو کے لیا جسنے ہمارا تعویذ

منزل گور و قیامت کی بلاؤن کے لئے
عالم دین کے نزدیک ہے تقوا تعویذ

ہوئی جس نقش مین غیرونکی دہائی ای یار
کبھی اوس نقش کو لیکر نہ بنانا تعویذ

ایسے نقشون کی کمائی ہے سراسر ناپاک
کلمۂ شرک سے بھرتا ہے جو مُلا تعویذ

پیسے تعویذ کے لینا ہے اوسیکو جائز
نام اللہ سے پر کرکے جو دے گا تعویذ

پیرزادونکو خدا راہ سو جہادے سیدہی
دین وایمان ہے گمراہونکا گنڈا تعویذ

خونِ ناپاک سے لکھتا ہے کوئی نام آلہ
مرگی و دردِ سر و سحر زدہ کا تعویذ

کوئی کہتا ہے خصم دم مین ہو جوروکا غلام
ہے عمل مین مرا ے بیبیون ایسا تعویذ

کوئی کہتا ہے کہ ہو بانجہ زنانیکی اگر
اوسے فرزند عنایت کرے میرا تعویذ

کوئی کہتا ہے کہ اسپر ہے پریکا سایہ
بڑی محنت سے لکھا جائیگا اِسکا تعویذ

ہین وہی پیرجی اے بندۂ مسلم سچے
جو دیا کرتے ہین بے مکروریا کا تعویذ

ردیف را

دلا تیرے لئے ذکرون مین ہے ذکر خدا بہتر
اوراوسکے بعد سب راہون مین راہ مصطفا بہتر

اگرچہ انبیا سارے خدا کی برگزیدہ ہین
مگر ہین اونکے اندر خاص ختم الانبیا بہتر

غنی کے حقمین ہے بہتر کہ کھولے ہاتھ بخشش کا
نہین تو اوس غنی سی ہے فقیر بینوا بہتر

جوانی اور پیری مین لگا ہے خاتمہ کا ڈر
مرا جو حالتِ پیری مین دنیا سی گیا بہتر

نچکھی جسنے شیرینیٔ ایمان زندگی پاکر
اوسے جینے سے مرجانا ہی کھاکر سنکھیا بہتر

نہین انصاف کی روسی کہوا ے منصفو ہمسی
کہ قولِ غیر بہتر یا حدیث مجتبا بہتر

بہت بہتر ہی تنہائی سی محفل نیک کارونکی
بدون کے محفلون سی ہی اکیلا بیٹھنا بہتر

جہان ہو راگ باجا ناچ بازی محفلِ بدعت
وہانسے ہی ہمین لاحول پڑھکر بہاگنا بہتر

بُرے جس شخص کی اقوال و افعال و عقاید ہون
تو اوسکی خویشی و یاری سی ہی منہ موڑنا بہتر

جلانا مارنا دینا ندینا پالنا جس کا
ید قدرت مین جسکے ہی اوسیکو پوجنا بہتر

مریضِ معصیت کیونکر نہ توبہ سی شفا پاوے
کہ استغفار سے بڑھکر نہین کوئی دوا بہتر

ہمیشہ کارہائے ناسزاوار ہی سے بچ اے دل
اگر پانا ہی در روز جزا حق سی جزا بہتر

زنِ بدکار بدکاری سی باز آوے تو بہتر ہی
وگرنہ اوس خبیثہ سے علاقہ توڑنا بہتر

خدا کی یاد مین دلکو جلا اے بندۂ خاکی
کہ اس اکسیر سے کوئی نہین ہی کیمیا بہتر

پس از ختمِ نصیحت واسطے ناصح کے اے مسلم — اُٹھانا بہانہ ہو نکے حقمین ہر دستِ دعا بہتر

دیگر

دلا خوش ہو کے سر اپنا جھکا اللہ کے در پر — اُٹھا پروانۂ شاہی کو او سکے مان کر سر پر
اگر منظور ہے لینا تجھے فردوس کی دولت — تو تھوک اے یار اس دنیائے دونکے نقرہ و زر پر
عمل پر ہر کوئی رکھتا ہے اپنے آسرا اے دل — تو رکھ امید فضل قاضیٔ دیوانِ محشر پر
بلا شک دولتِ اغنائے قلبی او سکے ہاتھ آئی — جو قانع ہے فقیر بے نوا اپنے مقدر پر
بنا وے دل مین اپنے روشنی صدیق وہ ہر گز — جو طاعن ہے لعینِ روسیہ صدیق اکبر پر
رسول اللہ کی چشمِ عنایت بے نہایت تھی — عمر و بو بکر عثمان و فاطمہ حسنین کے اوپر
مبارک ہو تمہین اے صاحبو قوال غیر و نکے — فدا ہون جان و دل سے مین احادیث پیمبر پر
اگر عالم طریقِ مصطفائی سے چلا با ہر — تو یہ سمجھو کہ ہین جلدین کتابونکی لدی خر پر
میان سارا جہان دیکھا اگر تو نے تو کیا حاصل — بعزمِ حج چل اللہ کے بیتِ مطہر پر
مرض یا زہر حیوان کا دوا لینا حکیمون سے — نہونا معتقد زنہار شیطانونکے منتر پر
ندوگے گر جوانو جانِ شیرین راہ مولیٰ مین — تو یکدن تلملے جانکندنی چکہو گے بستر پر
قطب او رغوث پر کیونکر نہو درجہ شہیدونکا — رضائے ایزدی مین گر پڑے ہین تو و خنجر پر
اگر بخشے خدا شاہی تو رہ عجز و تواضع سے — نہ بہول اس چار دنکی ملک و مال و فوج و لشکر پر
تصور کر کہ فوج و شوکت شاہی نہ کام آئی — لٹیرا موت کا جسوقت آ پہونچا سکندر پر
پہنچ کر اب مدینے مین درود و نعت اے مسلم — پڑہو خیر البشر کے روضۂ پر نور انور پر

دیگر

ہے یہی حقمین ترے اے دلِ نادان بہتر — کہ رہے بندگی حقمین جھکی پشت و کمر
جو یہان یادِ الٰہی مین کریگا سُستی — چشمِ افسوس سے روئیگا بروزِ محشر
غیر ممکن ہے رسائی درِ حق پر او سکی — رہزنِ نفس کو یان جسنے بنایا رہبر

اے میان نکر مین تم نفس و ہوا کے آگر ۔ چھوڑ دیجیو نہ کہین پیروی پیغمبر

دیکھلو پیروی نبیونکی نکر کے منظور ۔ ناگہان قہر الہی مین پڑے لوگ کثر

پیروی کی نہین فرعون نے موسی کی جب ۔ غرق آخر کو ہوا نیل مین وہ بدگوہر

جبکہ نمرود نے مانا نہین فرمانِ خلیل ۔ ایک مچھر سے ہوا داخل فی النار سقر

جب نہ صالح کی اطاعت مین رہی قوم ثمود ۔ پھٹ گئے نارۂ غیبی سے پلیدون کے جگر

پیروی ہود کی جب عاد نے کی نامنظور ۔ بادِ صرصر سے یہین مر گئے ٹکرا کر سر

حکم داؤد کا لوگون نے نمانا جو دم ۔ غضب ایزدی سے ہو گئے سارے بندر

جب کیا لوط کے فرمان سے لوگون نے گریز ۔ سر پہ اون سرکش و ناپاک کے برسا پتھر

بھایئو آئیگا آخر کو غضب تم پہ بھی ۔ پیروی سید ابرار کی چھوڑو گے اگر

اوٹھے جب تک رخِ دل سے نقاب بدعت ۔ جلوۂ شاہد سنت نہ کبھی آئے نظر

مذہب و دین ہے وہ صاف غلط آ مسلم ۔ شاہدی جسکی نہ دے دفتر قرآن و خبر

ردیف زار

کچھ ہے اگر دلمین ترے شرم و حیا ای بے نماز ۔ روبرو مالک کے اپنے سر جھکا اے بے نماز

جسنے کیا پیدا تجھے عقل و ہنر بخشا تجھے ۔ حق چاہئے کرنا تجھے اوسکا ادا اے بے نماز

حیلہ بہانہ چھوڑ تو انکار سے منہ موڑ تو ۔ ہاتھون کو اپنے جوڑ تو پیش خدا اے بے نماز

کرتا نہین سجدہ اگر روزی نہ رب کی نوش کر ۔ اوسکی زمین کو چھوڑ کر تو گھر بنا ای بے نماز

ہے کار دنیا مین تری چستی و چالاکی بڑی ۔ کیا بندگی مین پڑ گئی تجھپر بلا ای بے نماز

لاتا نہین ایمان ہے تو کسطرح انسان ہی ۔ تجھسے کہین حیوان ہی چنگا بھلا ای بے نماز

دعوی تجھے ہر آن ہی یہ کہ مجھے ایمان ہے ۔ دعوی ترا بیجان ہے سجدہ بنا ای بے نماز

باغی ہی تو اللہ کا اور چور شاہنشاہ کا ۔ منکر رسول اللہ کا تو ہوگیا ای بے نماز

ہے شیخ تو یا میر ہے سجدہ نہین گر تقصیر ہے ۔ ابلیس تیرا پیر ہے تو بالکا اے بے نماز

تجھپر غضب کی مار ہے اللہ کی پھٹکار ہے — تیرے لیئے تیار ہے رنج و بلا اے بے نماز

طاعت نکی رحمانکی دی راہ چھوڑ ایمان کی — تو پیروی شیطان کی کرنے لگا اے بے نماز

توسو رہا وقتِ سحر سجدے سے ہو کر بیخبر — کانون مین تیرے موت کر شیطان گیا اے بی نماز

جو حال ہو ہامان کا فرعون جتنی مار کھا — اتنی جہنم مین سزا تو پائیگا اے بے نماز

کر یاد حال ابلیس کا کیسا بڑا مقبول تھا — سجدے سے جب منکر ہوا راندہ گیا اے بے نماز

دل مین ترے خناس ہے دیتا وہی وسواس ہے — سینہ ترا سنڈاس ہے شیطان کا اے بے نماز

خوش ہو کہ تو انسان بنا ہوتا اگر کتا گدہا — گلیون مین پھرتا بھونکتا یا رینکتا اے بی نماز

سجدہ نہ خالق کو کیا سر غیر کے آگے دہرا — تیرا جنازہ ہو بھلا کیونکر روا اے بے نماز

ختنہ کرا نیسے ترے داڑہی بڑہانیسے تجھے — کیونکر مسلمانی ملے سر کو جھکا اے بے نماز

خواب و خور و زن کے سوا تجکو نہین کچھ سوجھتا — تو سانڈ ہے شیطان کا داغا ہوا اے بی نماز

عصیان سے کر شرمندگی دل سے بجا لا بندگی — دیگا وہان خورسندگی تجکو خدا اے بے نماز

ہوتا ہی کیون تو خشمگین سنکر کلامِ ناصحین — کچھ تیرے ہی سر کو نہین جھکنا پڑا اے بی نماز

ساتون فلک ساتون زمین لوح و قلم عرش برین — سجدے مین ہین سبکی جبین پیش خدا اے بے نماز

حور و ملک شمس و قمر خشکی تری کے جانور — کرتے ہین سب شام و سحر سجدہ ادا اے بی نماز

جھک جھک تمامی ڈالیان ساری زمین کی بوٹیان — کرتی ہین خالق کی بیان حمد و ثنا اے بے نماز

ہستی مین کوئی شئی نہین جو بندگی مین ہے نہین — لیکن تجھی کو غم نہین دل مین ذرا اے بے نماز

جسوقت ہو بانگِ اذان مسجد کو جاوین مومنان — تو منہ چھپا مثلِ زنان گھر کو چلا اے بے نماز

جھک بندگی کیو اسطے بہتر ہی تیری واسطے — لے تو نہ اپنے واسطے قہرِ خدا اے بے نماز

کچھ چوک بھی ہو جائیگی تو بندگی کام آئیگی — اللہ سے بخشائیگی جرم و خطا اے بے نماز

جب قبر مین تو جائیگا گرزونکی چوٹین کھائیگا — اُسوقت مین تو پائیگا اپنا کیا اے بے نماز

یہ پند مسلم نے جو کی ظاہر مین ہی کڑوی بڑی — باطن مین مصری کی ڈلی تو پائیگا اے بے نماز

دیگر

بارگاہِ ایزدی مین ہر وہ ہی برتر عزیز | جسکے دلکو ہی حدیثِ ساقیِ کوثر عزیز
اے عزیزو قول غیرونکا مبارک ہو تمہین | ہے ہمارے واسطے گفتار پیغمبر عزیز
اسطرح کافر نہون گے دشمنان چار یار | کیونکہ یہ چارون تھے پیغمبر کے افزون تر عزیز
جسکے صدفِ دل مین ہوا ایمان دُرِّ بے بہا | شکر حق لاوے بجا پاکر کے یہ گوہر عزیز
صاحبِ دین کی نظر مین دُرِّ ایمان ہے پسند | اور پیشِ اہلِ دنیا سیپ کا گوہر عزیز
بندگی مین کیون دلا کرتا ہی تو ہر سو خیال | رکھ کہ ہے وہ یاد حق سے کون شی بہتر عزیز
بے نوائی مین نگھبرا اگر تو احمدی | فقر و فاقہ تھا نبی کو زندگانی بھر عزیز
اے میان کر ہوش اپنی آخرت کا گھر بنا | چھوڑنا ہے ایکدن اس زندگی کا گھر عزیز
آدمی کو چاہئے اللہ کو راضی کرے | کام آئینگے نہین فرزند و زن مادر عزیز
بارگاہِ کبریا مین نوریون سے ہے بڑا | نورِ ایمان کے سبب یہ خاکی احقر عزیز
مرد متحمل پیارا ہے خدا کا لا کلام | کیونکہ حمالی کے باعث ہی جہان مین خر عزیز
کیون نہ قارون کو دہسا ڈالی زمین باگنج زر | تھا اوسی فرمانِ حق سے بڑھکے گنج و زر عزیز
آدمی ہمراہ اوسکی ہوئیگا محشر کے روز | جسکو رکھتا ہی یہان ہر چیز سے بڑھکر عزیز
حشر مین بندہ وہی رب کا پیارا ہوئیگا | ہے جسے یہان بندگیِ خالقِ اکبر عزیز
حق سے باطل کو جدا جسنے کیا ہی صاف صاف | بندۂ مسلم کے دشمن ہو گئے سارے عزیز

دیگر

بچھا کر دلا پاک جائے نماز | رکھ آگے خدا کے جبین نیاز
بہا بحر اشکِ ندامت کی دھار | ہے اسکا تری مغفرت کا جہاز
ہے دریائے لاتقنطوا جوش پر | برائے تسلیِ عصیان طراز
تواضع سے ہے جسکی گردن جھکی | قیامت مین ہوگا وہی سرفراز

اوٹھا خواب غفلت سے سرای غریب
کہ پہونچا سفر تیرے سر پر دراز

رفیقان غربت سے کر کے سلام
کر اب کوچ کا اپنے سامان و ساز

وہ انسان نہین بلکہ حیوان ہے
نہین خیر و شر مین جسے امتیاز

وہی شخص نزد خدا ہے بزرگ
جو پرہیزگاری مین ہو ترک و تاز

صغیرہ خطا ہو اوسیکا معاف
کبیرہ سے رکھتا ہے جو احتراز

صغیرہ سے بھی یارو بچنا ضرور
کہ حلویکو کھوتی ہے کچی پیاز

جو لیتا ہے صبر و توکل کا ذوق
تو دل سے اوٹھا لذت حرص و آز

وہ جھوٹھا دغاباز ہے دیندار
جو رہتا نہین شرک و بدعت سے باز

خدا جب بناتا ہے کافر کا کام
تو مومن کا ہو کونا کارساز

خدایا تری بخششونکی ہے آس
نہین نیکیونپر مجھے فخر و ناز

بھلا کیون نہ مسلم ہو شوخ ای کریم
ترا نام ہے جبکہ نکتہ نواز

ردیف سین

کیون تو غافل ہے بڑا ای دل نادان افسوس
تجھپر آتا ہے مجھے بیحد و پایان افسوس

ترے بالونکی سیاہی مین سفیدی آئی
ڈھلے لگی رات ہوئی صبح نمایان افسوس

آگیا ضعف تری تاب و توانائی مین ++
دست و پا ناتواں و سر ہو گئی لرزان افسوس

پردہ چشم پر آدہند نے سایہ ڈالا ؟ ؟
آ رہے جنبش مین ترے گوہر دندان افسوس

سب رگ و پٹھے ہوئے عضو بدن کے ڈھیلے
جھک گئی قامت خوش گام و خرامان افسوس

جن رفیقونکی رفاقت مین تھی جینے کی بہار
کر لیا کوچ کا ہر ایک نے سامان افسوس

آئیگی کوچ کی تیری بھی گھڑی ای جانم
دل مین رہجائینگے سب حسرت و ارمان افسوس

اپنے جینے کی ہوس تجھکو بڑھی جاتی ہے
عمر جاتی ہے گھٹی ہر دم و ہر آن افسوس

گوش دل سے مری اب پند کو سن بہر خدا
ورنہ ہوویگا تو آخر کو پشیمان افسوس

آیا تھا گلشن ہستی مین تو گل چیننی کو —
لے چلا بھر کے خس و خار سے دامان افسوس

خبث باطن سے بچا جانکو اپنی ہر دم
خبث ظاہر یہ تو کھا جائیگا چندان افسوس

ظاہر آراستگان ہوئینگے رسوا اکثر
جنکو اخلاص کلی مایہ نہین پنہان افسوس

گو کہ ظاہر مین ہزارون کا بنا پیر میان
تجھ مین آئی نہ مگر پر تو پیران افسوس

گوہر عمر جو بخشی ہی جناب حق نے
اوسکے جوہر کی نہ آئی تجھے پہچان افسوس

قدر دنیا کی ہے خر مہرہ و ٹھکری سے کم
تو نے سمجھا ہے اوسے لولو و مرجان افسوس

کر دوا آج تو حسن درد کی چاہے اے یار
کل ترے درد کا ممکن نہین درمان افسوس

کیسے جاویگا تو اوس خالق بر حق کے حضور
سر پر اپنے لئے یہ بارِ گناہان افسوس

جنکی الفت مین تو بھولا ہے خدا کو اپنے
دشمن جان ترے ہو جائینگے ای جان افسوس

باغ فردوس کی میوونکی اگر خواہش ہے
فقر و فاقہ مین نکر نالہ و افغان افسوس

جس بشر مین نہوئی آدمیت اے مسلم
بیشک حیوان سے بدتر ہے وہ انسان افسوس

دیگر

مجھے آتا ہے یارو اوسکے استغفار پر افسوس
کہ جسکو کچھ نہین اپنے برے کردار پر افسوس

مرض مین تو بہ شکنی کے جو بندہ ہو گیا مجبور
کرام الکاتبین کرتے ہین اوس بیمار پر افسوس

خدا کی بندگی کرکے جو پوجے بانس کاغذ کو
تو اوس مشرک نمازی خوار ناہنجار پر افسوس

جو واہی حجتین لاتے ہین قولِ مصطفائی پر —
کرینگے ایکدن وہ اس غلط گفتار پر افسوس

جو جاہل باپ دادونکے قدم پر آج چلتا ہے
کریگا ایکدن اپنی بری رفتار پر افسوس

میان ہو کرکے سُنی راہ پر غیرونکے چلتا ہے
ترے ایسے مطیع سید ابرار پر افسوس

اگر دل مین تری ہے خوی درویشی تو ای درویش
تری تسبیح و تاج و جبہ و دستار پر افسوس

عذاب نار و خواری مین جہنم کے فرشتونکو
نہین آئیگا ہرگز مردمِ مکار پر افسوس

جسے بخشے خدا ئے دو جہان دنیا مین سیم و زر
نہ دیوے راہ مین اوسکو تو اوس زردار پر افسوس

ہوا فرزند جو خدمتگزاری سے تری باہر
نکما اے پدر ایسے شوخ برخوردار پر افسوس

بہائے اشک افسوس ای برادر گورسے پہلے
کریگا کون اوس تنگی مین تجھ ناچار پر افسوس

کرینگے ایکدن تجھ پر بھی لوگ افسوس ای مسلم
تجھے ہے جسطرح اگلے رفیق و یار پر افسوس

دیگر

اے برادر دل سی کرنا یاد رحمان ہر نفس
اور اوسکے قہر سے رہنا ہراسان ہر نفس

ذاکران حق بظاہر خلق سے ہین ہمکلام
ذکر حق اونکی چلی جاتی ہے پنہان ہر نفس

تو سمجھتا ہے کہ مین جیتا رہونگا سو برس
عمر تری کم ہوئی جاتی ہے ایجان ہر نفس

چاہیے کرنا ہمین کنج قناعت اختیار
ہین عبث تحصیل زر مین ہم پریشان ہر نفس

بندگی مین گلشن ہستی جو اپنی کھوئے گا
پائیگا مر کر بہار باغ رضوان ہر نفس -

اے میان دنیا کے ہر نفع و ضرر کا چھوڑ سوچ
سوچ اپنی آخرت کا سود و نقصان ہر نفس -

کارہا زشت کم کرتے ہین نور ایمانکا
نیک کاری سے بڑھا کرتا ہے ایمان ہر نفس -

ہوش کر ایدل کہ کندھو نپر ترے بیٹھے ہوئے
لکھتے ہین ہر خیر و شر کو دو نگہبان ہر نفس -

ہے اگر جنت مین جانا رو بخندان ایمان
رہ خدا کے خوف سی با چشم گریان ہر نفس -

آج جو کرنا ہے کر اوس کام کو کل پر نہ چھوڑ
دیکھ متغیر ہوا جاتا ہے دوران ہر نفس

جو کوئی رکھتا ہے جنت کی ہمیشہ آرزو
اوسکی جنت بھی رہا کرتی ہے خواہان ہر نفس

آکے دنیا مین جو کرتا ہے خدا سے سرکشی
جاکے دوزخ مین کریگا شور و افغان ہر نفس

آتش خوفِ سقر ہے جسکے دل مین شعلہ زن
مارتا ہے زندگی بھر آہ سوزان ہر نفس

ہے اگر آلائش عصیان سے ہونا پاک صاف
دلسے استغفار کر اے اہل عصیان ہر نفس

حال پر مسلم کے یارب دمبدم رکھنا نگاہ
ڈالتا ہے دلمین بد وسواس شیطان ہر نفس

ردیف شین

ہونا اگر ذلا ہے بروز شمار خوش
رہنا خدا کی یاد مین لیل و نہار خوش

خورسندگی وہانکی نپائی تو کچھ نہین - ‏ گو ہو یہان کے ناز ونعم مین ہزار خوش

جو خوش نہین اطاعت پروردگار سے ‏ اوسکو کریگی آتش دار البوار خوش

مت بہول یان کی عشرت فانی مین بوالہوس ‏ اوسے کہین ہے خلد کی عیش و بہار خوش

جسکو نہین یقین عذاب و ثواب پر ‏ آئی ہے شاید اوسکو جہنم کی مار خوش

جانکندنی و گور و حساب و کتاب مین ‏ ہے نیک کار مرد سے پروردگار خوش

جس رسم و راہ مین ہو پیمبر کی ناخوشی ‏ اوس رسم و راہ سے نہو اے دیندار خوش

جس پیشہ و ہنر کے ٹکے ہین حلال و پاک ‏ ہے متقی کی حق مین وہی کاروبار خوش

کیونکر نہ غازیونکا ہو درجہ بڑا عظیم ‏ ہے رکہو اونکی جنگ کی گرد و غبار خوش

ہین جتنے پڑہنے والے نوافل کے زاہدا ‏ نزد خدا ہی سب سے تہجد گزار خوش -

جس مولوی کو علم پر اپنے نہین عمل ‏ اوس مولوی سے پیش خدا ہی حمار خوش

اے مشرکو جہکاؤ نہین سر کو پیش غیر ‏ ہے ہمکو بندگی در کردگار خوش

مسلم تو کر وہ کام کہ جس مین خدا ہو خوش ‏ گو ہون نہ اوس مین ہمدم و خویش و تبار خوش

دیگر

چکہنا دنار میوۂ باغ جنان ہمیش ‏ تو رہ خدا کی یاد مین رطب اللسان ہمیش

برگ و نوا وہان کا زیادہ لکار ہے - ‏ دار فنا سے چل کر ہے رہنا جہان ہمیش

کوشش مین کار خیر کی یانسے جو چل بسے ‏ رہتا ہے اوسکا خاتمہ نیکی روان ہمیش

مردہ نہین جو راہ خدا مین ہوا شہید ‏ زندہ ہے بلکہ نزد خدائے جہان ہمیش

اکثر خطا سے ہے تجہے بچنا اگر میان ‏ چشم و لب و زبان کا تو رہ نگہبان ہمیش

عالم وہی ہے دین پیمبر کا پیشوا ‏ رکہے جو وعظ و پند مین گویا زبان ہمیش

پہرتی سے کچھ کمالے جو انمین ایجوان ‏ کیا جانتا ہے تو کہ رہونگا جوان ہمیش

آب زلال پند سے منہ کیون نہ موڑلین ‏ چکہنا ہے جنکو نار کی چنگاریان ہمیش

ہر کس کریگا اوسکو بھی نیکی کے ساتھ یاد
رکھیگا ہر کسی سے جو بہتر گمان ہمیشہ

اے خاکزادو خاک مین ملجاؤ جیتے جی
رکھنے کو چاہتے ہو جو نام و نشان ہمیشہ

بیشک اوسکی ہونگی خطائین وہان معاف
روتا ہے خوف حق سے جو عاصی یہان ہمیشہ

آئیگی جلد گلشن نبوی مین اب بہار
باد صبا ہے اندنون عنبر فشان ہمیشہ

مسلم کو باغ دین سے یارب جدا نکر
بلبل غریب کا ہے وطن گلستان ہمیشہ

دیگر

ہے اگر اے دل تجھے چلنا سعادت کی روش
کر پسند ہر حال مین شاہِ رسالت کی روش

کسطرح پہونچیگا ملک معرفت مین وہ فقیر
چھوڑدی جس کور باطن نے شریعت کی روش

قول نبوی چھوڑ کر لیتا ہے جو قول امام
وہ نبی کیساتھ چلتا ہے بغاوت کی روش

اوس فقیر و مولوی کو نائب ابلیس جان
جو چلاتا ہے خلائق کو ضلالت کی روش

علت بدعت کو تو کچھ کم نجان اے دیندار
قوت ایمان کو کھوتی ہے بدعت کی روش

اے موحد تو نری توحید کو کافی نجان
قالب توحید کی ہے جان سنت کی روش

اے اخی ہے عقل و علم و شرم و اخلاق و آداب
بخشش و عجز و مروت آدمیت کی روش

ہے برا وہ مولوی جو خود عمل کرتا نہین
گو کہ لوگونکو بتاتا ہے ہدایت کی روش

ہے اگر بندہ تو راہِ سرکشی سے باز آ
کیونکہ ہے بہتر ترے حق مین اطاعت کی روش

آدمیت چاہئے تو علم سیکھ اے ہوشمند
ورنہ حیوانی سکھائیگی جہالت کی روش

ایک رُو ہو کر دلا پیش الٰہی سر جھکا
حق تعالیٰ کو نہین بھاتی ہے شرکت کی روش

شیخ جی نے فاسقی مین چھوڑدی شیخی کی راہ
متقی نداف نے پکڑی شرافت کی روش

جبکہ تو نور البصر قارون کا ہے اے بخیل
کیون نہ پھر تجھکو پسند آوے بخالت کی روش

زاہد ممسک سے وہ فاسق رہا درجہ مین تیز
پائے ہمت کو ہوئی جسکے سخاوت کی روش

بندہ مسلم کو چاہِ حرص سے دیکر نجات
یا الٰہی کر عطا راہ قناعت کی روش

ردیف صاد

آخرت کے رنج سو ہوگا وہی انسان خلاص — ہو ویگی جسکے بدن سے جان باایمان خلاص

گلشن بخشش کی گل چینی اوسیکو ہو نصیب — جسکا خار نفس و شیطان سی ہوا دامان خلاص

منزل مقصود پر جلدی پہونچنا ہے اگر — دوش پنا بار عصیان سی کر ای نادان خلاص

چھوڑ استغفار مت ای مبتلائے معصیت — کیونکہ پائیگا اسی سے قید عصیان خلاص

دولت دنیا نہ چاہ ای دل کہ در وقت حساب — پائیگا جلدی فقیر بے سر وسامان خلاص

غیر ممکن ہے ادا کرنا حضوری سے نماز — جب تلک وسواس فاسد سے نہو انسان خلاص

خوف حق سی آنکھ جو آنسو بہاتی ہے یہان — ہوگی بیشک آگ سو وہ دیدۂ گریان خلاص

ہے ہوس عشق حقیقی کی تو ای مرغ سحر — دام زلف و دانہاے خال سی کر جان خلاص

صدمہاے گور و محشر سے وہی پاوی نجات — دام شرک و قید و بدعت سی ہوا جویان خلاص

اے میان تو چشمۂ توحید مین غوطہ لگا - — ہاویہ کے نار سی کرنا اگر ہے جان خلاص

بندۂ مسلم کو اب اپنی نگاہ لطف سے — کیجیو آلائش باطن سی ای سبحان خلاص

دیگر

آدمی کے جب دل مین سما جاتی ہے حرص — سو طرح کا رنگ و ڈھنگ ای یار دکھلاتی ہی حرص

گاہ عالم اور گہ درویش کہلاتی ہے حرص — گاہ گنڈا فال تعویذات سکھلاتی ہی حرص

گاہ تاج وجبہ و دستار پہناتی ہے حرص — گہ لنگوٹی چوتڑونسے بہی و ترواتی ہی حرص

گاہ خوش الحانی و قرأت سی قرآن شریف — مجلسونمین حافظ و قاری سے پڑہواتی ہی حرص

گاہ پہنا کر حریصون کو گدائی کا لباس — کو بکو اور دربدر سی بھیک منگواتی ہے حرص

ہے سفر مین جسطرف کی شیر کا خطرہ عیان — اوسطرف خرگوش کی مانند دوڑاتی ہی حرص

روپئے محتاج کو ملتے ہین جسدم سو پچاس — سود خار یکطرف پھر اوسکو للچاتی ہی حرص

دست و پا چشم و زبانسے جو یہان معذور ہو — اوسکو دل ہی دل مین سو سو فکر تلاتی ہی حرص

کرلیا جسنے اگر گنج قناعت اختیار
اوسکے اوبھانیکو سو سو دام پھیلاتی ہی حرص

دیدۂ تقوی سی نابینا بناکر اے حریص
معصیت کی راہ مین آخر کو لیجاتی ہی حرص

کیون نہین کرتا توکل اختیار اے بوالہوس
کیا تجھے تقدیر سی کچھ بڑھکے دلواتی ہی حرص

لیکن اے بھائی تو کارِ خیر مین ہو جا حریص
کیونکہ اوس جا درجۂ اعلیٰ مین پہنچاتی ہی حرص

گھر کا نانِ خشک اے مسلم نہین آتا پسند
جب تلک دل سی نہین بالکل نکل جاتی ہی حرص

ردیف ضاد

جائیگا فردوس مین بندہ اطاعت کے عوض
ہاویہ کی مار کھائیگا شرارت کے عوض

بندگیان مالی و بدنی و قلبی اے عزیز
ہین خدا کے بخشش و جود و عنایت کے عوض

شکر انعامِ الہی چاہیے کرنا ادا
ورنہ مارا جائیگا کفرانِ نعمت کے عوض

باغ مین دنیا کے ہوگا کون ایسا بے نصیب
جو گلِ سنت کو بیچے خارِ بدعت کے عوض

تشنگی مین حشر کے دن ساقیِ کوثر کا جام
اہلِ سنت پائینگے اجرائے سنت کے عوض

کھول کر دلکو اڑا لو کافرو عیش و طرب
تمکو عشرت ہی یہان عقبیٰ کی راحت کے عوض

دولتِ صبر و توکل گر خدا بخشے مجھے
گنج قارونکو نہ لون مالِ قناعت کے عوض

رتبۂ عالی خدای پاک سے ہوگا نصیب
صاحبان نقرہ و زر کو سخاوت کے عوض

عیش جنت کی عطا فرمائیگا پروردگار
مومن و مسکین کو افلاس و مصیبت کے عوض

جان نثارانِ رضای حق یہان ہو کر شہید
جا بستے ہین بہر شہادت سیرِ جنت کے عوض

گوہر دندان حوران بہشتی کو ضرور
لینگے عاصی قطرۂ اشک ندامت کے عوض

آیتِ لاتقنطو پر رکھ تو اے مسلم نگاہ
لوگ بخشے جائینگے زہد و ریاضت کے عوض

دیگر

جبکہ اے دل ہی رضامندی یزدان سی غرض
کسلیئے رکھتا ہی تو خفگی اخوان سے غرض

طالب حق ہی میان تو کر رضائے حق تلاش
کیا تجھے حور و قصور و باغ رضوان سی غرض

دولتِ دنیا ہے جیفہ سے خدا راضی نہین
ہے فقط اوسکو ہمارے مال ایمان سے غرض

چاہیے یارو نکی خوشخوئی ظاہر ہر نگاہ
کیا کسی بہائی کے بدخوئی پنہان سے غرض

لوگ لا مذہب کہین یا رکہین وہابی خطاب
ہے مجھے اخبار اور آیات قرآن سے غرض

لشکر اسلام کو مت جان اے نادان حقیر
نصرت حق مین نہین اسباب و سامان سے غرض

چھوڑ ہر نفع و ضرر کو اس جہان کو اے میان
چاہیے رکھنا وہانکے سود و نقصان سے غرض

کیون نہو برباد اوسکا صدقہ و صوم و صلوٰۃ
ہے جسے دنیا کے نام و عزت و شان سے غرض

لیا کھون آیا ہے یار مین گمراہ کر منصب کا حال
ہے کہین بڑہکر ذلیل و خوار حیوان سے غرض

جھیلتے ہین سختیان جو راہ حق مین مرد حق
کب بھلا رکھتے ہین اپنی راحت جان سے غرض

جبکہ ہے شاہ و گدا کو خاک مین ملنا ضرور
کام کیا ہے چھپر سے کیا سنگین ایوان سے غرض

ہمکو بس ہے حجت قرآن و برہان حدیث
کیا رواج ملک و رسم خراسان سے غرض

اے اخی عشق جمالی مہ رخان سے کیا حذر
ہے تجھے گر جلوۂ دیدار رحمان سے غرض

ہے توقع یہ کہ پائیگا ہدایت وہ ضرور
ہوئیگی جسکو مرے مضمون دیوان سے غرض

بندۂ مسلم کو کہنے سے نہ روکو اے عزیز
کسلیئے کہ ہے اسے تنبیہ نادان سے غرض

ردیف طاء

جس مردِ بے شعور کی ہوگی زبان غلط
سمجھین گے اوسکے سچ کو بھی خورد و کلان غلط

کیونکہ یہ کافرون سے ہون بدتر منافقین
ظاہر صحیح رکھتے ہین باطن نہان غلط

ملک بقا مین نام و ریا دل کر آپ کو
اس ہستی فنا کا ہے نام و نشان غلط

کرتا ہے جبکہ یاد الٰہی مین کاہلی
دعوی جوانی کا ہے ترا اے جوان غلط

جو مذہب و طریق ہو سنت کے برخلاف
اوس مسلک و روش کو سمجھ ایمان غلط

سمجھیگا جا کے گور مین منکر نکیر سے
پرستش کو گور کی جو سمجھتا ہے یان غلط

جب بادشاہ دین کا آویگا واہ سیوہ
تب سنت رسول کو کہنا وہان غلط

جاتا ہے جو خوشی مین خداے جہانکو بہول
پائیگا اپنے رنج کی آہ و فغان غلط

ہرگز نکیجئے غیر کے حق مین گمان بد
شاید ہوا وس عزیز پر اپنا گمان غلط

انکار مجھکو کیون نہ ہو تونسے ہو مشر کو
میری نظر مین ہین یہ تمھارے بیان غلط

کیون رنج ہو عزیز و ہمارے کلام سے
بتلاؤ تو کہ ہمنے کہا ہے کہان غلط

چلتا ہے جو شریف کمینون کی راہ پر
ہے اسطرحکا سید و شیخ و پٹہان غلط

مسلم کی گو کہ پر ہے ہدایت سے یہ غزل
بتلائینگے اسے بھی مگر غاویان غلط

دیگر

زاہد تیرے لئے ہے زہد کا گہر احتیاط
ذاکرا ہے خانقاہ ذکر کا در احتیاط

کار ہاے لغو سے کر اے برادر احتیاط
متقی کے دلکو کرتا ہے منور احتیاط

ہے منافق وہ جو گہر مین کہا کے ناپاک و حرام
جائز و مکروہ سے کرتا ہے باہر احتیاط

اہل قبلہ کفر کا جب تک نہ رکھے اعتقاد
اوسکو کافر بولنے مین ایمان کر احتیاط

متفق جس شے کی حلت پر نہون اہل قیاس
اوسکے استعمال سے ہے ہمکو بہتر احتیاط

ہے عذاب گور کا کچھ ڈر اگر اے باتمیز
کیجیو پیشاب کے چھینٹون سے اکثر احتیاط

جبکہ تو بہرتا ہے نان و سود و رشوت سے شکم
کیون کباب خوک سے کرتا ہے اے خر احتیاط

غازیا تیری شجاعت خاک مین ملجائیگی
جنگ خود رائی سے کی تو نے نہین گر احتیاط

دوستی دشمن دانا کو بہتر جان تو
یاری نادان سے کر اے خردور احتیاط

آدم و حوا نجاتے جنت گندم کے پاس
کاشکے ہوتی گر اونکے حقمین رہبر احتیاط

جسکی قسمت مین وہان لکھا گیا رنج و عذاب
ہو نصیب اوسکو یہان بدیونسے کیونکر احتیاط

ہوئیگا وہ نیک بھی مانند کنعان کے تباہ
صحبت بد سے نہوگی جسکے اندر احتیاط

گہر کے خشکہ کو سمجھ اے مسلم مسکین پلاؤ
ورنہ کھوڈ الیگی حرص لقمہ تر احتیاط

ردیف ظا

رکھتا ہے یہان جو سب سے براے خدا لحاظ
اوس کا خدا کریگا بروز جزا لحاظ

جس آدمی کو حق نے کیا ہے عطا لحاظ
رکھتا ہے وہ سعید بزرگونکا بڑا لحاظ

اہل تمیز کہتے ہین اوس آدمی کو خر
جسمین نہو مروت و شرم و حیا لحاظ

درپیش ہو رضاے خداے برین جہان
ہرگز وہان نہین ہے کسیکا روا لحاظ

ہے منکر رسول جو سنت کے سامنے
بدعت کی رسم و راہ کا کرنے لگا لحاظ

پرہیز معصیت سے اوسیکو نصیب ہو
تقوے کا جسکے دل مین ہوا ہے سدا لحاظ

لعنت ہو کردگار کی اوس اہل علم پر
اظہار حق مین خلق سے جسنے کیا لحاظ

ہون والدین اگر ترے گمراہ اے پسر
کرنا ہدایت اونکو بہ تعظیم و با لحاظ

اے یارو میرے عیب کو مجھپر عیان کرو
واللہ تم نکیجیو اس مین مرا لحاظ

تسلیم حق مین غیر کا مت کر لحاظ یار
ہوئیگا ورنہ کفر کا باعث ترا لحاظ

لڑکا بھی نیک راہ بتاوے اگر تجھے
مان اوسکو عمر کا نکر اپنی ذرا لحاظ

کرنا اگر ہے منزل ملک عدم کو طے
سامان زاد راہ کا رکھنا دلا لحاظ

توبھی لحاظ سب سے کر اے مسلم اب ضرور
رکھتا ہے تیرے ساتھ امیر و گدا لحاظ

دیگر

کھیگا جو مصیبت مین کہ ہے میرا خدا حافظ
وہین اوس بندۂ ناچار کا ہوگا خدا حافظ

بظاہر گو کہ ہو بیزار بندہ بت پرستی سے
تصور جبکہ دل مین غیر کا آیا خدا حافظ

نرو کو راہ حقسے تم مجھے اے دوستو ہرگز
دعا دو بلکہ خوش ہو کر کہ ہو تیرا خدا حافظ

نڈر ہے دشمنو نسے کاروبار دیندار مین
سمجھ لیجے کہ ہے ہر حال مین اپنا خدا حافظ

اس آفت خانۂ دنیا مین اپنے خاص بندونکا
ہے ہر دم ہر گھڑی ہر آن ہر لحظہ خدا حافظ

ابھی تو اسجگہ سے دور اے سالک پہونچنا ہے
میان تو پہلے ہی منزل مین تھک بیٹھا خدا حافظ

نہ بچتا دولت ایمان ہمارا دزد شیطانسے
اگر ہوتا نہین پرہیزگارونکا خدا حافظ

رہیگی روح اُسکی آفتوں سے گور کی محفوظ
جو برزخ کیطرف کھتا ہوا نکلا خدا حافظ

دیا کر نقش تو بدوح کا غیروں کو ای مُلّا
ہمارے واسطے تعویذ ہی لکھنا خدا حافظ

کلام اللہ کو تحریف کرتے دشمنانِ دین
اگران پاک لفظوں کا نہیں ہوتا خدا حافظ

نکر چشم حقارت سے نظر عاصی پر آے زاہد
ترا حافظ خدا ہی کیا نہیں اوسکا خدا حافظ

حفاظت کافرونکی جبکہ کرتا ہی خدا ہر دم
تو اپنے مومنوں کا کیوں نہو اُولا خدا حافظ

کھا کر درد و رنج و ضیق و بیماریمیں ای مسلم
خدا کافی خدا شافی خدا مولا خدا حافظ۔

ردیف عین

اے اخی تو ہے اگر اللہ برتر کا مطیع
آپکو کر سنتِ ساقیِ کوثر کا مطیع

کیوں نہو مشرک جو فرمانِ الٰہی چھوڑ کر
ہوگیا اپنے زن و فرزند و مادر کا مطیع

دوزخی ہے گرچہ کیسا ہی موحد ہو یہاں
جب تلک ہوگا نہیں وہ دینِ پیمبر کا مطیع

مولویِ بے عمل کی پیروی بہتر نہیں
بلکہ خر ہے جو ہوا اِس عالمِ خر کا مطیع

کسطرح تو پاک ہو حرص و ہوا سے ای مرید
جبکہ تیرا پیر ہی ہے نقرہ و زر کا مطیع

آئیگی کیونکر اطاعت غیر کی اوسکو پسند
ہوگیا جو شخص دل سے حکمِ داور کا مطیع

قیمتی ٹکڑے و پیرا پنے کر قناعت ای فقیر
مثل سگ تو کیوں بنا پھرتا ہی در در کا مطیع

پیش آ ایدل کباب و نان سی یارونکو ساتھ
آجکل کا آشنا ہی لقمۂ تر کا مطیع

بیگمان ہے وہ سیہ دل مجتہدین سی بھی بعی
جو نہیں فاروق اور صدیق اکبر کا مطیع

چھوڑ کر نفسانیت کی سرکشی ای دیندار
ہو خدا کے واسطے خویش و برادر کا مطیع

کسطرح سیدھا ہو وہ مغرور وعظ و پند سے
جو عدوے دین ہی شمشیر و خنجر کا مطیع

حور و غلمان سے اگر خدمت کرانا ہی دلا
ہو بدل حکمِ شفیع روزِ محشر کا مطیع

گو کہ اکثر لوگ ہیں غیرونکی چوکھٹ کی غلام
بندہ مسلم ہے یا رب تیری ہی در کا مطیع

دیگر

فرض ہے ہمپر محمد مصطفےٰ کی اتباع
سیدِ کونین ختم الانبیا کی اتباع

جسنے کی دل سے ادا خیر الوریٰ کی اتباع
بیشک اوسنے کی جناب کبریا کی اتباع

ہے ہماری واسطے شمع صراط و نور گور
حضرت شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی اتباع

بدعتی خفاش خو ہے اوس سے کیونکر ہو سکے
آفتاب سنتِ نور الہدیٰ کی اتباع

پیش فرمانِ خداوند و ارشاد رسول
ہو نہیں سکتی کسی شاہ و گدا کی اتباع

اہل سنت پر مناسب ہے بارشادِ رسول
بکر و فاروق و غنی و مرتضیٰ کی اتباع

تعزیہ داروں نپاؤ گے کبھی اپنی مراد
بے بجالائے شہیدِ کربلا کی اتباع

بدعتی لوگوں میں وہ مشہور وہابی ہوا
جو بجالایا حدیث مجتبیٰ کی اتباع

ہے غضب سے قاضی محشر کے بچنا الامان
کر ہمیشہ شافع روز جزا کی اتباع

منزل مقصود پر وہ کسطرح پہونچیگا آہ
ترک جو کرتا نہیں نفس و ہوا کی اتباع

اے غوی کیوں نص واضح پر تو لاتا ہے قیاس
چھوڑ ابلیس قدیم الاشقیا کی اتباع

جسکا ہم چکھتے ہیں ہر شام و سحر آب و طعام
فرض ہو کیونکر نہ ہمپر اوس خدا کی اتباع

حاجتیں سبکی جو بر لاتا ہے اپنے لطف سے
دل سے اے مسلم کر اوس حاجت روا کی اتباع

دیگر

جھکا سر بندگی میں شوق سے اے بندہ خاشع
کہ تا ہو حال پر تیرے کرم اللہ کا راجع

نماز اسواسطے حق نے کیا ہے فرض بندوں پر
کہ ساری بندگی ظاہر و باطن کی ہے جامع

جو گندے لوگ ہیں آگے بتوں کے سر جھکاتے ہیں
جو بندے پاک ہیں پیش خدا ہیں ساجد و راکع

کیوں اہل گور کے آگے رگڑتا ہے سر اے مشرک
قیامت تک تیری فریاد کا مردہ نہیں سامع

شفاعت جو کہ اونکی اذن حق پر جبکہ ہے موقوف
تو بس ٹھہرا وہی سبکا جناب کبریا شافع

مصیبت میں نرکھ امداد کی امید غیروں سے
بجز اللہ کے ہے کون تیرے درد کا دافع

اوسیکو نیک کاری کی طرف دنیا میں ہو خواہش
ہوئی جس مرد کی روز ازل میں روح خوش طالع

غنی پر حرص تو ناچار ہی مسکین سی افزون
مگر ہان دار دنیا وہ غنی ہے بندۂ قانع

نظر کرنا اوسیکو ہی روا خسار خوبا نپر
جو عاشق مست دیوانہ ہو دل سی جناب صانع

نہ سُنی نیک کامون مین کسی خویش و برادر کی
نہین وہ آشنا اپنا ہوا جو خیر کا مانع

ہوا جس نیک طالع کا رضائے ایزدی مطلوب
نہین وہ جنت و غلمان و حور و عین کا طامع

اگر ہے آپکو ای یار کرنا تابعِ سنت
تو اول ہو حدیثِ سیّد ابرار کا تابع

توکیون آلائش عصیان سی ہی دلتنگ ای مسلم
نہین کیا قاضی محشر کا دریای کرم واسع

ردیف غین

اے صبا بادِ خزان نے خشک کر ڈالا دماغ
جلد کر بادِ بہاری سے تر و تازہ دماغ

عنبر توحید سے ہر جب سے پُر اپنا دماغ
شرک کی بدبو کو یکدم سہ نہین سکتا دماغ

نور ایمانی لگا جب بندۂ خاکی کے ہاتھ
کیون نہ پہنچے آسمانِ ناز پر اوسکا دماغ

آتش نخوت کو سر سے سرد کر ای بوالہوس
ورنہ دوزخ مین بشکل دیگ کھولیگا دماغ

جب ہوائے سرکشی نمرود کے سر مین گھسی
ایک ہی مچھر نے اوسکا کھالیا سارا دماغ

جب ہوا خونِ خودی سی گرم سر فرعون کا
کر دیا یکدم مین آبِ نیل نے ٹھنڈا دماغ

کر دیا اللہ نے ابلیس کو خوار و ذلیل
رتبۂ عالی پر اپنے جسگھڑی لایا دماغ

بندۂ خاکی کو خوئے خاکساری چاہئے
کبریا ہی کو روا ہے کبریائی کا دماغ

اوسکو جنت کی کبھی خوشبو نہوئیگی نصیب
جسکا بدبوئے تکبر کے بھرا ہوگا دماغ

ہے سنا جیسے کہ رب اپنا بڑا غفار ہے
فخر سے ہم عاصیونکا عرش پر پہنچا دماغ

مرتبہ کچھ دین یا دنیا کا حاصل ہو اگر
اے میان راہِ تواضع سے نہ بہکانا دماغ

روغنِ پند ای میان سامع نہین ہوگا مفید
جبکہ ہو درد تعصب نے ترا بگڑا دماغ

بس کر ای مسلم نہونگی تجھسے وے سیدے کبھی
عالم تقدیر مین جنکا ہوا ایسا دماغ

دیگر

جسنے یہان اطاعتِ حق مین کیا دریغ — کھینچیگا وہ ضرور بروزِ جزا دریغ
دعوی اگر ہے حبِ الہی کا اے اخی — مت پیروی سُنتِ نبوی مین لا دریغ
ہم کس طرح سے پائین خدا ہی جہانکی راہ — کرتے لے جو رہبر ہمین نبی لورا دریغ
دنیا سے جسنے توشۂ تقوی نہین لیا — وہ راہِ آخرتین اوٹھاوے بڑا دریغ
دنیا کا رنج یکو تو عقبے کا گنج لے — ای بیخبر نہین تو کریگا بڑا دریغ
اس چار دنکی عیش کو فانی سمجھ یہان — مرکر یہان سے جبکہ اوٹھانا پڑا دریغ
افسوس ایدمرنکی ہوگا نہین مفید — آئیگا کام حشر مین دنیا ہی کا دریغ
محشر مین مالدار سے لینگے کڑا حساب — ہرگز تونگری کا نکر ای گدا دریغ
نیکی عوض بدی کی ملیگی اوسے ضرور — تقصیر پر کرے جو بآہ و بکا دریغ
افسوس غم خسارتِ دینی مین چاہئے — نقصان دنیوی مین نہین ہے روا دریغ
لیکر کے گنج و مال جواد و کریم سے — جود و کرم سے رکھ نتواے پرسخا دریغ
اے دیندار راہ مین پروردگار کی — کھو جان و مال و آبرو اپنا بلا دریغ
پیر دنکی تربیت نے بخشی ابھی تمیز — مسلم کو اس نصیب پر اب نہ رہا دریغ

دیگر

اے دل کبھی نبولیو بہر خدا دروغ — دیگا وگر نہ جاہ کو تیرے گرا دروغ
اول تو اہلِ کذب کی ہوگی زبان پلید — بعد اوسکے شمعِ دلکو بھی دیگا بجھا دروغ
جھوٹھون مین اوس لعین کو سمجھ سب سے بدترین — کہتا ہے بے ادب جو بنام خدا دروغ
کرنا شریک پیر و ولی کو خدا کے ساتھ — اوسکے برابر اور نہین ہے بڑا دروغ
کیونکر ہو اے منافق بدخو تری نجات — کرتا ہے جھوٹھ سچ کو تو سچ کو سدا دروغ
اے مخلصو نہ تم بھی منافق پلید سے — تو سیکھ عہد شکنی خیانت ریا دروغ
سچے کو راہ کذب سے کیونکر نہو گریز — ہے خاص کر طریقۂ اہلِ دغا دروغ

سچ پر بھی ایسے شخص کے کیونکر ہو اعتماد / ہے جسکے ہر کلام کے اندر بھرا دروغ
جسنے رفیق سچ کو نہ اپنا بنا لیا / ہوئیگی اوس غوی سے مشکل جدا دروغ
سچے سخن وہ کیسے زبان سے ادا کرے / جسکو ازل کے روز نصیبہ ملا دروغ
رکھنا اگر ہے کلمۂ تسبیح کا اثر تو / گاہے نہ لا زبانپر اپنے دلا دروغ
سچ بولئے سدا اولی حکم حدیث سے / ہے بعض مصلحت کی جگہہ مین روا دروغ
اپنے نگاہِ لطف سے یارب معاف کر / مسلم سے جو ہوا ہے زراہ خطا دروغ

ردیف فاء

جب سے رغبت ہے مجھے تکمیل ایمان کیطرف / نفس بھی مائل نہین تعمیل عصیان کیطرف
کیون ہنسی ٹھٹھے مین اے دل موت کو بھولا ہے تو / کیا تجھے جانا نہین شہر خموشان کیطرف
عالمِ ارواح سے جو قافلہ آیا یہان / کوچ آخر کر گیا گورِ غریبان کیطرف
کس طرح بھرتا قیامت مین جہنم کا شکم / ہر کوئی رکھتا اگر ایمان قرآن کیطرف
گریۂ عاصی کو بھی کچھ کم نجان اے متقی / ہے نگاہِ لطف رب کی چشم گریان کیطرف
گور مین مومن سے خوش ہو جائینگے منکر نکیر / جسگھڑی دیکھینگے اوسکے روے تابان کیطرف
حاسدِ شیطان کے دل پر سخت گزریگا قلق / ابن آدم جب چلیگا باغ رضوان کیطرف
جام حب ایزدی کا جسنے پایا ہے مزا / ملتفت ہوتا ہے کب وہ حور و غلمان کیطرف
رہزن شیطان سے یارب دیجیو اوسدم پناہ / موت جب کھینچے مجھے اپنی بیابان کیطرف
جبکہ اپنا نفس کرواتا ہے ہمسے فعل بد تو / ہے عبث الزام بہکانیکا شیطان کیطرف
سب سے بدتر ہے جو اگر گلشن اسلام مین / چل کھڑا ہوتا ہے خارستان طغیان کیطرف
سرکش و گمراہ ساری ہونگی سیدھی اوسگھڑی / ہوگا جب کالا نشان ظاہر خراسان کیطرف
ہے اگر منظور اے مسلم تجھے اپنی نجات / سر جھکا رکھ بارگاہِ لطف رحمان کیطرف

دیگر

خلق مین رکھتے ہین جیسے احمد مختار شرف ۔ ویسے ہی رکھتی ہو اونکی گوہر گفتار شرف
اُمتِ نبوی مین رکھتے ہین ہمین احمدی ۔ بکر و فاروق و غنی و حیدر کرار شرف
آدمی زادون مین جو نکلا بڑا پرہیزگار ہے ۔ ہے اوسیکو روبروی حضرت جبار شرف
دور کر دل سے ریا و کبر کو ای نیک کار ۔ ورنہ لیجائینگے تجھسے عاصیان زار شرف
ہے ہزارون بدعتی حاجی نمازی پڑھین ۔ ایک سنی کو ہمین سید ابرار شرف
ہمتو گھر مین رہگئے بیٹھے ہوئے افسوس آہ ۔ لیگئے بہائی ہمارے قاتل کفار شرف
انہدامِ باطل و اجرای حق مین ہر زمان ہے ۔ لیگئی ہو وعظ پر بھی ہیبت تلوار شرف
تا بوقتیکہ بخوبی غسل صحت ہو حصول ۔ ہے عوض درد و مصیبت کے لی بیمار شرف
مرد صالح کو بزرگی ہو خدا کی یاد سے ۔ بندۂ عاصی کو حاصل ہو باستغفار شرف
مال سی بھی ہو سخی کو شرف لیکن العزیز ۔ مرد ممسک کو نہین یا درہم و دینار شرف
جب تلک باطن نہوگا صاف ای مرد فقیر ۔ کسطرح بخشین گے تجھکو جُبہ و دستار شرف
یاد کر اے بندۂ ذاکر خدا کو دمبدم ۔ تا میسر ہو تجھے ہر دم کیساتھ یکبار شرف
بندگی رب کی کیا کر دل سی ای مسلم یہان ۔ ہے تجھے حاصل اگر کرنا وہان بسیار شرف

دیگر

ہے دل مین منافق کے انکار صاف ۔ گو ظاہر مین ہو اوسکا اقرار صاف
اوسیکو سمجھ اے میان دیندار ۔ جو رکھتا ہو دل صاف گفتار صاف
عمل پر نہین جسکے قرآن گواہ ۔ سمجھ ایسے عامل کو بدکار صاف
جو سمجھانے والے نہ آتے یہان ۔ نکل جاتے حجت سی کفار صاف
دلا بغض و کبر و حسد سے ہو پاک ۔ پہن جبہ و تاج و دستار صاف
ندوڑاؤ یارون وہان تم قیاس ۔ جہان ہوئین آیات و اخبار صاف
نہونا میان اوسکا ہرگز مرید ۔ جو مرشد نظر آوی مکار صاف

جو عالم ہے اظہار حق مین خموش
وہ شیطان گونگا ہے ای یار صاف

سُنا وعظ لوگو نکو اے مولوی
تری گوشہ گیری ہے بیکار صاف

چڑھے ہے چیز جو غیر کے نام پر
نکھا تو سمجھ اوسکو مردار صاف

جو مشتاق ہین جلوہ حق کے آج
وہ دیکھین گے کل اُوسکا دیدار صاف

نکھ آپ کو سُنّی اے بدعتی
تو ہے منکر شاہ ابرار صاف

نہ پہونچیگا منزل پر اپنے کبھی
نہین دین مین جسکے رفتار صاف

ریا عہد شکنی خیانت دروغ
نفاقِ دلی کے ہین آثار صاف

اے مسلم پئے قتل باغیٔ دین
شب روز رکھا اپنی تلوار صاف

ردیف قاف

اے یار اوسی خدا کو سمجھ تو بڑا رفیق
ہوتا ہے بیکسی مین جو اکثر ترا رفیق

منزل مین گور و حشر کے خطرہ نہین اوسے
جسکا بوقت کوچ کے تقوی ہوا رفیق

رو کے رفیق بنکے جو نیکی کے راہ سے
رہ دُور اوس سے کیونکہ وہ نکلا بُرا رفیق

نفع و ضرر مین اوسکو نہ آئیگی امتیاز
عقل و خرد کو جسنے نہ ٹھہرالیا رفیق

جانا اگر ہے منزلِ مقصد پہ ای میان
اس نفس راہزن کو نہ ہرگز بنا رفیق

چلتا ہون جب سے سُنتِ نبوی کی راہ پر
جنجہلا کے مجھسے ہو گئے اکثر جدا رفیق

ہے بخت ور اگر تو بفضلِ خدا ادلا
بھائی کی بیکسی مین ہو بہر خدا رفیق

ایسے رفیق خر کی رفاقت نہین پسند
جو پیچھے دشمنی کرے آگے بنا رفیق

اے پیر تو بھی چل کہ جوانی چلی گئی
کیا لطف اوسکے جینے مین جسکا مرا رفیق

کر ترک اے فقیر رفاقت امید کی
زیبا ہے یہ کہ ہووے گدا کا گدا رفیق

کنعان کیون نہ ساتھ بدونکے غریق ہو
اوسنے شعور خر کے تھی جب اشقیا رفیق

بندونکی قول و فعل کے ہونگے وہان گواہ
گو ہین یہان زبان و لب و دست و پا رفیق

امید رب سے ہی کہ ہو تقوی اُسے نصیب — جس مرد خوش نصیب کے ہون اتقیا رفیق
محشر مین جس گھڑی ہو گذر پل پر اے کریم — ہم سنیو نکے ہوئین شفیع الورا رفیق
مسلم جدا ہو سب سے خدا ہی سے لو لگا — کوئی نہین ہی رنج مین اسکے سوا رفیق

دیگر

یا الہی ہے تو ہی جبار اور غفار حق — ہے خطا گیری و بخشش کے تری سرکار حق
ہے حدیثو نمین حدیث احمد مختار حق — اور سب راہون مین راہ سید ابرار حق
ہے جو کچھ دنیا مین سب باطل محض ہے یا کریم — ہے تو ہی حق نام تیرا حق تیری گفتار حق
جو کوئی کرتا ہی احکام شریعت کو ادا — ہے اوسیکے کلمہ ایمان کا اقرار حق
جو خدا کی بندگی سے کر رہا ہے سرکشی — سر پر اوس مردار کے ہے مارنا تلوار حق
روزہ و حج و زکوۃ اور پنجگانہ کی نماز — ہین خدا کی خاص یہ بندو نپہ اپنے چار حق
کیجیے امر و نواہی کو بدل اوسکے قبول — جسکے ہین انعام فردوس و عذاب نار حق
حکم حق کے سامنے مت مان حکم والدین — اونکے ایسے حکم سے ہو اے پسر انکار حق
پیروان حق وہان لیتے ہین قول غیر کو — ہے جہان قول امام و مرشد و سردار حق
ای دل نادان تو دنیا مین کیون مدہوش ہے — جا نگر باغ جنان کے بادۂ انہار حق
مال پاکر باغ جنت کا وہی ہے مستحق — مستحقو نکا ادا کرتا ہی جو زردار حق
سرکشو اب بھی نہو سیدھے تو اپنا کھاؤ گے — کر دیا تجہپر نمایان مینے سو سو بار حق
کر دے اپنی آرزوئین رب کو اے مسلم سپرد — کیونکہ ہے ہر سود اور نقصان کا مختار حق

دیگر

دلا حق مین ترے ہی خوب ہونا ذاکر خلاق — اگر تو جلوۂ انوار ربانی کا ہے مشتاق
عمر رونے ہی مین اپنی جان کو کھوتا ہی لا حاصل — ہمارے رزق کا ہی جبکہ ضامن حضرت رزاق
دل مومن مین زہر معصیت کیونکر اثر کرتا — کہ بخشا ہے اسے اللہ نی توحید کا تریاق

کیا جب عرض ایمان کی کہ مین کمزور ہون یارب
تو اوسکے زور دینے کیلئے پیدا ہوا اخلاق

جزا کے روز وہ انسان کیا دیگا جواب افسوس
جو بھولا آنکر دنیا مین قولِ عالمِ میثاق

نہین وہ مولوی جبتک قرآن و خبر سمجھے
اگرچہ اور علمون مین بڑا ہو شہرۂ آفاق

پسند آتی ہی وہ نیکی زیادہ ربکو اے عابد
کہ جسمین نفس پر تیری گذرتا ہی زیادہ شاق

کلید مخزنِ انوار قلبی اوسکے ہاتھ آئی
ادا کرتا ہے جو شبکو تہجد صبح کو اشراق

چلا راہِ عمل مین جو بلا تیغ تواضع کے
تو اُسکا مال تقوی لوٹ لیگا کبر کا قزاق

ریاؤ کذب و دشنام و خیانت عہد شکنی سے
حذر مومن کو ہی لازم کہ ہین یہ کارہا نفاق

عزیز و خیریت اسوقت ہی گوشہ نشینی مین
کہ ہر سو ہو رہا ہی گرم دور مجلس فساق

گرینگے سر جھکا کے وقت چیت ہو کر منافق سب
بلائے جائینگے جس روز سجدیکو بسوے ساق

نہین لگتا ہی دل اپنا کہین دنیا مین اے مسلم
ہوئے مسکن گزین خلد جبسے مولوی اسحاق

ردیف کاف

مسلمانو بھلا سمجھا ہی تمنے کیا بلا ہی شرک
بنی آدم کے سب عیبونسے بدتر اور برا ہی شرک

خلاصی نار سے ہرگز نہوئیگی نصیب اوسکو
خدا کی خاص صفتونمین یہان جسنے کیا ہی شرک

پڑی زن پہ طلاق اوسکی نکھا اوسکا ذبیحہ تو
نجا اوسکے جنازہ پر جو یا جی کر رہا ہی شرک

خدا ہی کی صفت ہی حاجتین بندونکی بر لانا
سوا اسکے سمجھنا غیر کو حاجت روا ہی شرک

بلا مین مشکل آسانی خدا ہی سے طلب کیجئے
کسیکے ڈھیر چلتے سے مدد کا مانگنا ہی شرک

نبی ہو یا ولی ہو یا پری ہو یا فرشتہ ہو
کسیکو واقفِ اسرار غیبی جاننا ہی شرک

خدا بخش اور عبداللہ رکھنا نام لڑکونکا
شریعت مین نبی بخش اور غلامِ مرتضی ہی شرک

جہان موجود ہو حکمِ الہی چھوڑ کر اوسکو
جو حکمِ غیر پر چلتا ہی صاف اوسمین کھلا ہے شرک

کسی تاریخ یا دنمین کسی ساعت کسی دنمین
کسی گھر یا کسی زمین نحوست سوچنا ہی شرک

کھا کر بیٹھتے اوٹھتے ٹہلتے وقت یا اللہ
ندائے یا علی یا پیر یا مشکلکشا ہے شرک

اگر ہون پھنسیان چیچک کی ظاہر کردو اُسکی
نکرنا کافرونکی رسم کو بہر خدا ہے شرک

بجز یک سنگِ اسود اور بیت اللہ اشرف کے
کسیکی تربت و گھر کا طواف اور چومنا ہی شرک

خدا ہے عزت و ذلت کا مالک ہی سوا اُسکے
کسیکی ذات سی نفع و ضرر کا پوجنا ہی شرک

مقامِ عکس حُبِّ ایزدی آئینۂ دل ہے
رخ اغیار کا اس مین تصور باندہنا ہی شرک

کسی شرکِ خفی کی بھی نجانز دیک اِی مسلم
کہ تیرے زہرۂ ایمان کی حقمین سنکھیا ہی شرک

دیگر

اے میان تجھ مین نہ آئی پارسائی آجتک
عمر اپنی فسق مین تو نی گنوائی آجتک

روز و شب ہوتا رہا قربان باطل پر نثار
حکم حق پر کی نتو نی جان فدائی آجتک

بھائیو کھلا کے لوگون مین پرانی دین دار
کھا رہی ہو کسلئے ڈھیٹ رہا سوائی آجتک

کسطرح ہو گا روا تیرا توکل ای فقیر
جب نہ در در کی گئی تجھسے گدائی آجتک

مشر کو تبلاؤ تو جو آپ ہی محتاج ہے
کی ہے اوسنے غیر کی حاجت روائی آجتک

ہو گیا ہون نیک لوگونسے جدا جبسے ور بے
کر رہی ہی ہوش گم اونکی جدائی آجتک

واسطے اجرای دین مصطفا یکسے مجھے
منکرونکے ساتھ رہتی ہے لڑائی آجتک

جب سے چلنا راہ سنت کا مجھے آیا پسند
پھر کبھی رفتار بدعت کی نہ بھائی آجتک

باغ دین مدت سے ہی حال خزان مین اِی صبا
کچھ خبر تو نو بہار یکی نہ لائی آجتک

پیشوا اگلے نہ چمکاتے اگر اسلام کو
دین مین رہتی نہین رونق فزائی آجتک

دیکھ تیرہ سو برس سے کو بکو ای پُر خرد
پھر رہی ہے دین نبوی کی دہائی آجتک

جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث
اوسمین بو ایمان کی ہرگز نہ آئی آجتک

رونق دین کی تمنا مین ہوئین آنکھین سفید
آرزو مسلم کے دل کی بر نہ آئی آجتک

دیگر

مسلکِ سنت پہ اے سالک چلے جا بید شرک
جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہی یہ سڑک

تو شک جنت پر اوسکو کھینچ لیگا ذوالجلال
جو پکڑ کر عروۃ الوثقے کو جاویگا لٹک

گلشن سنت کی بو جسکو نہین آتی پسند
کیسے وہ پائیگا بد خو باغ جنت کی مہک

مین تو ہون سر سبز سنت کی ہوا سی صبح و شام
اے ہوا بدعت کی جاکر غیر کی آگے پھٹک

چھوڑ کر اوس مالک حاجت روا کی بارگاہ
سر کو اے مشرک نجا کر گور کی آگے پٹک

رہنمائی کسطرح اوس پیر کی ہوگی درست
گھونٹتا ہے رات دن جو بیچیا بھنگ وہ دھک

کسطرح دعوی مسلمانی کا ہو اوسکا صحیح
سر نہین جسکا جھکا پیش الٰہی مرگ تک

فاسقونکے ظلم پر کچھ صبر کراے دیندار
فوج غیبی سے خدا فرمائیگا تیری کمک

منھ دکھاتا ہے پیمبر کو اگر اے بے ادب
سامنے اونکے خبر کے قول غیرونکا نہ بک

صاحب سنت نہین وہ بلکہ ہی اہل دروغ
سخت تر سنت سے جو جاتا ہی کونین دبک

شاہراہ مصطفائی سے قدم جسکا ڈگا
غار گمراہی مین وہ جاکر گرا بے ریب و شک

رکھ دلا ہر وقت قول و فعل پر اپنے نگاہ
دمبدم لکھتے ہین تیرے خیر و شر کو دو ملک

یاالٰہی بخش کر مسلم کی تقصیر و گناہ
راہ سنت پر چلا جبتیا رہے یان جب تلک

ردیف لام

خدا کی پیروی مین سر جھکا صبح و مسا ایدل
اور اوسکے معصیت سے جانکو اپنی بچا ایدل

غبار کینہ و کبر و ریا و جاہ سے رکھنا
رخ آئینہ شفاف کو اپنے صفائے دل

محبت مین اگر اللہ کی تو مارتا ہے دم
تو کرنا پیروی سنت خیر الورا اے دل

بچا وہ پل صراط و گور و محشر کے عذابون سے
جو کوئی راہ مین اللہ کی مارا گیا اے دل

اگر کچھ خیر و شر کی امتیاز آئی نہین تجکو
تو حیوان اور تجھ مین اب تباہی فرق کیا ایدل

رہا تو کیسے کیسے اولیاء اللہ کے شامل
پر اونکی فیض کی پرتو سی بے بہرہ رہا ایدل

اب اپنی توشہ منزل کو رکھ تیار ہر ساعت
کہ پیغام اجل کچھ روز سے آنے لگا ایدل

عوض چاہیگا اپنی نعمتونکا جب خدا تجھسے
تو اوسدم کیا جواب اسکا تو بتلائیگا ایدل

مصائب مین نرکھ تائید کی امید غیرو نسے
بجز اللہ کے کوئی نہین مشکلکشا ایدل

تو نازان نیکیو نپر نیک کردارو نکو ہو دی
تو عاصی ہو کر اپنے جرم پر آہ و بکا ایدل

وہانسے عنبر عصمت کو مہکاتا ہوا آیا
یہانسے لے چلا عصیان کی تعفن کا بہرا ایدل

خریدارو نکو جب دیکھیگا تو بازار محشر مین
تہی دستی سے بل بل ہاتھ کو پچتائیگا ایدل

بہت کی کاہلی تو نے مگر اب بھی تو مسلم کو
خدا کی پیروی مین چستی و چالاکی دکھا ایدل

دیگر

دلا جسکا عقیدہ ہے شریعت سے اگر باطل
تو جان اوسکے صلوۃ و صوم کو بھی سربسر باطل

عبث ہے نیت بد سے جزائے نیک کی امید
نہ لاوے ثمرۂ حق جسکا ہو تخم شجر باطل

خدا کی قدرتو نمین غور کر اے بندۂ عاقل
نہین ہے گردش نجم و فلک شمس و قمر باطل

اگر تو بندۂ حق ہے نکر حق سے گریز ایدل
طریقہ گو کہ رکھتے ہون تیرے پیر و پدر باطل

نہایت مسلک بدعت سے ہمکو چاہیے پرہیز
کہ ہے سب باطلون سے وہ طریق پر خطر باطل

اگر اے مولوی تو ہے طریق حق سے روگردان
تو ہے انصاف کی رو سے ترا علم و ہنر باطل

اگر ہوتا نہین معیار قرآن اور سنت کا
نہو سکتا کسی ڈہب سے کبھی حق سے بدر باطل

عمر کو حق تعالیٰ نے کہا اسواسطے فاروق
کہ بہاگا سایۂ شکل عمر کو دیکھکر باطل

رسول اللہ کے پیچھے رہے کرتے جدا حق سے
ہمیشہ حیدر و عثمان و صدیق و عمر باطل

جو مرشد مسلک حق سے گریزان ہو تو غیرونکو
دکھاوے منزل حق کسطرح وہ راہبر باطل

جہکاوے سر کو وہ مردود کس امید کس ڈر سے
ہے آگے جسکے باغ جنت و نار سقر باطل

چڑہا جسوقت آسیب اجل اے عاملو سر پہ
بھلا کیونکر نہو تعویذ و منتر کا اثر باطل

بنا لیتی ہے بدعت صاف کافر جسکو ہے مسلم
نظر آتی ہے اوسکو سنت خیر البشر باطل

دیگر

سوچ غافل کیا ہوئے ہو دی حاکم اہل دول
پاس تھے جنکے ہزارون اونٹ ہاتھی اصطبل

دوڑتے تھین پیش و پس جنکی ہزارون پلٹنین
زیر فرمان تھی ہزارون جنکی لونڈی اور غلام
عطر اور پہولونسے رکھتے تھی معطر جو دماغ
خوان پر جنکی چنے جاتے طعام اقسام کے
جسم نازک پر نہ تھا جنکی مگس کا بھی گذر
جب اجل نے آکے نقارہ بجایا کوچ کا
بےبس و تنہا پڑی ناچار جا کر گور مین
گوشت اونکا کھالیا کیڑون مکوڑون نے تمام
ہے اجل سر پر لیے تلوار ننگی ہر گھڑی
ناگہان اس ہستی فانی سی کرنی انتقال
جب قیامت مین خدا پوچھیگا ای بندو مرے
بن نہ آویگا کسی سی بھی جواب اسبات کا
ہر طرف میدان محشر مین اوٹھے شور و فغان
تم وہان رونے کے بدلی کھیلتے ہنستے رہے
خواہش نفس و ہوا کی پیروی مین تیز تھے۔
تیز تر تلوار سی اور بال سی باریک پل
سبکو اوس سی پار ہونیکا ہوا ارشاد آلہ
کوئی مثل باد کوئی تیز گھوڑی کے مثال
اور جو یان بھاگتے ہین سنکی آواز اذان
قصہ فرہاد شیرین پر گرین مثل مگس
عیب جو اور طعن زن ہین دین کے احکام مین

ہفت کشور کی زمین رکھتے تھے در زیر عمل
سیکڑون رشک قمر رکھتی تھی دلبر ہم بغل
بستر گل کی سوا جنکو نہین آتی تھی کل
گلبدن جو تن مین رکھتے تھے لباس بے بدل
ہر گھڑی سر پر چلی جاتی تھی اونکی مورچھل
ساتھ اونکے کچھ نہ دنیا سی گیا الا عمل
چھوڑ کر موتی محل ہیرا محل شیشہ محل
ہڈیان جتنی بدن کی تھین گئین مٹی مین مل
ایکدن تجھپر بھی اوسکا ہاتھ بس جائیگا چل
جائیگا تو بھی وہین پیش جناب لم یزل
باغ دنیا سے مجھے دکھلاو کیا لائے ہو پھل
ہر کسیکا ہوش اڑ رہی خوف کی جاوے نکل
حکم ہوا ای غافلو دنیا تھا رونیکا محل
خواب غفلت مین رہی یان تک کہ آپہنچی اجل
اور کرتے تھی ہماری بندگی مین آج کل
پیٹھ پر دوزخ کے رکھین گی بحکم عزوجل
نیک بعضی جائینگے مانند بجلی کے نکل
کوئی مثل مور گذری کوئی جون گام جمل
دوڑ جاتی ہین جہان بجتا ہی مردنگ و طبل
جس جگہ ہو وعظ قرآن کا وہان سی جائین ٹل
عالمون اور ناصحون سے ہر گھڑی رکھتے ہین جدل

حکم شرعی اپنے مطلب کا سنین تو خیر ہے
برخلاف ونکی نکل آیا تو جاتے ہین مچل

جس گھڑی اس پل پہ ایمو لوگ رکھینگے قدم
کٹ کے او سپر سے گرینگے جائیگی دوزخ نکل

ہے گذرنا مثل برق اُس پل سے ای مسلم اگر
یاد سے رب کی یہان غافل نہ رہنا ایک پل

ردیف میم

دلا یار تواضع سے رکھا اپنا دوش خم ہر دم
کیا کر نفس ناہموار پر جور و ستم ہر دم

دعا ذوالنون کی اسکے لئے ہے کافی و شافی
رہا کرتا ہے جسکو صدمۂ درد و الم ہر دم

نکر اے بندۂ نادان خدا کی یاد مین سُستی
کہ قایم تندرستی یکسان ہتی ہے کم ہر دم

ثواب وس بندۂ مقبول کو ملتا ہے غازی کا
بلا کے سامنے رہتا ہے جو ثابت قدم ہر دم

غم دنیا سے تیرہ سے سیاہی دلپر آتی ہے
منور دلکو ہے کرنا تو رکھ عقبیٰ کا غم ہر دم

اگر ہے آدمی زادہ تو خو سیکھ آدمیت کی
نہ کھو لطوا حیوانی مین انسانی جنم ہر دم

غرض کیا وس غوی کو دولت صبر و قناعت سے
جو ہے مشتاق دینار و طلبگار درم ہر دم

بہرا جائیگا انگارون سے دوزخ مین شکم اوسکا
طعام سود رشوت سے جو بہرتا ہے شکم ہر دم

تصور جم گیا آنکھو نمین بیت اللہ کا ایسا
کہ ہے میری نظر کے سامنے صحن حرم ہر دم

دلا جھکا وسکے آگے تو کہ سجدہ جسکو کرتے ہین
زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم ہر دم

کرام کاتبین حرف خطا کو اوسکے دہوتے ہین
بخوف حق ہے جسکے دیدہ پر اشک نم ہر دم

میان اس ہستی فانی مین کرتا ہے سو کر جلدی
کھڑا سر پر ہے قزاق اجل لیکر بلم ہر دم

گناہون مین ہلاک ہوتے ضرور ہم لوگ ای مسلم
نہین ہوتا اگر اللہ کا ہمپر کرم ہر دم

دیگر

شکر اے دل کہ ہو کر صورت انسان ہم
لائے فرمانِ خدای پاک پر ایمان ہم

آج اگر دنیا مین ہوتے رب کے نافرمان ہم
روز محشر مین ٹھہرتے بد تر از حیوان ہم

ہوئینگے مر کر جماعت مین منافق کے گھڑی
جوڑ کر جب توڑ دینگے رشتۂ پیمان ہم

لیچل ای معبود ہمکو غازیونکی فوج مین
تاکرین تیری رضا مین جانکو قربان ہم

دولتِ دنیا ہمین یارب نہین درکار ہی
جانتے ہین مال تقوی کا سر و سامان ہم

جب سی بخشی ہے خدا نے حق و باطل کی تمیز
ہو گئے مشہور لوگون مین محض نادان ہم

طالب دیدار اپنا کر لے ہمکو یا کریم
حور اور غلمان کا رکھتے نہین ارمان ہم

پائین گے اللہ سے ذکر و اطاعت کے عوض
روضۂ رضوان مین جاکر حور اور غلمان ہم

ایکدن خاکی بدن یہ خاک مین ملجائیگا
چار دن ہین نام کو درویش یا سلطان ہم

روز محشر مین نپوچھین گے ہمارا خاندان
گو کہ ہین نازان یہان کہلا کے شیخ و خان ہم

جبکہ ضامن ہی ہماری رزق کا پروردگار
کسلئے اندیشۂ روزی مین کھوئین جان ہم

دل کو عجز و انکساری خواہ نخواہ آتی پسند
جانتے فخر و تکبر کا اگر نقصان ہم

یا الٰہی نفس کے مکر و نسے دے ہمکو پناہ
ہو گئے ہاتھو نسے اس مکار کے حیران ہم

لوگ خوش ہون ہمسے یا ناراض کچھ پرواہ نہین
کر چکے تیار افنکے بند مین دیوان ہم

جب تلک ای مسلم نہو گے عامل قرآن تم
کسطرح سمجھین گے تمکو حافظ قرآن ہم

دیگر

اے نور عین آج تو گو ہے گدای علم
تیری بھی ایک روز کو عزت بڑہای علم

جاہ قبای اطلس و کمخواب و گلبدن
کمتر ہے چرم سگ سی بھی پیش عبای علم

روی زمین کی دولت و گنج و خراج سی
ہے قدر دان کی سامنے افزون بہای علم

امراض جہل دل سی بچا تا البشر کے آہ
دیتا اگر نہ شافی برحق دوائے علم

صوفی اہل چلہ و خلوت نشین سے
درجہ بڑا ہے اوسکا جو سیکھے سکھای علم

قرآن اور خبر کو بخوبی پڑہ اے سعید
رکھتا اگر ہے دلمین تو اپنے ہوائی علم

سودا تو یون ہین کلبۂ دنیا مین بیشمار
قابل خریدنے کے مگر ہے نوائے علم

اے طالبان نسخہ گو گرد شرع کے
سیکھو اگر ہے عقل تو بس کیمیائے علم

رب کا ہزار شکر کہ آتی ہے اند نون ٭ / ہر ایک شہر و قصبہ و دہ سے صدائے علم

ہے شاہد مراد سے ملنا اگر میان ٭ / کر ترک خواب راحت و عشرت برائے علم

ہو گھر مین اہل علم اگرچہ ذلیل و خوار / محفل مین فرش جاہ پہ لاکر بٹھائے علم

مانند چمپڑونکے گریزان ہو فوج جہل / ہو جس مقام بحث مین ظاہر لوائے علم

عالم اسی سبب سے ہے وارث محمدی / کہ ورثۂ رسول ہے یہ رہنمائے علم

مرد شریف جہل کے باعث رذیل ہو / ارذل حقیر قوم کو اشرف بنائے علم

مسلم نہ ملک دین کو ہوگا کبھی زوال / جب تک رہیگی شوکت و فرمانروائے علم

ردیف نون

جب سے مین نام خدا دل سے لیا کرتا ہون / سینۂ خشک کو سرسبز کیا کرتا ہون

منکر حق کو مرے پاس نہ لاؤ یارون / ایسے گمراہ کی صورت سے جلا کرتا ہون

آگے مخلوق کے جھکنے کو سمجھتا ہون حرام / جب سے مین سامنے خالق کے جھکا کرتا ہون

دفع گمراہی کی جب بن نہین آتی تدبیر / کیا کرون دست تاسف کو ملا کرتا ہون

فوج اسلام سے مین گو کہ ہون باہر لیکن / نصرت دین پیمبر کی دعا کرتا ہون

نیزۂ طعن شب و روز ستمگارون کا / روز میدان ہدایت کے سہا کرتا ہون

کیون مجھے کہتے ہو اے اہل ہوا لامذہب / مین تو سنت کے طریقہ پہ چلا کرتا ہون

راہ تقلید مین ہو کر کے تعصب سے الگ / آپکو مذہب حنفی مین گنا کرتا ہون

حالت تشنگی رنج و بلا کے اندر / شربت صبر و توکل کو پیا کرتا ہون

راہ سنت مین سُناتا ہے جو گالی ہمکو / بدلے گالی کے دعا اوسکو دیا کرتا ہون

جب سے بہاتا ہے مرے دلکو رواج سُنت / رسم بدعات پہ لاحول پڑھا کرتا ہون

عالمون اسم موکل کا نہین ورد مجھے / نام اوس قادر بیچونکا جپا کرتا ہون

اپنے اشعار نصیحت کو ہدایت کے لئے / جا بجا بہاٹ کی مانند بکا کرتا ہون

ہے توقع کہ خدا بخشے خطائیں میری
کیونکہ مین کر کے خطا دلسے بکا کرتا ہون

کیا غرض غیر کی مدحت سی مجھے اے مسلم
جسکا کھاتا ہون سدا اوسکی ثنا کرتا ہون

دیگر

دل مین ہم حُب الہی کو نہان رکھتے ہین
غنچۂ گل کیطرح بند دہان رکھتے ہین

خاکسار ونکو یہان نام ونشانسے کیا کام
عالم نور مین وہ نام ونشان رکھتے ہین

بہر تعظیم بچھاتے ہین ملایک بازو
طالب قرب خدا پاؤن جہان رکھتے ہین

بندۂ خاص نہین یاد خدا سے غافل
گو زن و دولت و شاہی جہان رکھتے ہین

کھتے ہین طالب محبوب حقیقی جنکو
نہ غم نار نہ ارمان جنان رکھتے ہین

صابر و شاکر و مشتاق بہار جنت
عیش دنیا کیطرف میل کہان رکھتے ہین

آفت شرک سی بچتا ہے اونہین کا ایمان
کنج توحید مین جو جاے امان رکھتے ہین

زاہد و گوشہ نشینی ہو مبارک تمکو
ہمتو اب مجلس ریس وبیان رکھتے ہین

اہل سُنت کا تمسک ہے حدیث نبوی
بدعتی حجت گفتار مغان رکھتے ہین

لاتے ہین حجت حق پر جو دلیل باطل
اپنے ایمان و دیانت مین زیان رکھتے ہین

کیا دکھاتے ہو مجھے دشمنو تلوار و تبر
مرنے والے بھی کہین خطرۂ جان رکھتے ہین

گرچہ یان پیرو سُنت ہین ذلیل و رسوا
سو شہیدونکا وہان عزت و شان رکھتے ہین

ہے روا صلح عدویونسے عزیزو ہمکو
کیونکہ ہم اونکی ہدایت کا گمان رکھتے ہین

کسطرح جائینگے وہ ساقی کوثر کے حضور
جام سُنت سی جو انکار یہان رکھتے ہین

پیروی کیون نہو سُنت کی پسند اے مسلم
ہم بخاری کی خبر ورد زبان رکھتے ہین

دیگر

ہے ذاکرونکا رنج بھی راحت سے کم نہین
اور عیش غافلونکا مصیبت سے کم نہین

بندیکو جس وقار مین حاصل غرور ہو
وہ عزت اوسکے واسطے ذلت سی کم نہین

ذلت مین ہو رضائے الٰہی اگر نصیب
ذلت نہین ہے بلکہ وہ عزت سے کم نہین

اہل کرم کے ساتھ نہ شیخی کر اے شجاع
مرد سخی بھی اہل شجاعت سے کم نہین

مت دیکھ چشم کبر سے عاصی کو زاہدا
اُسکی بھی گریہ تیری ریاضت سی کم نہین

بوئیگا یہان جو بیج سو کاٹیگا پہل وہان
دنیا کی زندگی بھی زراعت سی کم نہین

گمراہ پیر جی کا ہدایت نہین ہے کام
بلکہ ہدایت اونکی ضلالت سی کم نہین

ہے مومنونکے حق مین تو زندان یہ جہان
اور کافرونکے واسطے جنت سی کم نہین

نعمت بڑی مین گو کہ یہ دنیا کے سیم و زر
نکلین نہ راہ حق مین تو آفت سی کم نہین

اے پیر خواب خور مین جوانی تو طے ہوئی
اب یہ بھی چند روز غنیمت سی کم نہین

دل مین جو ڈاہ بغض ہو اور منہ سی واہ واہ
تو مدح اسطرحکی مذمت سی کم نہین

ہر خصلت پیمبر و ہر عادتِ رسول
سنت کی پیروی مین عبادت سی کم نہین

عالم اگر ہو بہرۂ نیکی سے بے نصیب
تو قابلیت اوسکی جہالت سی کم نہین

اے یار کیون تو نفس کو سمجھے ہے خیر خواہ
دشمن کی دوستی بھی عداوت سی کم نہین

کبر و خودی کے کافر سرکش کو مارنا
غازیٔ دیندار کی جرأت سی کم نہین

اقرار کر کے شاہ سے ایاک نعبدُ
انکار بندگی کا بغاوت سی کم نہین

کرنا تو کام آپ کمینونکا اختیار
لینا بڑونکا نام حماقت سی کم نہین

اجماع گو کہ کہتے ہین جمہور ناس کو
حق پر ہو ایک ہی تو جماعت سی کم نہین

نزدیک طالبان رضائے حبیب کے
محبوب کے وعید بشارت سی کم نہین

کھیتی کا شغل یا ہو تجارت کا کاروبار
مولیٰ سی لو لگے ہی تو خلوت سی کم نہین

قطرہ جو خوف حق سی ٹپکتا ہے اشک کا
لولوے ابدار کی قیمت سی کم نہین

ایدل نہ جان یہ کہ قیامت ابھی ہے دور
سختی گور ہول قیامت سی کم نہین ؛

مسلم کی اس غزل کو نہ سمجھے تو خاک ہے
سمجھے تو کیمیائے ہدایت سی کم نہین

دیگر

وائے اب دین منور کا پتا لگتا نہین — حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہین
ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہین — سُنتِ ساقی کوثر کا پتا لگتا نہین
سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمین — پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہین
شرک و بدعت فسق آتا ہے نظر چار ونطرف — حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہین
ہر جگہ رشوت ربا چوری ٹھگی ہے آشکار — مال طاہر کسب اطہر کا پتا لگتا نہین
دیکھتا ہون جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل — نرم دل دلجوئی دلبر کا پتا لگتا نہین
کو بکو مکار پیر دنکی ہوئین ہین گرمیان — بے ریا بے طمع رہبر کا پتا لگتا نہین
بادۂ لذات دنیا مین پڑا ہے ہر کوئی — طالبان آب کوثر کا پتا لگتا نہین
اغنیا اسوقت کی کنجوس مکھی چوس ہین — صاحب جود و مخیر کا پتا لگتا نہین
محفل رقص و غنا مین مردوزن کا ہی ہجوم — مجلس قرآن مین اکثر کا پتا لگتا نہین
ہے اکھاڑون مین ندا کے دم مارو یا علی — نعرہ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہین
گنج مین دشمن غلامی کیلئے موجود ہے — رنج مین خویش و برادر کا پتا لگتا نہین
مولوی اب طالب دنیائے جیفہ ہوگئے — وارث علم پیمبر کا پتا لگتا نہین
حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا سو پچاس — دل مین اونکے خوف محشر کا پتا لگتا نہین
سچ ہے گر لا تکتمون الحق پہ وہ کرتے عمل — لقمۂ تر نقرہ و زر کا پتا لگتا نہین
رسم الفت کی گئی اوٹھا امانت کا رواج — باوفا مفلس تونگر کا پتا لگتا نہین
دیدۂ احباب سے آب مروت گر گیا — یاری و خویشی کی جوہر کا پتا لگتا نہین
چھا گیا نیکو نکے دلپر صحبت بد کا غبار — جسطرح بدلی مین اختر کا پتا لگتا نہین
کیون نہو ہر ملک مین جور و ستم کا زور و شور — بادشاہ دادگستر کا پتا لگتا نہین
بنگئے فرزند برخوردار جورو کے غلام — ایک بھی متبوع مادر کا پتا لگتا نہین

مرد و زن رکھتے ہین تن پر بیحیائی کا لباس ❊ پردہ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہین
صحبت صالح جہان سے اسطرح عنقا ہوئی ❊ جسطرح گوگرد احمر کا پتا لگتا نہین
بے ادب خود غرض ہے ہر ایک شاگرد و مرید ❊ متبع فرزند نوکر کا پتا لگتا نہین
کر لین یہ گمراہ گمراہی کی اپنے دہوم دہام ❊ جب تلک مہدی کے لشکر کا پتا لگتا نہین
اتبوا ے مسلم کنارا ہی پکڑنا خوب ہے ❊ زاغ کے اندر کبوتر کا پتا لگتا نہین

دیگر

دلا یاد کر اوسکو کہ جسکی سوا تراد و نو جہان مین پناہ نہین ❊ سر صدق کو در پر اوسیکے جہکا کوئی دوسری جا پناہ نہین
یہان چہوڑ کر جسنے خدا کے چاہا غیرونسے جا مراد و مدد ❊ ہے وہ باغی و سرکش و مشرک اشد ہوگا معاف کبھی گناہ نہین
ہو خواہ جو راہ سوے ہٹا چلا راہ کجی سے قدم کو بڑہا ❊ گر اخندق نار مین کہا دغا کوئی اوسکی نجات کی راہ نہین
اے خالق جن و خدای بشر غم قبر و حساب و عذاب سقر ❊ پہ چلے وہ سیہ بخت کہ جسکے اوپر تری لطف و کرم کی نگاہ نہین
وہی طالب نقرہ و زر ہوون یہان وہی عاشق چشم و دہن ہون یہان ❊ وہی بلبل زاغ و زغن ہو یہان جسے جو قصور کی جا نہین
آگے شاہ سکندر و بخت نصر لیا سارے زمین کو بہ تیغ ظفر ❊ گئے کر کرا کیلے یہان سے سفر لیا دولت و ملک و سپاہ نہین
اگر اہل جہان عز یا صفا زیبا ہو عالی نسب و یا فہ ہی علم و ہنر ❊ ہو حکم الہی سے منکر اگر کوئی اوس سا ذلیل و تباہ نہین
کرو فخر نہ اے رخ رشک چمن نہین عیب جو ہو سیہ فام بدن ❊ اچہی چال سے نیک چلن خدا دیکہے ہے سرخ و سیاہ نہین
لیا جامہ بکر و ریا سے نکل نکر اپنی متاع عمل مین خلل ❊ خدا چاہے ہے بندونسے نیک عمل قمیص و ازار کلاہ نہین
ہو کے فضل الہی قبول کسیکا اگر جیہی اوسے ہے تر بخت جگر ❊ جہان سنت نبوی آوے نظر نہان آئیے شیخ و شاہ نہین
اے طالب قرب خدا دم نعم بہا چشمہ اشک نے دیدہ نم ❊ نہو اوسکو نصیب وصال صنم جسے ہجر مین گریہ و آہ زار نہین
جسے نقرہ و زر یہان ہاتھ لگا ہوئی قدر جہان مین وقار بڑہا ❊ وہان حشر مین اہل یقین کے سوا کسی شخص کی عزت و جاہ نہین
تہ دل مین کبر و ریا کو جما نہ تو کینہ و حرص و حسد کو چہپا ❊ بہلا حضرت علم غیب ہے کیا تری عیب نہان سے آگاہ نہین
سارے عضو ہونگے گنہ سے بچا اونہین طاعت و طاعت خدا مین لگا ❊ لگے تھے سا جو ہین وہ رقیب کیا تیرے قول و عمل کے گواہ نہین
اے حضرت خالق ارض و سما ہے یہ مسلم عاصی کی تجہسے دعا ❊ کہ تو بخش دے اسکا قصور و خطا سوا تیرے کرم کی پناہ نہین

ردیف واو

شقی ازلی سے دنیا مین بھلائی ہو تو کیونکر ہو
جو ہے ازلی سعید اوسے برائی ہو تو کیونکر ہو

خداوندا بجز تیری نگاہ فضل و بخشش کے
اسیر دام عصیانکی رہائی ہو تو کیونکر ہو

غلامان ہوس اور خادمان حرص سے افسوس
توکل کسطرح ہو پارسائی ہو تو کیونکر ہو

نہ جسکے پاکو طاقت ہو نہ بر مین توشۂ منزل
در مقصود پر اوسکو رسائی ہو تو کیونکر ہو

یہانکی مشکل آسانی وہانکی مخلصی یارب
اگر تیری نہین مشکلکشائی ہو تو کیونکر ہو

تمیز حق و باطل امتیاز حلت و حرمت
ہوس زر کی تہ دل مین سمائی ہو تو کیونکر ہو

اسی سودائی بندیکو کیا اللہ سے غافل ہے
کہ ہو نام و نشان کیونکر برائی ہو تو کیونکر ہو

کیا جب نفس نے اپنا تسلط کشور دل پر ہے
تو اوس مسکین سے فرمانروائی ہو تو کیونکر ہو

بدونکی ہمنشینی مین برونکی یارباشی مین
وداد احمدی قرب خدائی ہو تو کیونکر ہو

اگر ہر موے تن کے تشار رکھتا ہو ہنر سو سو
فزون قسمت سے حاصل ایک رائی ہو تو کیونکر ہو

سعادت جنکی ہے ازلی وہین جسنے نباہی ہو
یہان اوس سے سرانجام بھلائی ہو تو کیونکر ہو

طریق حق پرستی مین موحد بندۂ کامل
خدا کو چھوڑ غیرونکی دہائی ہو تو کیونکر ہو

نہو جبس سالک گمرہ کو نیک و بد سے آگاہی
مفید اوس بیخبر کی رہنمائی ہو تو کیونکر ہو

میسر عابدونکو نور خورشید حضوری کا
رخ دلپر گھٹا غفلت کی چھائی ہو تو کیونکر ہو

میان حق و باطل صلح جوئی بیوقوفی ہے
عمر او ربوجہل مین آشنائی ہو تو کیونکر ہو

عمل بے سود ہے جس مین نہو اخلاص اے مسلم
متاع خام مین ڈیڑہ سوائی ہو تو کیونکر ہو

دیگر

دلا لازم ہے اوس خاوندکی حمد و ثنا تجھکو
کہ جسنے نعمتین اپنی ہزارون کین عطا تجھکو

کیا کرتا رہا تو اوسکی نافرمانیان ہردم
وہ اپنی نعمتون سے پرورش کرتا گیا تجھکو

گذاری زندگی لہو و لعب مین تو نے اے غافل
نہ آئی ایک ساعت بھی حیا اے بیحیا تجھکو

خدا کو چھوڑ کر پھرتا ہے تو جو دربدر مارا
بشر ہی ہے یا کہ دیوانہ بتا کیا ہوگیا تجھکو

یہاں تو دوڑتا پھرتا ہے بیکلی کے کاموں میں
قیامت مین ملیگی اس شرارت کی سزا تجھکو

خدا کی بندگی مین آج کر چالاکی و چستی
کہ اک دن ناگہاں دنیا سے ہونا ہے جدا تجھکو

اگر جرم و خطاکاری کی بیماری سے عاری ہے
پیا کر شربت توبہ خدا دیگا شفا تجھکو

تمنا ہے کہ ناقص سے ابھی ہو جاؤں مین کامل
تو کر لے نفس کو کشتہ یہی ہے کیمیا تجھکو

جہانتک ہو سکے مضبوط کر توحید سنت کو
مسلمانیکی بیخ اصلی دیا مین نے بتا تجھکو

چلیگا تو اگر شادی و غمی مین راہ سنت کی
خدا سے بخشوا دینگے محمد مصطفی تجھکو

مخالف ہی جو سنت کا نہو نا معتقد اوسکا
کہ دیگا ایکدن دام ضلالت مین پھنسا تجھکو

اوسیکو جان دل سے پیر مرشد اوستاد اپنا
ملے جس سے طریق مصطفی راہ ہدا تجھکو

دلا آشنایان خدا کی آشنائی نے
خدا کی آشنائی سے کیا نا آشنا تجھکو

پڑھی اکثر کتابین اور سنی وعظین بہت لیکن
ابھی تک کچھ اثر اوسکا نہین دلمین ہوا تجھکو

نہ بھول اس بندگی و طاعت ناقص پہ اے مسلم
بجز فضل الہی کے نہین ہے آسرا تجھکو

دیگر

یا الہی ہو عطا دل کی صفائی ہمکو
تا نظر آوے تری جلوہ نمائی ہمکو

بار عصیان سے قدم اوٹھ نہین سکتا آگے
در پہ اللہ کے مشکل ہے رسائی ہمکو

شوکت شاہی مبارک ہو تجھے اے خسرو
کوچہ رب کی خوش آتی ہے گدائی ہمکو

اے صبا رکھے خدا تجھکو ہمیشہ خرم
گل توحید کی بو تو نے سونگھائی ہمکو

کسطرح بحث مین دب جائین مخالف ہم سے
حق نے بخشی ہے الہی تاب گویائی ہمکو

اپنی مشکل مین تو پیرونکو پکارا اے مشرک
مالک الملک کی کافی ہے دوہائی ہمکو

ہمکو فرصت نہین لڑنیکی عزیز و تم سے
نفس سے رہتی ہے ہر وقت لڑائی ہمکو

ہم خطا کرتے ہین اللہ چھپاتا ہے اوسے
ایسے ستار سے کچھ شرم نہ آئی ہمکو

چاہِ بدعت سے مجھے جیسے نکالا یارب
ظلمتِ فسق سے بھی بخشی رہائی ہمکو

چال تفریط کی کرتا نہین اللہ پسند
اسلئے بیچ کی رفتار خوش آئی ہمکو

ہونگی ہم لوگ اگر دلسے خدا کے تابع
دین و دنیا کی خدا دیگا بھلائی ہمکو

ہے تہ دل مین اگر عزت عقبے کی ہوس
تو محض لغو ہے دنیا کی بڑائی ہمکو

بخت بیدار ہوا خواب سے اوس وقت اپنا
جب صدا اینکی پیرون نے سنائی ہمکو

جیسے پرہیز گنا ہون سے گیا اے مسلم
متقی کہنے لگی ساری خدائی ہمکو

ردیف ھا

جو چست ہو مولی کی اطاعت مین زیادہ
ہے تیز وہی عقل و فراست مین زیادہ

ہی علتِ غم خواہش دولت مین زیادہ
اور دولتِ آرام قناعت مین زیادہ

جس بندۂ ذاکر کو حضوری ہی میسر
ہے لطف اوسے قرب سے فرقت مین زیادہ

ہین گوشہ نشینی مین بہت فائدے لیکن
ہین اوس سے بھی نیکونکی رفاقت مین زیادہ

مشکل سے ادا فرض ہو ایام مرض مین
پڑہ نفل ولا حالت صحت مین زیادہ

ذاتونسے بڑائی نہین اللہ کے نزدیک
تقوی ہی سے ہوتا ہے شرافت مین زیادہ

ہر مشرک و کافر ہے سگ و خوک سے بدتر
گو ذات مین بہتر ہو ریاست مین زیادہ

ہین ظاہری جو اہلِ یقین دل سے منافق
پائین گے سزا سب سے قیامت مین زیادہ

تو عالم گمرہ کو نکہہ مرشد و ہادی
بوجہل سے جان اوسکو جہالت مین زیادہ

جس عزت و رتبہ مین ہو اللہ فراموش
اوس جاہ سے توقیر ہے ذلت مین زیادہ

پیران پُر از مکر کی غیبت مین نہین عیب
ہے اجر نہین اونکی مذمت مین زیادہ

اگاہ تو مطلق نہین کچھ باطل و حق سے
ہین تیز مگر بیعت خلقت مین زیادہ

ہین آپ تو مکار نشہ خوار زناکار
دعوی ہے بزرگونکی خلافت مین زیادہ

پڑہ پڑہ کوئی ناظر کوئی مختار ہوا تیز
چالاک ہوا کوئی وکالت مین زیادہ

کیونکر نہ فراموش کرین گور و غم حشر
گم ہوگئے عنقا کیطرح اہل سخاوت
ہین عورتین خوشخوئی و اخلاق سے خالی
عورت مین سنگار و لسی کچھ آتی نہین خوبی
عالم کہ جو کرتا ہے عمل علم پر اپنے
مسلم ہے سزاوار تہین یہ کہ شب و روز

اتا ہے زر و سیم جو رشوت مین زیادہ
مشہور تو نگر ہین نجالت مین زیادہ
اور عادت شوخی و شرارت مین زیادہ
پیاری ہے جو ہو زیور عصمت مین زیادہ
بیشک ہے اثر اوسکی نصیحت مین زیادہ
مشغول رہو کار ہدایت مین زیادہ

دیگر

یارب مرون مین سنت خیر الوری کیساتھ
غازی کا اجر کیون نہو پرہیزگار کو
جس بدروش کو مسلک سنت نہین پسند
جب تک شفا نہ شافی برحق دے اے مریض
دارو مین ہے اطبیب حقیقی اثر نہان
پیارا ہے وہ خدا کا جو باجاہ و ملک و مال
عورت جو ساتھ مفلس شوہر کے رنج اوٹھائے
کیون شیفتہ ہے قحبۂ دنیا کا اے عزیز
جاتی ہے داغ دیکے یہ دنیا ہے بیوفا
اے دل تو پیروی محمد مین سر جھکا
بندے یہان جو کرتے ہین نیکی بدی کے کام
ایماندار کیسے ہو اہل ریا پلید
ازلی شقی جو ہے سو نہوگا سعید اب
اے یار دا اپنے توشۂ عقبیٰ کی لو خبر

محشر مین بھی کھڑا ہون شفیع الوری کیساتھ
کرتا ہے جنگ کافر نفس و ہوا کیساتھ
شاید مخالفت ہے اوسے مصطفا کیساتھ
صحت تجھے نہوگی میسر دوا کیساتھ
یہ اعتقاد شرک ہے رکھنا دوا کیساتھ
رکھتا ہے دلبری و تواضع گدا کیساتھ
جنت مین جائیگی حضرت خیر النسا کیساتھ
عاقل کہین لگاتے ہین دل بیوفا کیساتھ
عاشق سے گو کہ ملتی ہے ناز و ادا کیساتھ
سچی اگر ہے تجھکو محبت خدا کیساتھ
پائینگے اوسکو گور و قیامت مین جا کیساتھ
ایمان دلمین رہ نہین سکتا ریا کیساتھ
گو اوسکے زندگی ہو بسر اتقیا کیساتھ
منزل خوشی سے گھٹتی ہے برگ و نوا کیساتھ

مسلم کا آب و خور دیہاں سے ہو جب تمام	یارب اسے اوٹھایو اپنے رضا کیساتھ

دیگر

بکثرت پڑھ دلا استغفر اللہ	کہ ہے مغز دعا استغفر اللہ
رسول پاک خود معصوم سو بار	پڑھا کرتے سدا استغفر اللہ
نماز صبح کو پڑھ کر کے سو بار	پڑھا کر جی لگا استغفر اللہ
نماز فرض سے جب ہو تو فارغ	تو پڑھ سہ مرتبا استغفر اللہ
تہجد پڑھکے ہر شب کو پڑھا کر	بصد آہ و بکا استغفر اللہ
گناہ عاصی کے مٹتی ہین اسی دم	جبھی اوسنے کہا استغفر اللہ
مس عصیانکے حق مین اے گنہگار	سمجھ لے کیمیا استغفر اللہ
برائے عاصیان بہر ہراسان	وسیلہ ہے بڑا استغفر اللہ
ضرور ابلیس بھی بخشا ہی جاتا	جو کہتا بیحیا استغفر اللہ
ہوا تھا غرق فرعون اس سبب سے	کہ بھول اوسکو گیا استغفر اللہ
نہین قارون بھی دہنتا زمین مین	اگر وہ بولتا استغفر اللہ
جو چاہے دام مشکل سے رہائی	پڑھے صبح و مسا استغفر اللہ
مریض ناتوان سی جاکے بولو	کہ ہی تیری دوا استغفر اللہ
خدا افلاس سے بخشے رہائی	پڑھے گر بینوا استغفر اللہ
گرے جب خلد سے آدم زمین پر	پکارا سالہا استغفر اللہ
کئے ہمنے ستم جانون پر اپنے	کہ گندم کھا لیا استغفر اللہ
خداوندا ہمین اپنے عمل کی	ملی پوری سزا استغفر اللہ
خطا اب بخشدے مولی کہ ہمنے	کیا توبہ پڑھا استغفر اللہ
پڑی جب پیٹ مین مچھلی کے یونس	کیا رو رو ندا استغفر اللہ

تو یارب پاک ہے معبود میرا
کیا مینے جفا استغفراللہ

وہین ان صاحبان غم کے حق مین
ہوا مشکلکشا استغفراللہ

غرض اکسیر ہے کل حاجتو نمین
بقول مصطفا استغفراللہ

قیامت مین ہمارا ہوکے شافع
خطا بخشائیگا استغفراللہ

بدیکی جا عملنامہ مین نیکی
لکھی دکھلائیگا استغفراللہ

خدا ہوتا ہے اوس عاصی سے بیزار
نہین جسنے پڑہا استغفراللہ

شقی ہے وہ جو استغفار چہوڑکر
پڑہے صالح سدا استغفراللہ

مجھے اس نفس نے بہکا کے یارب
بنایا بیحیا استغفراللہ

گنہ سے دفتر اعمال اپنا
سراسر بہر گیا استغفراللہ

پکارون ہون بصد آہ و فغان سے
ترے در پر پڑا استغفراللہ

تمنا ہے کہ مسلم اس جہان سے
چلے کہتا ہوا استغفراللہ

ردیف یائے تحتانی

اے قلم حمد خدا مین سر جہکانا چاہئے
بعدہٗ نعت نبی مین لب ہلانا چاہئے

بات تہوڑی سی یہان ہوتی ہے سبکے کام کی
گوش دل ہر شخص کو اسپر لگانا چاہئے

خوب وایدل جہنم کا تجھے گر خوف ہے
آتش دوزخ کو آنسو سے بجہانا چاہئے

کیسے ہی چہوٹی ہو نیکی تو اوسے ہلکی نجان
رب کو بخشش کے لئے کوئی بہانا چاہئے

روشنی کی ہے اگر خواہش اندہیری گور مین
رات کو شمع تہجد کو جلانا چاہئے

مار و کژدم سے وہانکے ہے اگر دل مین ہراس
کلمۂ طیب کا افسون لیکے جانا چاہئے

چاہتا ہے کیون خدا سے اور بندونسے مدد
دودہ مین پانی نہین ہرگز ملانا چاہئے

اپنی تقصیر و خطا اللہ سے پڑہ کر نماز
ہاتہ اوٹہا کر اور رو رو بخشوانا چاہئے

بہر رہا ہے نیک و بد سودے سے بازار جہان
جانچ کر دام اسمین ای گاہک لگانا چاہئے

لگ رہے ہین چور ڈہنگ اس کوچہ و بازار مین
جیب گھڑی ہوشیاری سے بچانا چاہیے

اس چمن مین تھا گل کے خار بھی ہین بیشمار
دامن اے گلچین نہ کانٹونمین پھنسانا چاہیے

ایمیان غواص اس دریا گوہر مین تجھے
جانکو آفات بحری سے بچانا چاہیے

لذت دنیا یہ شہد شیر ہے ای ہوشمند
اپکو اسپر نہ مکھی سا گرانا چاہیے

حق اور باطل کی رکھ پہچان اے اہل تمیز
سنکھیا مصری کے دہوکے مین نہ کھانا چاہیے

آدمی لاچار جب ہوتا ہی مارے بھوکھ کے
اولا کھتا ہے یارب مجھکو کھانا چاہیے

پیٹ دونون وقت جب بہرنے لگا آرام سے
تب لگا کہنے کہ اب مجھکو خزانہ چاہیے

یہ بھی اوسکی جسگھڑی پوری ہوئی دلکی مراد
اب کھے رہنے کو میرے بالاخانہ چاہیے

بالاخانہ پر لگا سونے تو اب لایا ہوس
ایک عورت مہ جبین سے گھر بسانا چاہیے

یہ بھی جب پایا تو پہر بولا کہ ای مالک میرے
ایک پتلا آنکھ کا مجھکو دکھانا چاہیے
(یعنے فرزند)

الغرض بہرتا نہین ہرگز کبھی شکم حریص
نقش طمع و حرص کا دل سی مٹانا چاہیے

صابر و شاکر ہو اوسپر جو تجھے دیوے خدا
آپکو در در نہ کتے سا پہرانا چاہیے

جبکہ فوج حرص ہر جانب سے آکے گھیرلے
اوسکو شمشیر قناعت سی ہٹانا چاہیے

دلکو اپنے جسگھڑی سختی مین گھبرانے لگے
قصہ ایوب و یونس کو سنانا چاہیے

ہے تجھے منظور اپنی مشکل آسانی دلا
غیر کی مشکل مین جا کر کام آنا چاہیے

بس کر ای مسلم تو بگڑی حال کو اپنی بنا
پند عامل ہوکے غیرونکو سنانا چاہیے

دیگر

نقش حب ایزدی دل پر جمانا چاہیے
ماسوا اس نقش کے سبکو مٹانا چاہیے

عرش دل جای نزول حضرت رحمان ہے
غیر کو ہرگز نہین اوسپر بٹھانا چاہیے

خانہ دل مین جگہ جسنے دیا ہی غیر کو
اوس لعین کو کم نہین مشرک سی جانا چاہیے

جلوہ محبوب کا طالب اگر ہے ای عزیز
پردہ غفلت تجھے دل سے اوٹھانا چاہیے

آرہی ہے نحن اقرب کی صدا محبوب سے — بختِ خوابیدہ کو اے طالب جگانا چاہئے
پاس ہی محبوب ہو پھر ہمکو ہو دوری نصیب — وائے ایسی زندگی سے مر ہی جانا چاہئے
آرزو ہے وصل جانان کی تجھے اے جانمن — وادیٔ فرقت مین جانبازی دکھانا چاہئے
بحر ذکر اللہ دریائے فنافی اللہ مین — پہر دُر آرزو غوطہ لگانا چاہئے
چھیل کر حرف دوئی کو کارد توحید سے — عشق کے دفتر مین نام اپنا چڑہانا چاہئے
طالب دیدار حق کو مثل فرہاد العزیز — کوہِ غم مین جان شیرین کو کھپانا چاہئے
گرچہ ہمکو غیر ممکن ہے وصال ذوالجلال — بارگاہِ قرب حق تک بھی تو جانا چاہئے
دل نہین زندہ ہے تو اوس مردہ بیجان کو — حی اور قیوم کے دم سے جلانا چاہئے
سانس بالائی اوٹھے ہمراہ لفظ لا آلہ — ساتھ الا اللہ کے دم کو گرانا چاہئے
مژدۂ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی خبر — طالب مایوس خاطر کو سنانا چاہئے
زاہد آنجکو مبارک ہو جو حور و قصور — عاشقو نکو کوچۂ جانان مین جانا چاہئے
طالب مولا نہ بن تو اے فدای حور عین — آپکو شہوت پرستو نین بتانا چاہئے
اہل مولا سے نکر اے اہل دنیا ہمسری — روبرو مردو نکے زن کو منھ چھپانا چاہئے
مارتا ہو جو کوئی حب خداوندی مین دم — اُسکو حبِ احمدی مین لین جانا چاہئے
دین اور دنیا کے ہر ایک رنج اور آرام مین — اتباع احمدی مین سر جھکانا چاہئے
آل و اہل بیت و اصحاب نبی کا بھی ضرور — اعتقاد و دوستی دل مین جمانا چاہئے
بغض ہو اون مین کسی سے دلمین جس مردود کے — ہاویہ کی غار مین اوسکا ٹھکانا چاہئے
اندنون ہین سیکڑون ایسی محبان رسول — سامنے سنت کے جنکو دم دبانا چاہئے
اونکے ہر یک فعل کو ہر قول کو ہر حال کو — راہ سنت کی کسوٹی سے لگانا چاہئے
مخلصو نکو اونکے پہندے سے بچانیکے لئے — حال کچھ بعضے پلید و نکا سنانا چاہئے
مصطفےٰ سے تو تہجد بھی قضا ہوتی نہ تھی — پنجگانہ سے بھی انکو سو بھانا چاہئے

کسطرح وہ مست ہون سُنکر بجاری کی حدیث
راگ سے اونکو بجارحال آنا چاہیے

خنجر و نیزہ سپر خیر البشر کا تھا سنگار
صندل و مسی حنا اونکو لگانا چاہیے

شادی زہرا مین ہو حمد خدا نعتِ رسول
شادیون مین کسبیان انکو نچانا چاہیے

اُمِ کلثوم و رقیہ کا تو ہو ثانی نکاح
بیٹیان بیوہ انہین گھر مین بٹھانا چاہیے

پاس کی مسجد تو انکے واسطے سو کوس ہو
محفل مولود مین کوسونسے جانا چاہیے

ہین حقیقت مین یہ سارے دشمن خیر البشر
جوتیان ایسے پلیدون کو لگانا چاہیے

منزلِ مقصود پر مسلم پہونچنا ہے اگر
آپ کو پیچھے پیمبر کے لگانا چاہیے

دیگر

جسکو قہر ایزدی سے رستگاری چاہیے
اُسکو دل سے آہ اشک آنکھونسے جاری چاہیے

جسکی بندونپر ہزارون بخشش و انعام ہین
ہر گھڑی اوس کبریا کی یادگاری چاہیے

طالبان قرب محبوب حقیقی کو ضرور
اشکباری دلفگاری جان نثاری چاہیے

جو ہوا طالب بہا گلشن فردوس کا
کیا اوسے سیر گل باغ و بہاری چاہیے

شاغلان لذت دنیائے جیفہ کو مدام
مجلس رقص و شراب و سودخواری چاہیے

عاصیان شوق کو امید بخشش کی نہین
اہل عصیان کو شفیع شرمساری چاہیے

جبکہ یہ دنیا ہے مومن کیلئے زندان سرا
کیون نہ پھر یان رنجش و تکلیف و خواری چاہیے

ہے اگر دنیا مین ٹوٹا جھونپڑا پروا نہین
جنت الفردوس کی محل و اٹاری چاہیے

شعلۂ نار جہنم کو بجھانے کے لئے
دیدۂ پر خوف حق کی اشکباری چاہیے

گوہر اعمال پر بازار محشر مین ضرور
رونق اخلاص کی آبداری چاہیے

ہے مسافر منزل گور و قیامت کی تجھے
ساتھ لینا توشۂ پرہیزگاری چاہیے

اے مسافر کیون پڑا سوتا ہے تک بیدار ہو
کوچ سے پہلے ہی چلنے کی تیاری چاہیے

اے فقیر نفس کش اے صوفی خلوت نشین
نفس و شیطان کی ٹھگی سے ہوشیاری چاہیے

صاحب توحید کو اور اہل سُنت کو فقط
قول نبوی اور قولِ کردگاری چاہئے

جب لکھین ظاہر حدیث اور فقہ مین ہو اختلاف
دیکھنا اس باب مین مسلم بخاری چاہیئے

سنیو لینا اگر ہے سو شہیدون کا ثواب
شوخیو پیر جاہلونکے بردباری چاہیئے

بندگانِ باوفا کو اپنے آقا کی مدام
پیروی فرمانبری خدمت گذاری چاہیئے

نقش بندی ہے اگر تو حق پسندی ہے ضرور
مجمع باطل سے اوسکو انتشاری چاہیئے

اے مجددیہ تجھے اذکار اور اشغال مین
سُنت خیر البشر کی پاسداری چاہیئے

قادری چشتی نکھلایا اگر تو کیا ہوا
بندگی دل کی صفائی آبداری چاہیئے

دل سے اے مسلم کر اپنے دُور سودائے غرور
بندۂ خاکی کے حق مین خاکساری چاہیئے

دیگر

دنیا مین جو بیادِ خدائے نعم رہے
مر کر میان روضۂ باغ ارم رہے

جسوقت جل شانہٗ خود منصفی کرے
ہیبت سے ہر نبی و ولی خشک دم رہے

کوئی کسیکے حق مین نہوگا وہان شفیع
جسپر مگر خدائے برین کا کرم رہے

میدان روز حشر مین دنیا کا ہر عزیز
آنکھین چرا کے آہوے وحشی سا رم رہے

چوری ریا فریب دغا سبکا جائے کھل
جسپر خدا کا رحم ہو اُسکا بھرم رہے

دنیا کا دہوم دہام یہ دنیا ہی تک ہے بس
لیکن وہان یہ گنج نہ ملک و حشم رہے

پوچھین گے اہل خلد کہ اے ساکنان نار
تم کیون میانِ نار برنج و الم رہے

دینگے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز
اور اس عذابِ نار کو جھٹلاتے ہم رہے

حق نے دیا تھا مال نہ دیتے تھے ہم زکوٰۃ
مال حرام و سود سے بھرتے شکم رہے

جور و ستم حرام و شراب و کباب مین
مکر و دغا فریب مین سارے جنم رہے

سب لوگ ذو الجلال کی کرتے تھے بندگی
ہم اوسکو چھوڑ پوجتے دیر و صنم رہے

ہم عالمون کی نیک طریقہ کو چھوڑ کر
گمراہ پیر جی کے سدا ہمقدم رہے

اوس روز چاہتے ہو جو امان دوستو | خوف خدا سے شام و سحر چشم نم رہے
ذکر خدا ای پاک مین جاری رہے زبان | لہو و لعب کے حق حق و بق بق مین کم رہے
دل گرد شرک و ظلمت بدعت سی صاف ہو | توحید حق و سنت نبوی الم رہے
اخلاص دلسے کیجئے مولا کی بندگی | گردن سدا رضاء الہی مین خم رہے
مسلم کو دیکھیو حشر مین یارب وہین امان | جس جا کہڑا لواے شفیع الامم رہے

دیگر

مومنان خوش طریقہ کا خدا غفار ہے | کافران بد روش کے واسطے قہار ہے
آگے مالک کے جو خادم کو کرے جہک کر سلام | اوس غبی کے بوجھ پر اللہ کی پہٹکار ہے
آپکو مشغول رکھ ایدل خدا کی یاد مین | قرب درگاہ خداوندی اگر درکار ہے
ہین وہی بندہ مومنین سچی طالبان ذو الجلال | جنکی آنکھون کے تلے دنیا سڑی مردار ہے
دین کے کام مومنین جو دنیا کا رکھتا ہی لحاظ | اوسکا دعوی دینداری کا محض بیکار ہے
اس جہان بے وفا مین طالبان دین کو | دل لگانا قحبۂ دنیا سے زہر مار ہے
ہوش کر سر خواب غفلت سے اوٹھا ای بیخبر | گور منہ کھولے ہوئے تیرے لئے طیار ہے
کسطرح حب الہی اوسکے دلکو ہو نصیب | لوح دل پر جسکے نقش درہم و دینار ہے
اہل سنت کیون نہ پہونچین منزل مقصود پر | راہبر اونکی حدیث سید ابرار ہے
ایدل اوس گھر کو بنا جس گھر مین رہنا ہی سدا | یہ سرای فانیہ دو روز کا گھر بار ہے
اپنی اس آلایش عصیان سے ای عاصی نڈر | میل عصیان کے لئے صابون استغفار ہے
اندنونکی دینداری ہی عجب انداز کی | متقی کہتے ہین جسکو لوگ وہ بدکار ہے
سنت توحید کی محفل نہین آتی نظر | شرک اور بدعت کا ہر سو گرم تر بازار ہے
سر کسو کے ہاتھ پر مت ہاتھ رکھنا اے میان | آجکل بعضے فقیر و مولوی مکار ہے
پائیگا مسکین جزا سبھی اپنی بہنگام حساب | دس نفر پر بھی یہان جو آدمی سردار ہے

کیسلیے وس بدبخت کی ہوگی جہنم سے نجات
سُنّت و توحید سے جسکو یہان انکار ہے

بس کر اے مسلم نہین مانین گے وے تیرا کلام
جن شریرونکے مقدر مین خدا کی مار ہے

دیگر

حضرت حق مین وہی پیارا بنی انسان ہے
جس بنی انسانکو حق پر یہان ایمان ہے

نور جس انسانکے دل مین نہین ایمان کا
بیشک وس انسان سے بہتر کہین حیوان ہے

کیون نہین حکم الہی سے کرے وہ سرکشی
جس نہین روسیہ کا پیشوا شیطان ہے

جو کوئی اللہ کی دل سے کریگا بندگی
جنتی کرنیکا اوسکو وعدہ رحمان ہے

سب سے ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جو ہوئے گا
ایک ایک موتی کا سو سو اوسکو بھی دالان ہے

ندیان جاری ہین جنت مین شراب و شیر کی
جسکی شیرینی و لذت بیحد و پایان ہے

گوشت صدہا قسم مرغونکا وہان موجود ہے
شوربہ دار اور بریان جسکا جو خواہان ہے

نوش کرنیکو وہان میوے ہزارون ہین لذیذ
اور خدمت کو ہمیشہ حور اور غلمان ہے

عورتین بندونکو جو بخشیگا جنت مین خدا
رنگ و روپ انکا بسان لولو و مرجان ہے

بی بیونکے ساتھ اپنے تخت پر تکیے دئے
شغل باہم میوہ خوری کا وہان ہر آن ہے

واجب و لازم ہے ہمپر اوس خدا کی بندگی
جسنے بندونکے لئے کیا کیا کیا سامان ہے

دل سے کہہ تو ذات حق ہے وحدہ اور لاشریک
اور محمد عبدہٗ یہ کلمۂ ایمان ہے

کر نماز پنجگانہ کو حضوری سے ادا
درمیان مومن و کافر یہی پہچان ہے

ہے اگر زردار تو ہر سال مین دینا زکوٰۃ
ورنہ یکدن مال یہ تیرا وبال جان ہے

ہے اگر مقدور تو کر حج بیت اللہ کا
واسطے تیرے وہان جانا بہت آسان ہے

ترک کر کینہ کپٹ بغض و حسد کبر و غرور
کیونکہ اوس سے نور ایمانکو ترے نقصان ہے

کذب و دشنام و ریا ہے شیوۂ اہل نفاق
مومنان پاک کی ہرگز نہین یہ شان ہے

کرلے استغفار جلدی ورنہ پچھتائیگا تو
حق مین عاصی کے در توبہ کھلا ہر آن ہے

اپنی انبوہ خطا سے آس بخشش کی نہ توڑ
ربکی دریائے نوازش بیحد و پایان ہے

منزل عقبیٰ کا اپنے جلد کر سامان و ساز
اے مسافر اس سرا مین چار دن مہمان ہے

غیر کو ناچیز اور احقر نجان اے دل کبھی
کیا خبر ہے کون اس مین بندۂ سبحان ہے

شیشۂ دل کو کسی بھائی کے ہرگز توڑ مت
جوڑنا مشکل ہے اوسکا توڑنا آسان ہے

بھول مت دل سے کسیکے نیکی و احسانکو
رب کا ناشکرہ ہے جو ناشکرۂ انسان ہے

رکھ تو ہر ایک حال مین ہر شخص سے شرم و حیا
یہ طریق نیک خوئے حضرتِ عثمان ہے

اے برادر جہل کو ہرگز نکر تو اختیار
علم سے دونون جہان مین مرتبہ ذی شان ہے

سود کا گھر مین وہی رکھتا ہے اپنے کاروبار
جسکو گور و حشر کا دل مین نہین ایمان ہے

جو بدن پالا گیا ہے لقمہائے سود سے
داخل جنت نہو حضرت کا یہ فرمان ہے

جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث
وہ لعین اہل نفاق و صاحب طغیان ہے

کیسے اے مسلم اوسے توحید سنت ہو پسند
شرک و بدعت کیطرف جسکو یہان میلان ہے

دیگر

جسنے خدا سے نور سنوارا محمدی
ہمکو خطاب کرکے پکارا محمدی

خیر الامم ہے جبکہ یہ امت خدا کی پاس
بہتر ہو کیون نہ دین ہمارا محمدی

سوجھے اسیر تیہ ضلالت کو راہ راست
چمکا عرب مین جیسے ستارا محمدی

اے احمدیو ایسے خدا پر ہو جان نثار
جسنے کیا ہے دین تمہارا محمدی

بازار و شہر و قصبہ و قریہ مین ہر ملا
بجتا ہے صبح و شام نقارا محمدی

پہونچا عرب سے روم و دمشق و عراق و شام
ایران و چین و ہند و بخارا محمدی

اس دین حق کے سامنے دین اپنا چھوڑ کر
لاکھون ہوئے یہود و نصارا محمدی

آئی ہے جب سے گلشن نبوی نو بہار
پھول ہین جیسے پھول ہزارا محمدی

توحید کام آئیگی اوسکی نہین کبھی
جسنے کہ نام دل سے بسارا محمدی

دنیا مین گرچہ خوار و ذلیل و حقیر ہے
پروردگار کا ہے پیارا محمدؐی

ستر جہنمی کو نکالے گا نار سے
جاتا ہے راہ حق مین جو بارا محمدؐی

جنت مین جا کے کھائیگا شہد و شراب و شیر
سیب و بہی انار چہوہارا محمدؐی

کرتا ہے دل سے سنت نبوی کی پیروی
بدعت کے شور و شر سے کنارا محمدؐی

سنت سے منہ نہ موڑو کسیکے لحاظ سے
مسلک اگر ہے یارو تمہارا محمدؐی

اکثر ہوئی ہے منکر سنت سے گفتگو
لیکن کسی جگہ مین نہ ہارا محمدؐی

اشرار شرک شورش بدعت کے سامنے
ناچار ہو رہا ہے بچارا محمدؐی

اے رب ہمارے حضرت مہدی کا ہو ظہور
ظاہر ہو شان و شوکت و یارا محمدؐی

آئین سارے مذہب باطل کے دور ہو
جاری ہو رسم دین دل آرا محمدؐی

بہا گئین رسالے پلٹنین کفار خوار کی
آنکھونسے دیکھتے ہی اکھاڑا محمدؐی

اوٹھ جائے علم ہند کے وانگریزی ناگری
گھر گھر پڑھایا جائے سپارا محمدؐی

مل جائین کافرونکے صنم خانے خاک مین
قائم ہو مسجدونمین منارا محمدؐی

تعزیر قید و قتل جہالت کے بالعوض
چمکے قصاص و حد و کفارا محمدؐی

پھیلے تمام ملک مین اسلام اسطرح
کہ دیکھون جسطرف ہو پسارا محمدؐی

مسلم کو گور و حشر کے رنج و عذاب مین
مولی کا آسرا ہے سہارا محمدؐی

دیگر

جب آئے مصطفے رہبر ہمارے واسطے
سہل ہے جادہ حق پر ہمارے واسطے

اوس رسول خیر خواہ عاصیان نے صاف صاف
کہدیا ہر ایک خیر و شر ہمارے واسطے

فرض ہے ہر قول و فعل سید ابرار کا
جی سے خوش ہو کر جھکانا سر ہمارے واسطے

راہ سے ڈگنے کا خطرہ بدعتی کو ہے ضرور
ہمتو سنی ہین نہین کچھ ڈر ہمارے واسطے

جب شب معراج سے لوٹے تو یہ پانچون نماز
لائے تحفہ ساتھ پیغمبر ہمارے واسطے

پرتو معراج ہے ہر روز حاصل پانچ بار | اس نماز فرض کے اندر ہمارے واسطے
حقتعالے سے عطا کروائینگے خیر الورا | کار اندک مین ثواب اکثر ہمارے واسطے
روز محشر مین شفیع عاصیان ہونگے شفیع | سامنے اللہ کے جا کر ہمارے واسطے
بخشوا کر سب گنہ فردوس اعلیٰ مین رسول | حق سے دلوائینگے آخر گھر ہمارے واسطے
تشنگی کا خوف ہی محشر مین غیرون کے لئے | بہہ رہا ہے چشمۂ کوثر ہمارے واسطے
از طفیل مصطفےٰ نفس و ہوا کے ہاتھ سے | دے پناہ اے خالق اکبر ہمارے واسطے
جبکہ قلب مومنین ہے دُر ایمان کا صدف | کیون نہو دل معدن گوہر ہمارے واسطے
جیسے حق گوئی مین ہمنے کھول رکھی ہے زبان | ہر طرف سے تیز ہے خنجر ہمارے واسطے
چھوڑ مت تدبیر کو اے دل خدا کو یاد کر | شاید اب تقدیر ہو یاور ہمارے واسطے
حرص مین کیا سود جبکہ خرمن تقدیر سے | ایک دانہ بھی نہین باہر ہمارے واسطے
ہے غنی کے واسطے دنیا مین آرام و سکون | مفلسی کی گردش و چکر ہمارے واسطے
کیون نہو شہر و بشہر و کو بکو جانا ضرور | آب و دانہ ہے زور آور ہمارے واسطے
آج گر اس نقرہ و زر کا نہ دینگے ہم زکوٰۃ | کل کو ہوگا اژدہا یکھدہر ہمارے واسطے
مال ہے بہر حصول زاد راہ آخرت | گاڑ رکھنے کو نہین ہے زر ہمارے واسطے
جبکہ یکدن مر کے ملجانا ہے خاک گور مین | ہے برابر قصر اور چھپر ہمارے واسطے
عالم ملکوت کی ہو سیر یکدم مین نصیب | بال تقوے مین اگر ہو پر ہمارے واسطے
ہمتو سیدھے راہ پر یارو بلاتے ہین تمھین | کسلئے غصے سے ہو انگر ہمارے واسطے
ٹھوکرین یارب کہانتک کھائینگے سردار کر | ہو عطا اب دین کا افسر ہمارے واسطے
عرض ہے مسلم کی یارب دیجیو ہمکو وہی | جو ترے نزدیک ہو بہتر ہمارے واسطے

دیگر

جو دل مین فخر بالانساب کی رکھتے ہین بیماری | ہوئی ہے شادیان ہوونگی اونکی جان پر بھاری

سناتی ہین ہماری بیٹیان اشراف زادی ہین ۔ سگائی وہ کرے جو ہو جولاہن یا ہو بٹھیاری
قدم پر اونکی پگڑی دہر کر رو رو عرض کرتی ہین ۔ کہ ہی عزت ہماری تیری ہی ہاتھو مین ہی پیاری
پکانا پیسنا اور کوٹنا ہے کام غیرون کا ۔ فقط بیٹھی رہو گھر مین چلاؤ حکم سرداری
ستم ہے آپ توکرتی ہین دس دس بیبیان لیکن ۔ نکرنے پائی بیوہ ایک بھی خاوند بیچاری
کہانتک مثل مینا کی بھلا بہو ونکو رکھو گے ۔ ملو گر ہاتھ جب پنجری سی اوڑجائیگی دلاری
نکرنا عقد بیوہ کا طریقہ ہندوانہ ہے ۔ خدا کے واسطے تم چھوڑدو یہ رسم کفاری
جو رسم کفر پکڑو گے اوٹھو گے ساتھ کافر کے ۔ یہان تم گو کہ رکھتے ہو مسلمانی کی رو داری
اسی رسم برہمن پر تنی ہو شیخ صدیقی ؛؛ لقب اپنا مناسب ہے کہ رکھو شیخ زناری
بیاہ ہو جلد بیوہ کو خیال ننگ کو چھوڑ و ۔ گرائیگی جہنم مین تمہین یہ شرم و عاری
شرف کو گر نچھوڑو گے یہ رسم ہندوانہ تم ؛ تو محشر مین یہ شیخی سیدی دکھلائیگی خواری
نسب کا مول کوڑی بہر نہو میدان محشر مین ۔ جولاہہ اور سید سی عمل کی ہو خریداری
ثواب اوسکو ملیگا سو شہیدونکا قیامت مین ۔ کریگا عقد ثانی گو جو ایسی وقت مین جاری
اگر تم بیوہ مسکین کا جوڑا لگا دو گے ؛ تمہارا حور سی جوڑا لگا دے حضرت باری
جو رکھے گھر مین بیوہ کو تو اوسپر ہر مہینے مین ۔ چڑھے ہے ہر حیض سی یک خون کر نیکی ستمگاری
بظاہر عقد سی بیوہ حیا سکو دکھاتی ہے ؛ مگر چھپ چھپ پرائی مرد سی کرتی ہے نظاری
کھڑی محشر مین ہوگی وہ زن بو جہل کی شامل ۔ حضور بی فاطمہ سے جائیگی ناپاک گنہکاری
سنو اے بیکسو بیوہ اگر کچھ ہوش رکھتی ہو ۔ لے دیکھو اپنی باباجان اور اماں کی ہشیاری
پڑے ناز و ادا سے کاٹتی ہین رات آپس مین ۔ تمہین کہتے ہین بیٹھو صبر سی کونین کے پیاری
سمجھ لو ایسی باباجان کو ایجان قصائی ؛؛ اور ایسے سنگدل بابا کا رکھو نام ہتیاری
دعا ابندہ مسلم کی ہو مقبول یا اللہ ؛ کہ جلدی عقد بیوہ کا بڑے لوگو نمین ہو جاری

دیگر

خدا سے ڈر ذرا اے بے نمازی	وضو کر سر جھکا اے بے نمازی
نہین دل مین تری خوف الٰہی	نہ کچھ شرم وحیا اے بے نمازی
تجھے جسنے کیا پانی سے پیدا	حق اوسکا کر ادا اے بے نمازی
ذرا سر خواب غفلت سے اوٹھا تو	بہت سوتا رہا اے بے نمازی
ہزارون نعمتین جسنے عطا کین	نکر اوسکو خفا اے بے نمازی
شکم مین مان کے جو تجھکو نہ بھولا	تو بھولا وسکو گیا اے بے نمازی
خدا کی بندگی مین سر جھکانا	یہی کام آئیگا اے بے نمازی
تجھے دربار سے مولے کے اپنے	کیا کسنے جدا اے بے نمازی
جھکا سر کو جھکا سر کو جھکا سر	نہ لے سر پر بلا اے بے نمازی
جھکا سر چھوڑ وعدہ آجکل کا	ٹھکانا دم کا کیا اے بے نمازی
جو بندہ چھوڑ دیگا بندگی کو	سو گندہ ہوئیگا اے بے نمازی
تو اپنے شوق سے دوڑا ہوا کیون	جہنم کو چلا اے بے نمازی
نہین غافل کوئی شے بندگی سے	مگر تو بے حیا اے بے نمازی
خدا پر اور نبی پر لاکے ایمان	تو کیون کافر بنا اے بے نمازی
فقط کلمہ بغیر از سر جھکائے	نہ دیگا فائدہ اے بے نمازی
سگ و خنزیر بھی ہین تجھسے بہتر	نہ جان اونکو برا اے بے نمازی
پلیدی ظاہری ہے اونکے اندر	نجس باطن ترا اے بے نمازی
خدا کی بندگی سے کیا تجھے کام	تو سگ ہی پیٹ کا اے بے نمازی
ہوا ابلیس جب سجدہ سے منکر	تو پھٹکارا گیا اے بے نمازی
سدا آب حمیم و خار زقوم	سقر مین کھائیگا اے بے نمازی
ڈسین گے گور مین جب مار و کژدم	کریگا ہائے ہا اے بے نمازی

بطوق آتشین زنجیر ناری — تری ہوگی سزا ای بے نمازی
پکاریگی تجھے غصے سے دوزخ — کہ میرے پاس آ اے بے نمازی
بہت دنیا مین چکھے تر نوالے — ہو اب لقمہ مرا اے بے نمازی
وہان تو ناصحون سے بھاگتا تھا — کہان اب جائیگا اے بے نمازی
چکھاونگی مزہ مین آج تجھکو — ترے انکار کا اے بے نمازی
جھکا سر زندگی مین ورنہ مرکر — بہت پچتائیگا اے بے نمازی
تری مسلم نے کی ہے خیر خواہی — نہو اس سے خفا اے بے نمازی

دیگر

ایدل نادان ہوشیار یکدن موت ہے — کیون غفلت مین ہے سرشار یکدن موت ہے
کھیل مین طفلی کٹی کھوئی جوانی خواب مین — اب ذرا پیری مین ہو بیدار یکدن موت ہے
عمر بھر لایا بجا حرص و ہوا کی پیروی — ہو ذرا خالق کا تابعدار یکدن موت ہے
ایدل آیا ہے یہان توکر کے عہد بندگی — یاد کر وہ قول و اقرار یکدن موت ہے
چھوڑ کر شرک و نفاق و بدعت و فسق و فجور — بندگی مین جی لگا ای یار یکدن موت ہے
بخشوا اللہ سے جرم و خطا رو زار زار — پڑھ ہمیشہ دل سے استغفار یکدن موت ہے
ای اخی اس چاردنکی زندگی کر شانمین — کبر و نخوت سے نہ رہ زنہار یکدن موت ہے
دیکھ تو ٹک اس سرای فانیہ کے حال کو — جو یہان آیا وہ ہے ناچار یکدن موت ہے
ہو شہنشاہ جہان یا سپہ یا درویش ہو — یا گدا عریان یا زردار یکدن موت ہے
خوبرو یا زشت رو ہو یا قوی یا ناتوان — تندرست ہو یا یہان بیمار یکدن موت ہے
مولوی ہو یا ہو جاہل پیر ہو یا ہو مرید — یا ہو آقا یا ہو خدمتگار یکدن موت ہے
ہو نبی یا ولی یا غوث ہو یا ہو قطب — متقی ہو یا یہان بدکار یکدن موت ہے
ہو ملک یا حور یا غلمان یا جن و پری — یا ہو سب مخلوق کا سردار یکدن موت ہے

یا محل سنگین بنگلہ بالاخانہ ہو یہان ٭ یا ہو ٹوٹا جھونپڑا گھر بار یکدن موت ہے
یا پھٹی گدڑی سی شکستہ پیرہن مین ہو گذر ٭ یا ہو عمدہ جبہ و دستار یکدن موت ہے
یا یہان کھاتا ہو زردا قورمہ نان و پلاو ٭ یا ہو پہیکا ساگ خشکہ خار یکدن موت ہے
یا ہو قالین اور توشک فرش گل آرامگاہ ٭ یا ہو فرش خاک از خار یکدن موت ہے
بو علی سی کچھ نہ بن آئی نہ افلاطون سے ٭ لا دوا ہی موت کا آزار یکدن موت ہے
جبکہ سبکو موت ہے ای بندۂ مسلم ضرور ٭ واسطی تیری بھی آخر کار یکدن موت ہے

دیگر

یا الہی روز و شب توفیق احسان دے مجھے ٭ شرمسارِ جرم و عصیان سی تو ہر آن دے مجھے
یا الہی تو نگاہِ حفظ رکھ مجھپر مدام ٭ راہ نیکی سی کہین بہکا نہ شیطان دے مجھے
توشۂ منزل سی ہوتی ہے مسافر کی گذر ٭ زادِ راہِ آخرت ای ربِ یزدان دے مجھے
دون نہ ہاتھونسی ترے در کی گدائی مین کبھی ٭ گر کوئی اسکی عوض تختِ سلیمان دے مجھے
مین تو ہون یارب سزاوارِ جہنم سر بسر ٭ تو محض اپنی کرم سی باغِ رضوان دے مجھے
ذلت و خواری یہانکی فخر ہی میرے لئے ٭ تو جو اپنی بارگہ مین عزت و شان دے مجھے
یا الہی باغِ دنیا مین اگر لایا ہے تو ٭ غنچۂ مقصود سی بھر بھر کے دامان دے مجھے
بیٹھتے اوٹھتے ٹہلتے جاگتے سوتے ہوے ٭ اپنے ذکر و فکر سی یکدم نہ نسیان دے مجھے
عضو ہای تن کو میرے اپنی مرضی مین لگا ٭ خوف اپنا ظاہر و باطن مین یکسان دے مجھے
مجلسِ ناپاک کی شان سی بچا کر صبح و شام ٭ صحبتِ پاکیزۂ پرہیزگاران دے مجھے
دور ہے منزل ابھی سو ڈگمگاتا ہے قدم ٭ زورِ پائے دستگیرِ ناتوانان دے مجھے
درد و غم سی ہر گھڑی رہتی ہی ہر دم بیکلی ٭ داروی درد ای طبیبِ دردمندان دے مجھے
مزرعِ عقبیٰ ہی دنیا بقولِ مصطفیٰ ٭ یا الہی اس زراعت مین نہ نقصان دے مجھے
یا الہی جب تلک جیتا رہون ہر حال مین ٭ خیر و شر پہچاننے کو نورِ ایمان دے مجھے

یا الہی شیشۂ خاطر مکدر سے بھلا　　کسطرح دیکھون تجھے تو نورِ عرفان دے مجھے

یا الہی حشر مین جب تشنہ لب ہون مرد و زن　　کاسۂ کوثر شفیع اہل عصیان دے مجھے

حال گمراہی کا اب دیکھا نہین جاتا مجھے　　جلد تر یا رب کوئی مہدی دوران دے مجھے

کھود ڈالون بیخ شرک و بدعت و طغیان کی　　یا الہی تو اگر اسباب و سامان دے مجھے

التجا کر دلسے اے مسلم بدرگاہ مجید تو　　تا رہائی نار سے وہ اہل غفران دے مجھے

تمام شد

قطعۂ تاریخ از مولف عبد الکریم مسلم عفی عنہ -

تالیف جب ہوئی یہ دیوان پر ہدایت　　پڑھکر اسے ہوئے سب احباب دل سے شادان

ممکن نہین کہ ٹھیرے مضمون اسکا باطل　　ہر شعر پر ہے اسکے شاہد حدیث و قرآن

امید رب سے ہے یہ کہ جس گھڑی چھپ گیا　　لیوین گے اہل سنت اسکو بقیمت جان

مضمون کو جو اسکے سمجھے گا منصفی سے　　حق دل پر اوسکے ہوگا روشن بعون یزدان

پیش سعید اسکا ہر شعر ہے دل آرام　　مرد شقی کے دلمین لگتا ہے مثل پیکان

اے مبتلائے ظلمت سمجھے تو تیرے حق مین　　ہر ایک شعر اسکا ہے گوہر درخشان

مسلم نے دل سے اپنے تاریخ اسکی پوچھی　　بولا کہ اسکی ہجری لکھ تو چراغ ایمان

رسالہ نجم الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

الہی راہ سیدھی تو نے جو مجکو دکھائی ہے　　برائی شرک کی توحید کی خوبی سوجھائی ہے

معانی سنت و بدعت کی لفظونکی بوجھائی ہے　　تعصب کے بلا کی قید سے بخشی رہائی ہے

محض تیری نگاہِ لطف کی یہ رہنمائی ہے

پھرون تھا ٹھوکرین کھاتا بیابانِ ضلالت مین　　پکڑ کر ہاتھ تو لایا مجھے راہِ ہدایت مین

کیا داخل مجھے پہر امت شاہِ رسالت مین　　گناہ اپنی کرم سے سید احمد کی ارادت مین

کہ جسکی پیروی نے راہ سنت کی بتائی ہے

طریقہ اہل سنت کا مجھے جسدن سے بھاتا ہے — کوئی کہتا ہے لامذہب کوئی گمرہ بناتا ہے
کوئی میری امت سے بدل انکار لاتا ہے — کوئی چشم غضب سے تیوری مجھپر چڑہاتا ہے

صفائی اسلئے مذہب کی اپنی کہہ سنائی ہے

عزیزو بار سنت کا لیا سر پر جو ہو سو ہو — کیا اب نوش جام ساقی کوثر جو ہو سو ہو
چلا اس رہ میں جان آبرو کھو کر جو ہو سو ہو — کرون منزل کو طے میں یا کہ جاؤن جو ہو سو ہو

بسوی منزل مقصود دل سے لو لگائی ہے

عمل میں مذہب حنفی کی میں تقلید لاتا ہون — قیاسی مسئلون میں پیروی ونکی بجاتا ہون
قیاس اونکا حدیث مصطفائی سے ملاتا ہون — موافق ہو تو بہتر ورنہ ہاتھ اوس سے اوٹھاتا ہون

اسی انداز کی تقلید میرے جی کو بھائی ہے

بدل ان مجتہدونکو ہادی جانتا ہون میں — بلا تعیین کی تقلید ونکی مانتا ہون میں
قیاس حق و باطل قول کو پہچانتا ہون میں — نہ سم الفار و مصری کو ملا کر چھانتا ہون میں

بفضل ایزدی یہ حق شناسی میں نے پائی ہے

عزیزو آپکو جب پیرو سنت بتاتی ہو — محبت سید کونین کی منہ سے جتاتے ہو
مخالف اپنی مذہب کی حدیثیں جبکہ پاتے ہو — عمل کرتے نہیں اوسکی کیون بھائی بہانے لاتی ہو

یہ کیسی حب نبوی پیروی مصطفائی ہے

محبت پنجتن کی رافضی بھی تو جتاتے ہین — غم حسنین میں روتے ہین اور آنسو بہاتے ہین
مگر وہ پنجتن کی پیروی سے منہ چھپاتے ہین — بڑھاتے ہین لبون پر مونچھ اور داڑہی مونڈاتے ہین

تمہین بھی شاید ان لوگون نے کوپنی سونگھائی ہے

امام بوحنیفہ رہنمائی دین نے یارو — کتاب روضة العلما مین فرمایا ہے جا دیکھو
کہ قول احمدی سے قول جو میرا مخالف ہو — تو ایسے قول باطل کو وہین دیوار سے مارو

یہان تقلید انکی کسلئے تمنے اوٹھائی ہے

امام اعظم و بو یوسف و زفر و محمد کو — بھلا تم کس طرح سے ایکہی یارو سمجھتے ہو
تعصب سے جدا ہو کر ذرا انصاف سے سمجھو — کہ جب انکی قیاس و رای باہم مختلف ہین تو

سمجھنا ایک چارونکو سمجھ کی نارسائی ہے

اگر نعمان ہی کی پیروی منظور ہے تو اب — زفر سے اور محمد سے ابو یوسف سے کیا مطلب
اگر سمجھو کہ یہ شاگرد ہین نعمان ہی کے سب — ہوا اسواسطے چارونکا ملکر ایک ہی مذہب

نہین گو اونکی اندر اتفاق اور ایکرائی ہے

تو ہم کہتے ہین یہ کہ بو حنیفہ نے محمد کو — محمد نے پڑھایا شافعی کو یہ سمجھ رکھو
اور ہین شاگرد احمد شافعی کے پہر تو اے یارو — امام اعظم محمد شافعی احمد کے مذہب کو

کسی نے ایک ہی سمجھا تو ہمین کیا برائی ہے

اگر تحقیق کی پایہ سے اے متعصبو گر کر — محض تقلید ہی کا روگ تمنے لیا دلبر
تو بوبکر و عمر وہین ان امامون سے کہین بہتر — حدیث کالنجوم آئی ہے اونکی شان کے اندر

اونہون نے صحبت معصوم پیغمبر کی پائی ہے

میان تقلید شخصی کو نہین جب تک دکھاوگے — کہان تم سنتین سب ایک ہی مذہب مین پاوگے
کسی سنت سے حضرت کی اگر انکار لاوگے — تو محشر مین رسول اللہ کو کیا منہ دکھاوگے

کرو توبہ تعصب سے جو خوف کبریائی ہے

بھلا تقلید شخصی کو کہانسے تمنے ٹھہرایا — خدا نے اور نبی نے تو کہین اسکو نفرمایا
نہ اجماع صحابہ سے کہین اسکا پتا پایا — قیاس و رائے سے اپنے نہ مجتہدون نے بتلایا

جدی اپنی شریعت یہ تمنے گھر سے بنائی ہے

صحابہ قول لیتے تھے کبھی صدیق اکبر کا — کبھی فاروق کا فتوی کبھی عثمان و حیدر کا
وہان یہ حال تھا ہرگز نہ اصحاب پیمبر کا — کہ مذہب ہو جدا ہر کا مقرر یا لقب ہر کا

کہ فاروقی فلانا ہے فلانا مرتضائی ہے

جہان خود سید کونین کی موجود سنت ہو — وہان غیرونکی قول ورای پر چلنا ضلالت ہے
رسول اللہ کیساتھ اوس مقلد کو بغاوت ہے — نہین وہ اہل سنت بلکہ مشرک فی الرسالت ہے

اگرچہ صورت اپنی اہل سنت کی بنائی ہے

تعجب ہے کہ کلمہ سید ابرار کا پڑھنا — اور اونکی زمرۂ امت کے اندر آپکو رکھنا
پھر اونکی قول تجکے دوسرے کی رای پر چلنا — اور اپنی آپکو اوسکی طرف منسوب کر رکھنا

معاذ اللہ یہ کیسی نبی سے بیوفائی ہے

کہا حضرت نے امت مین کہ فرقہ تہتر ہو — بہتر دوزخی اور ایک کا فردوس مین گھر ہو
گئے پوچھے کہ اونمین کون فرقہ راستی پر ہو — تو فرمایا جسے منظور یان وہ راہ انور ہو

جو میرے اور میرے اصحاب و یارونکی پائی ہے

اگر ہو قول مجتہد و امام و پیر کا لینا — تو اول ہی اوسے معیار سنت سے لگا لینا
کہرا نکلے تو دستور العمل اپنا بنا لینا — اگر کھوٹا نکل آوے تو ہاتھ اس سے اٹھا لینا

زرناقص کو لیکر منفعت کسنے اوٹھائی ہے

اس اقلیم شریعت اور آفاق طریقت مین — جہان معرفت کی بیچ اور ملک حقیقت مین
اور اجلاس خلافت اور دیوان امامت مین — اور احکام اطاعت اور ارکان عبادت مین

کسیکی کب شہ دین کے سوا فرمانروائی ہے

تعجب تھا کہ یارب کیون نہین ہوتا اثر انکو — دکھائین سیکڑون لا احدیثین معتبر انکو
کہا دل نے کہ اے ناصح نہ اتنا تنگ کر انکو — یہ خورشید خبر ہرگز نہ آئیگا نظر انکو

گھٹا کالی تعصب کی دلو نپر انکی چھائی ہے

کلام خالق جن و بشر تو بیشتر لیجے — تب اوسکی بعد قول حضرت خیر البشر لیجے
تب اصحاب رسول اللہ کا حکم اثر لیجے — تو بعد اوسکی فقیہون کا قیاس معتبر لیجے

تسلسل یہ بزرگان شریعت نی جمائی ہی

کوئی تقلید شخصی کی تئین واجب بتاتا ہے — کوئی منکر کو اسکے فاسق و گمرہ بناتا ہے
کوئی مکہ مدینہ کا سند لالا سناتا ہے — کوئی چار دن مصلو نسو دلیلین پیش لاتا ہے

یہ ساری حجتین انکی تعصب کی ہوائی ہے

غضب تو یہ کہ بیخوف و خطر جو سود کھاتا ہے — نشہ خواری و بدکاریین جو عیشین اڑاتا ہی
اوسکو کوئی نہین گمراہ و لامذہب بتاتا ہے — کرے رفع الیدین آمین تو مذہب سے جاتا ہی

یہانتک تو تعصب نے سمجھ اونکی اڑائی ہے

جو ہو جس مسئلہ سے بیخبر سو پوچھ لے جا کر — کسی مفتی سی جو ہو واقف اخبار پیغمبر
مگر تقلید اوسکی خاص کر لینا نہین بہتر — روا ہے دوسرے مفتی سی فتوی پوچھنا اوپر

یہی تقلید ہی جسکی خبر قرآن مین آئی ہے

روش تقلید شخصی کی روا ہی اوس مقلد پر — کہ جو واجب سمجھے اس روش کو دین کے اندر
زروی احتیاط و اتقا یا ضیق مین آکر — عمل کر لے خوشی سی دوسرے مذہب کے فتوی پر

تو اس تقلید شخصی مین نہین کچھ بھی برائی ہی

کہا کرتے ہین یون اہل تعصب ہم غریبون سی — کہ ہمکو فقہ کافی ہی نہین مطلب حدیثون سے
ہماری غرض ہی اس گفتگو پیارون عزیزون سے — کہ جب ساری مسائل مین غرض ٹہیری فقیہون سے

تو مسلم ترمذی کا نام لینا بیحیائی ہے

بویوسف اور محمد کی ہوئی تحقیق جب کامل — ہزارون قول انہون نے کردئی استاد کی باطل
بقول صاحبین اکثر ہی فتوی دیکھ اے عادل — خطا سے مجتہد کو پاک ٹہیرانا ہی لاحاصل

صفت معصومیت کی خاص جاہ انبیائی ہے

اماموں کی خطا اور چوک پر جو مرد ناہنجار — نکالی حجتین ان ارکان دین کی طعن کی گفتار
اور استنباط مجتہدین کو سمجھے محض بیکار — ہے اوسکو صاف فاعتبروا و اولو الالباب سے انکار

میری نزدیک وہ بھی ایک گمراہونکا بھائی ہے

نہین کھتا مین اے یارو کہ تم حنفی نکھلاؤ ؂
مگر ہان جسجگہ پر تم حدیث احمدی پاؤ
قیاس معتبر سے بھی امام اعظم کے باز آؤ ؂
سعادت جانکر اپنی عمل اوسپر کئے جاؤ
رسول اللہ کی دلمین اگر الفت سمائی ہے

مقابل مین حدیثون کی خطای مجتہد پاکر
سمجھنا دل سے اونکو پیشوای دین پیغمبر
نلانا لفظ بے ادبی کا اونکی شانکے اندر
بحکم اتر کو اقوی عمل کرنا حدیثون پر
ایسی تقلید سے حقمین مقلد کی بھلائی ہے

اگر تم آرزو اسبات کی رکھتے ہو اے یارو ؂
تعصب کی سیاہی دیدہ خاطر سے دھوڈالو ؂
کہ روئے شاہد حق جلوہ گر دلپر ہمارے ہو
منگا کر دیکھ لو آئینہ شرح مسلم کو ؂
اصول فقہ مین تمکو اگر کچھ بھی رسائی ہے

جناب عائشہ سے ابن ماجہ مین روایت ہے
بجالانا اوسے ایمان والون کی علامت ہے
کہ کھنا جہر سے آمین پیغمبر کی سنت ہے
مگر چڑھنا برا کھنا یہودیونکی خصلت ہے
مسلمانو تمھین یہ خوی بد کسنے سکھائی ہے

مسلمانو اگر ہے علم پڑھنے کی ہوس تمکو
ریاضی و منطق کی نہین لازم درس تمکو
تو قرآن و خبر پڑھ لو یہی کافی ہے بس تمکو
انہین مار سیہ سمجھو کھین لیوین نہ ڈس تمکو
کہ جنھنے انکی صدہا کی مسلمانی مٹائی ہے

زمانہ اب وہ فتنے کا آپہونچا ہے امت مین
سہیگا سختیان اسوقت جو اجرا کے سنت مین
کہ آئی ہے خبر جسکی حدیثو کی روایت مین
سو لیگا شان و عزت سو شہیدونکی قیامت مین
یہان طعنونکی اوسنے سیکڑون تلوار کھائی ہے

کیا تیار مینے اس مخمس کو بدشواری
لگی سنت رسول سید مختار کی پیاری
کہ شاید دے سمجھ سبکو جناب حضرت باری
اوٹھے تقلید شخصی کی دلونسے روگ بیماری

عزیزو تمنے کیون مجھ پر یہ بلا تیور چڑہائی ہے

کھا ننگ تبو اے مسلم دماغ اپنا دکھاویگا — سعید ازلی کو اتنا ہی سنانا کام آویگا

اگر بدبخت کو تو ایک دفتر کھ سناویگا — تجھی کو بلکہ وہ اولٹا ہی لا مذہب بتاویگا

خدا نے مہر اوسکی فہم و دانش پر لگائی ہے

تمام شد

مسدس در خوبی سنت — بسم اللہ الرحمن الرحیم — و مذمت بدعت

اول تو فرض طاعت پروردگار ہے — پہر اتباع شافع روز شمار ہے

پہر پیروی سنت اصحاب و یار ہے — پہر مہدی زمان کی اطاعت بکار ہے

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنت کی پیروی سے خدا کا حبیب ہو — دوزخ کی آنچ دور ہو جنت قریب ہو

دنیا مین ظل رحمت رب مجیب ہو — محشر مین مصطفا کی شفاعت نصیب ہو

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنی وہی ہے ٹھیک جو سنت کرے قبول — ہر شادی و غمی مین رہے پیرو رسول

سنت سے باغ باغ ہو بدعت سے ہو ملول — بزم نکاح اوسکا ہو جون حیدر و بتول

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنت نبی کی دین کی اصل اصول ہے — سنت کی پیروی مین عبادت قبول ہے

سنی کی بھول چوک مین نیکی حصول ہے — ہر نیکی بدعتی کی بدی مین شمول ہے

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کہتے ہیں جسکو لوگ حقیقت و طریقت — رکھا ہے جسکا نام مشائخ نے معرفت
وے ڈالیاں ہیں بیخ ہر اون سب کی شریعت — ہو جڑ نہ پائدار تو جاوے شجر الٹ

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنت میں امتحان ہے ہر دیندار کا — واعظ کا مولوی کا تہجد گزار کا
حاجی کا ہر نمازی کا ہر روزہ دار کا — صوفی کا ہر فقیر کا ہر نیک کار کا

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

اُڑتے اگرچہ ہوئیں ہوا پر فقیر جے — گھستے ہوں آگ میں تو نہ جلتا ہو بال بھی
دریا کو پیرتے ہوں تو پاتر نہو کبھی — سُنت کے ہیں خلاف تو سمجھو اونہیں غوی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

آل نبی جو مسلک سُنت کو چھوڑ کر — چلتا ہے کار دین میں بدعت کی راہ پر
کل بدعتی سی پیش خدا ہی وہ خوار تر — بھولا ہے راہ آپکو کھلا کے راہبر

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

افسوس اندنوں وہ زمانہ پدید ہے — کہ ہر کسیکا ایک طریقہ جدید ہے
بدعت کا زور شور قریب و بعید ہے — سُنی کو ایسے وقت اجر صد شہید ہے

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

جب ہو ظہور بعثر ما فی القبور کا
بدحال تشنگی سے ہو اہل نشور کا
بازار گرم حصل ما فی الصدور کا
سُنی کو جام دینگے شراب طہور کا

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

جسنے کہ کر کے اہل ضلالت کی پیروی
باہر ہوا وہ دائرہ اسلام سے شقی
سنت سے منہ کو موڑ کے بدعت کی راہ لی
جان اوسکو مشرکونکا برادر تو ای اخی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنی ہی خاص نائب سرکار مصطفٰی
ہے بدعتی خلیفۂ ابلیس بے حیا
پھیلا رہا ہے ہر سو طریقہ حدیث کا
کوشش مین ہی کہ جلوہ سنت کو دون چھپا

سُنی خوش نصیب کو باغ و بھار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنی کا جس گھڑی ہو گذر پل صراط پر
جسدم دھریگا پل پر قدم بدعتی خر
یکدم مین مثل برق کے کرجائیگا سفر
کٹ کر گریگا قعر جہنم مین بے خبر

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنی کی گور نور سے پر نور ہوئیگی
اور بدعتی کی جون شب دیجور ہوئیگی
عطر و گلاب و مشک سے معمور ہوئیگی
ماری تپش کے صورت تنور ہوئیگی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

لا دیگی گور پیرو سنت کو ساتھ پیار
لڑکیکو جیسے گود مین کرتی ہی ماں دولار

ڈالیگی بدعتی کے بدنکو شکنجہ وار ہے ۔ ڈالیگی اوسکی ہڈی و پسلی کو توڑ تاڑ

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کرتا ہے جان و دل سے جو سنت کی پیروی ۔ وہابی اوسکو کہتے ہین سب مل کر بدعتی
وہابی کسطرح نہو مقبول ایزدی ۔ وہابی مین جو پایا ہے سو ہر پائے نسبتی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

اُمت ہے مصطفا کی تہتر گروہ کی ہے ۔ ناجی ہے اون مین ایک بہتر ہے دوزخی
ناجی ہے جسنے مسلک سُنت قبول کی ۔ ناری ہے جس گروہ نے بدعت کی راہ لی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنت کے برخلاف کو مرشد نکیجیے ۔ ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ مین ہرگز نہ دیجیے
تسبیح و تاج جبہ پر اوسکے نہ بہولیے ۔ اوس پیر جی کو نائب ابلیس بوجھیے ہے

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

جو پیر و رسول ہو کامل اوسیکو جان ۔ عارف وہی ہے ذاکر و شاغل اوسیکو جان
عامی محض ہے تب بھی تو فاضل اوسیکو جان ۔ سنو عاقلو نکی بیچ مین قابل اوسیکو جان

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنی ستم اوٹھاتے ہین سنت کیواسطے ۔ گالی و مار کھاتے ہین سنت کیواسطے ہے
گھر مال و زر لٹاتے ہین سُنت کیواسطے ۔ آخر کو سر کٹاتے ہین سنت کیواسطے

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

مسلم کی بعد ختم مسدس کرے ہے دعا — کر بخشش دیجیو میرے گناہونکو یا خدا
محفوظ رکھکے آفت بدعت سے تو سدا — سنت کی اتباع مین کامل مجھے بنا

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل تعمیر مسجد

جب نام پڑا صاحب اسلام ہمارا — تعمیر مساجد بھی ہوا کام ہمارا
اس کام سے گر بخت ہوا کام ہمارا — اسلام کا دعوی ہے محض خام ہمارا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھے نام ہمارا

ہے شعبۂ ایمان سے مسجد کا بنانا — اسباب و زر و مال ہنر اوسمین لگانا
اخلاص کے ساتھ ہمت عالی کو لڑانا — تکلیف و مشقت کی بلا سر پہ اوٹھانا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھے نام ہمارا

زردار کو زر پاک اگر ہاتھ مین آوے — اوس مال کو مسجد کی بنا مین لگا دے
گھر اوسکا خدا دانۂ موتی کا بناوے — تحفت اوسکے لئے روضۂ رضوان مین بچھاوے

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھے نام ہمارا

منہ کام سے مسجد کے چوراتا ہے جو واہی — رکھتا ہے منافق کی طرح دل مین سیاہی

آویگا کبھی اوسپہ یہان قہر الٰہی	اولاد و زر و جان کی دیکھیگا تباہی

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کے لکھے نام ہمارا

جس مرد کا چمکا ہی بھلائی کا ستارہ	کیونکر وہ کرے خدمت مسجد سے کنارہ
لے ٹوکری اینٹونکی ڈھووے سر خود گارا	پہونچا دے جہان راج کرے اوسکو اشارا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کے لکھے نام ہمارا

ہین سیکڑون مسجدکی شکستہ در و دیوار	سنگین سنہری ہین صنمخانۂ کفار
غیرت نہین جب آتی مسلمانونکو یار	تو ایسے مسلمانونپر اللہ کی پھٹکار

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

مین زور حکومت کا اگر ہاتھ مین لاتا	بتخانۂ کفار سے یہ دل کو مٹاتا
اُس دیر کے جا مسجد اسلام بناتا	دل دیر و صنم پوجنے والون کا جلاتا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کی لکھی نام ہمارا

تقدیر اگر کار شکے کرتی میری یاری	دیتا مجھے دینار و درم حضرت باری
تو کہنہ و بوسیدہ پڑی مسجدین ساری	سنگین بناتا مین بصد نقش و نگاری

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھی نام ہمارا

کرتا ہے جو مسجد کی پلیدی سے حفاظت	یا روشنی و فرش و چٹائی سے حمایت
یا رکھی جو پانی کا گھڑا بہر طہارت	ملتی ہے اسے خدمت مسجد کی سعادت

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کے لکھے نام ہمارا

اب جلوہ دکھا بندۂ مسلم کو الٰہی ؛
تا دیر صنم گہ سے اوٹھے گرد تباہی

تو سلطنت ہند مین اسلام کی شان ہے
ہر مسجد بوسیدہ کی ہو پشت و پناہی

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

حکایت ابلیس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بس از حمد و شکر خدای انام ؛
درود و سلام رسول کرام ؛

ذرا گوش دل سی یہان آ اخی
حکایت سنو مجھسے ابلیس کی

جب آدم کا پتلا بنایا گیا ؛
لباس خلافت پہنایا گیا ؛

ہوا تب ملائک کو فرمان رب
کہ آدم کو سجدہ کرو سب کے سب

گرے ساری سجدے مین بے قال و قیل
مگر ایک ابلیس لایا دلیل ؛

کہ مین ہون بنا آتش پاک سے
اور آدم بنایا گیا خاک سے

دھرون کسطرح اوسکے آگے جبین
کہ ہے خاک سے آگ افضل کہین ؛

ہوا حکم خالق ز روی عتاب ؛ ؛
کہ یان سے کرو دور اوسکو شتاب

ابھی اسکی پیشانی نور کو ؛ ؛
سیاہی لعنت سے کالا کرو

کرو ملک سے نکالو اسے ؛
فلک سے زمین پر گرا دو اسے ؛

یہ اپنی فقاہت کرا آگے لعین
مرے نص واضح کا قائل نہین

خودی مین گرفتار ہو کر بشوق
گلے مین لیا اپنے لعنت کا طوق

جبھی سے بحکم خدای انام ؛
پڑا اوسکا شیطان مردود نام

تب اوسنے کیا عرض اے ذو الجلال
ترے بارگہ مین ہے میرا سوال

جو مردود تو نے بنایا مجھے ۔۔۔ فلک سے زمین پر گرایا مجھے
عطا کر مرے واسطے کوئی گھر ۔۔۔ کہ جسمین رہون جا کے شام و سحر
کہا حق نے گھر تیرا احمام ہے ۔۔۔ اوسی مین تجھے چین و آرام ہے
کہا پھر کہ اے رب بالا و پست ۔۔۔ مقرر ہے کیا میری جای نشست
کہا حق نے بازار مین کر نشست ۔۔۔ چوراہی ترا ہے مین کر بازگشت
کیا عرض پھر اوسنے اے کبریا ۔۔۔ مرے واسطے کوئی کھانا بتا
کہا حق تعالے نے اے نابکار ۔۔۔ جو مردہ ہوا آپ سے جاندار
تو کھا اوسکو اور دوسرا وہ طعام ۔۔۔ کہ جسپر نہین حق تعالے کا نام
کیا عرض پھر حق تعالے سے یون ۔۔۔ کہ یارب بتا کون پانی پیون
ہوا حکم جو نشہ آور ہی چیز ۔۔۔ پیا کر سدا اوسکو ذ بے تمیز
ہوا ملتجی حق سے پھر وہ رجیم ۔۔۔ موذن مرا کون ہو یا کریم
کہا حق تعالے نے سن اے شقی ۔۔۔ موذن تو اپنا سمجھ بانسلی
تو پھر عرض کرنے لگا اے خدا ۔۔۔ بتا میرا قرآن ہے کونسا
کہا شعر کو اپنا قرآن جان ۔۔۔ پھر اجس مین ہو جھوٹ کا داستان
ہوا ملتمس حق سے پھر بے حیا ۔۔۔ کہ لکھنے کا میرے ٹھکانا بتا
کہا حق نے سوزنِ گودنا ۔۔۔ تو حرف اپنا انسان پر کھودنا
کیا عرض پھر اوسنے اے پاکذات ۔۔۔ بتا تو مقرر ہے کیا میری بات
کہا حق نے سچ مین نہ لب کھولنا ۔۔۔ جہان بولنا جھوٹ ہی بولنا
کیا عرض پھر اوسنے رب البشر ۔۔۔ بتا میرا ہے کون پیغامبر
کہا حق نے اے رہبر گمرہان ۔۔۔ تو اپنا پیمبر نجومی کو جان
کیا عرض پھر اوسنے رب الانام ۔۔۔ تو فرما مرے واسطے کوئی کام

کہا حق نے جا دور تیرا کام ہے — مرادونکا تیری سرانجام ہے
کیا عرض ابلیس نے یا الٰہ — تو کر دے مقرر مرا صیدگاہ
اور اے رب عطا کر مجھے دام صید — کہ جس سے کرون جلد مین صید قید
ہوا اوسکو ارشاد پروردگار — کہے لے مدعا اپنا اے نابکار
ترا صیدگہ اور دام شکار — مقرر ہوئین عورتین گلعذار
پھنسے اوسمین کیسا ہی دانا شکار — نہین اوسکو ہرگز مجال فرار
جب ابلیس نے دل کی پائی مراد — ہوا خرم و شاد حد سے زیاد
حکایت ہوئی ختم ابلیس کی [illegible] — اوٹھاتا ہون دست دعا ای اخی
[illegible] — ترے آگے ہر سبکے نیچے نگاہ
[illegible] — اگرچہ ہو کیسا ہی وہ گنہگار
ترے [illegible] — وہین مدعا اوسکا حاصل ہوا
کیا مجھسے شیطان نے کیا عناد — پھر او وہ بھی در سے ترے بامراد
تو پھر کون ہے دوسرا اُس سے بد — کہ جسکی دعا تیرے در سے ہو رد
کرون عرض مین تجھسے کیا اے غفور — تو خود ہی علیم بذات الصدور
تو اپنے محض لطف و احسان سے — بچانا مجھے دام شیطان سے
لگایا ہے ہر سمت شیطان نے گھات — کہ فرزند آدم نہ پاوے نجات
دعا تجھسے مسلم کی ہے یا کریم — کہ رکھ راہ حق پر مجھے مستقیم

التماس خاکسار کو۔ اس دیوان گلشن ہدایت کے طبع کرانیکی اجازت پیشتر ہی جناب حاجی عبدالغفار صاحب و جناب حافظ عبدالرحمان صاحب سے مل چکی تھی۔ لیکن اب بھی بنظر احتیاط جناب عبدالمنان صاحب سے اسکے چھپوانیکی اجازت لے لی ہے۔

خاکسار۔ بدرالدین تاجر کتب۔ خلاصی ٹولہ نمبر ۵ ویلسلی اسٹریٹ کلکتہ